

بسم الله الرحمن الرحيم

احمد الله العلي العظيم الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولا شريكا في ملكه ولم يكن له كفوا  
 احد او اصلي واسلم على رسوله وصبيه الذي بشر به في التوراة والانجيل وعرفه اهل العلم  
 بمعرفة الانباء والارباب وتاويل اعني شفيعنا ونبينا وسيدنا محمد احمد بن المصطفى محمد بن  
 صلى الله عليه وسلم الى يوم الدين وعلى اله واصحابه الذين اختارهم الله لعصبة بنيه الخليل  
 وبشرهم ايضا في كتب اصفياء الله الخليل اور بعد حمد و صلوة سكره واضمح بهو كه اس  
 حاكسار زره بمقدار ناصر الدين محمد رحم الهى بن سيد شتار على بن سيد بهار و على  
 بن سيد غالب على بن سيد عباس خان عفى الله عنهم اجمعين ساكن قصبه شنگاو  
 ضلع بهار بنو بنى ايك وقتين بنى استا و سلمه الله سنا نها كه عالم روحيا مين  
 سيدنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجسمه فرمايائى كه ميرى بشارت كهلم  
 كه لاتير مومنين آيت مين هر مگر بهر ظالم نتي ننهين ليس ايكس روز مينى اس خواب  
 كه تذكيره حامي مين نبوى اخوى سيد حافظ قاضى محمد عنایت على صاحب سوكيا  
 آيتنى فرمايهم دور ابني ارشاد كه مصداق نبيل من هوگا اور او سنا بالانشكر كه ناچارا بهر

موافق ارشاد جناب موصوف کی اس قصہ سی مبنی مطالعہ پہل کا شریک کیا اور کہنے  
 و اسانہ الائم بشارت مدوحہ کاسعہ اور بشارت ہنوی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی نشان پاکر یہ رسالہ مسمیٰ بہ برامین رحیم فی اثبات الرسالہ الحمد للہ علیہ الملقب بفتح اللہ  
 معروف بہ بشارت محمدی . تالیف کیا اور مضمون آیت کریمہ الذین یؤمنون بالکتاب یحکمون  
 انہا کو محض اوکی فضل اور تائید سی ثابت کر کے دکھلا دیا مقدمہ ۱۰۰۰۰ میں  
 تین فصل ہیں فصل اول اس بیان میں کہ واسطی ثبوت نبوت مبنی اللہ  
 رسول اللہ کی سرسبی بشارت کی ضرورت نہیں ہر اس بیانیہ ثبوت اور اخلاق جو خراج  
 قوت عامہ بشری سی اوکی ذات بابرکات میں پای جاتی ہیں وہی ثبوت نبوت اور تائید  
 کی لئی کافی اور وافی ہیں اور اگر بالفرض ضرورت سی تو قرمانی کہ حضرت نوح اور حضرت  
 ابراہیم علیہما السلام کی بشارت کو انسی ہی حال کہ باتفاق نبی ہیں اور موسیٰ  
 علیہ السلام کی بھی بشارت نہیں ملتی تو ریت سی پہلی کوئی کتاب ہی بیل میں نہیں  
 پہر بشارت کہاں ہوتی اور نیز در صورت ضرورت خود رو سیاتسلسل لازم آئیگا  
 اور چونکہ مخدور و راوس عبارت میں جو سیدائش کی سپر رہوین اور پچاسویں باب  
 میں ہی اور اوکو شاید کوئی بشارت موسوی کہی لازم آتا ہی پس وہ اس مخدور کی  
 وجہ سی بشارت موسوی نہیں ہو سکتی اور وہ عبارت یہ ہی باب ۵ اور س ۱۲  
 حسب اقتاب غروب ہونی لگی تو ابرام پر ربی نیند غالب آئی اور دیکھہ ایک ہولناک  
 مار کی اوس پر آئی ۱۱ اور اوس فی ابرام سی کہنا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک  
 میں جو انکا انشین رہی ہوگی اور وہ ان کی لوگوں کی غلام بنیں گی اور وی چار سو  
 برس تک او نہیں دیکھ دینگی ۱۴ لیکن میں او سے قسم کہی ہی جس کی وی غلام  
 ہوگی عدالت کرونگا اور وی بعد اوسکی بڑی دولت دینگی نکلیں گے ایضا باب ۵ و س ۱۲  
 ۴ اور یوسف فی البنی بہائیون سی کہ میں ہر ماہوں اور خدا انکو یقینا یا د کرے اور انکو

[illegible]

اپنی بابا کی شفاعت کہ انہیں کی لیکن یہ عقیدہ اولیٰ قول سے نہیں ہے بلکہ یہ بشارت  
 سید المرسلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دوسری قصہ میں اس بیان  
 میں کہ مسیح علیہ السلام خاتم النبیین نہیں ہیں بلکہ سید فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم خاتم النبیین ہیں اور اس دعویٰ کو حیدر شاہدین شہداء اول آپ کی نزدیک خواہ  
 مسیح علیہ السلام کا رتبہ دوسری علیہ السلام سے بڑھ کر ہے اور وہ رسول ہیں اور نیز نجد  
 جدید میں اب مسیح علیہ السلام کی انبیاء و حق کا ذکر بھی اگر نبوت ختم ہو چکی تھی تو وہ رسول  
 اور یہہ نبی کیسی ہوتی اور وہ دوسرے جن میں اول انبیاء کا ذکر بھی یہہ میں کتابا بحال  
 باب ۱۱ اور ۱۲ اول و لون کی ایک کتابھی پر و سلم ہی انسا کیہ میں آئی اور انہیں کو  
 ایک نئی روح کی ہدایت سے ظاہر کیا کہ تمام مملکت میرے کمال ٹیڑھ کا جو فلو ویوس قیصر کی قوت  
 میں واقع ہوا شاہد و وہم انجیل یوحنا کی پہلی باب میں ہے اور ۱۹ اور یوحنا یعنی  
 حضرت یحییٰ کی گواہی یہہ تھی کہ جب یہودیوں نے بر و سلم سے کاننون اور لا ولون کو پہنچا  
 کہ اوس سے یوحنا میں کہ تو کون ہے اور اوس نے اقرار کیا اور انکار کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں  
 مسیح نہیں ہوں تب انہوں نے اوس سے یوحنا کیا تو الیاس ہے اوس نے کہا کہ میں نہیں  
 ہوں پس آیا تو وہ بھی ہے اوس نے جواب دیا نہیں ۲۰ تب انہوں نے اوس سے کہا کہ تو  
 کون ہے تاکہ ہم اوں کو چہوں نے میں یہی کوئی جواب دین تو اب میں حق میں کیا  
 کہتا ہوں ۲۱ اوس نے کہا میں جیسا بستیہ میں فی کتابا بیان میں ایک یکار فی والی  
 کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو درست کرو ہم مگر یہہ قریبیوں کی طرف سے  
 پہنچی گئی تھی اور انہوں نے اوس سے سوال کیا اور کہا کہ اگر تونہ مسیح ہی نہ الیاس  
 نہ وہ مٹی پس کہو ان بتیہہ بتیہہ میں یوحنا فی جواب میں کہا میں یانی سے بستیہ ویتا  
 ہوں یہہ بتیہہ میں ایک کھڑائی جسی تم نہیں جانتی یہ وہ ہے جو میری پیروی کی  
 والا تھا اور مجھے مقدم تھا جسکی جوتی کا شہدہ میں کہو مٹی کی لاف نہیں ہوں اور ان سے



مسالہ نمبر ۱۱ باب تین: مسیحی انجیل کی پہلی درس ۱۲ اور لوگوں میں اوسکی بابت مسیحی  
 علماء تھے بعضی کہتے تھے وہ نیک آدمی ہے اور کتنی کہتے تھے کہ نہیں بلکہ وہ لوگوں کو  
 گمراہ کرتا ہے اور ۱۳ تب اوان لوگوں میں سے بہترینوں میں سے کہ کہا کہ فی الحقیقت  
 یہ وہ نبی ہے ۱۴ اور ان کی کہا مسیح ہی پر بعضوں نے کہا کہ مسیح جلیل ہے (تاناہی)  
 کہ اگر کیا ہوں تو میں یہاں نہیں کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور میت نام کی لہجہ سے ہے جو ان  
 داؤد کا تاناہی اور انہما اس شاہ کا بیٹا ہے کہ اگر مسیح علیہ السلام پر نبوت ختم ہو چکی ہے  
 تو یہ وہ نبی ہے جس سے سوال کیا کہ وہ نبی کی کیا کیا اور جو اسے دیا گیا کہ میں وہ  
 نہیں ہوں بلکہ ان سے آجائیں سلام ہو کہ بشارت یہ ہے رسول عظیم کی باقی ہے کہ وہ ان میں سے  
 مشہور ہے کہ بچائی نام کی اشارہ ہے کافی تھا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہیں اور آپ نے واسطی موافقت محاورہ مذکور کی آنحضرت ابو لقی ہیں پس قبل  
 بعثت آپ کی نبوت کسی ختم ہو جاتی البتہ آپ کی بعثت کی بعد قصرت طیار و کل  
 ہو گیا اور نبوت ختم ہو گئی تنبیہ ترجمہ ہند میں طبعہ ۱۸۷۱ء میں ان دونوں  
 جہاں لفظ اشارہ وہ پر انہما میں باب استثنائی بشارت مشلیہ کی طرف اشارہ کیا  
 ہے اور یہ ترجمہ بڑی کوشش سے بہت سی امریکہ کی پاور ہاؤس کی جہاں ہے پس  
 اونی اشارہ سے معلوم ہوا کہ وہ بشارت اوان کی نزدیک ہے عیسیٰ علیہ السلام کی  
 نہیں بلکہ ایک اور نبی کی ہے مثلاً ہر سیدوم صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کی کیا لکھتے  
 باب ۲۷ درس ۱۱ میں ہے اور میں نے پوسلم کو ایک بشارت دینی والا بخشا اور اس  
 درس میں بشارت عیسیٰ ہی اور یہ درس ثابت کرتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام  
 کا وصف پیش از مبعوثی باقی نہیں بعد اسہما ہے اور یہ وصف شافی خاتمت کو  
 ۱۸۷۱ء میں دواؤں مثلاً آپ کی ذات پاک میں جمع ہوئی سوال انجیل میں کی گیا ہے  
 بابائیں ہی درس ۱۱ میں جمع ہوئی بیوان سے خبر دار ہو جو تمہاری پاس بہترین کے

[illegible]

[illegible]



پرمان حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کر رہے ہیں  
 اور شاید ایسا ہی کتاب کی مصنف بھی موسیٰ علیہ السلام کو ہی بتلائے ہیں اور اب  
 دعویٰ اس امر کو ہیں کہ تمام سبیل میں ایک حجت کو زیادہ کسی (نہیں) یہاں پر مصنف نے لکھا تھا  
 ویسا ہی ہے اور حالانکہ انہیں کتابوں کی باخوبی کتاب میں یہی ہوتا تھا اب ہم میں یہی ہے  
 ہی دوسرے سو خداوند کا منہ موسیٰ خداوند کی حکم کو موافق جواب کو سر زمین میں مر گیا  
 اور اوستے اوسے جواب کی ایک وادی میں بیت خور کو مقابل کا رابر آج تک کوئی اور  
 قبر کو نہیں جانتا اور موسیٰ اپنے مرتبہ کے وقت ایک سو برس کا تھا کہ نہ اس کی آنکھیں نہ ہڈیاں  
 اور نہ اس کی تازگی جاتی رہی سو نبی اسرائیل موسیٰ کو لے کر جواب کو سید انور میں تیس دن  
 تک رو دیا کئے اور ان کو روئے پیش کے دن موسیٰ کو لے کر آخر ہو کر درس آدھ ایک  
 ہی اسرائیل میں موسیٰ کے مانند کوئی نبی نہیں اوشا جس سے خداوند متعال منیٰ اشنائی کرتا  
 اور یہ عبارت یقیناً محی سے محرف کوئی کیوں نہ ہو اور عہد قدیم میں بدشے ہو کر راجع  
 پر مدار احکام بھی پانچ کتاب میں حالانکہ یہ ہی محرف تھیں اور بعد ان کو یسوع علیہ السلام  
 کی کتاب پر اور ان کی کتاب کے ہی چوبیسویں باب میں اس کے انتقال کا حال لکھا ہے  
 باب ۲۴ و ۲۵ اور ایسا ہو کہ بعد ان باتوں کو نو کا بیبا یسوع خداوند کا منہ جو  
 ایک سو دس برس کا تھا رحلت کر گیا اور وہوں نے اوسے کی میراث کو سوائے تین ہفت سو  
 میں جو کوہ جس کا اوپر طرف ہے اوسے دین کیا ابی آخر الباب اور بعد یسوع کے کتاب کے  
 مضمون کی کتاب پر اور اس میں ابجد یسوع کا حال مذکور ہے اور بعد اس کے دوت  
 کا قصہ اور ان دونوں کتابوں کو حضرت یسوع علیہ السلام کی طرف بعد لیل نسبت  
 کرتے ہیں اور درحقیقت اس قصہ روت کا میل میں داخل کرنا بہت بڑی دلیل تحریف  
 کی ہے اور بعد اس کی حضرت یسوع علیہ السلام کی دو کتاب میں ہیں اور پہلی کتاب کی چوبیس  
 باب کا شروع یہ ہے اور چوبیس کی گریا اور ساری اسرائیلی جن ہر کے اور سپر روتی



اور رامہ میں اور سبکی گھر کو سچا اور سے گار آنا انکا بھی حال مثل دن کہا ہوں کہ جو جو سے  
 علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہیں ہوا اور بعد از انکے سلاطین کی دو کتابیں اور دو تواریخ  
 ہیں اور انہیں سلاطین بنی اسرائیل کا غالباً احوال مذکور ہے اور انہیں سے بہت سے بہت سیر  
 ہے اور انہیں کتابوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف نسبت زنا جملہ قاریہ مذکور  
 ہے اور انہیں میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے پیغمبروں کو خاطر تجا نے بنوائے  
 اور انہیں میں وہ قصہ جو اوپر مذکور ہے لکھا ہے جو کہ لکھا ہے کہ مذکور ہے پس  
 یہ قصہ غلط ہے تو یہ قاعدہ تمام اور میں وقوع تحریف ثابت ہے اور یہ صحیح ہے تو تمام  
 اعتبار بنی اسرائیل کو قتل و قتل کا اعتبار جاتا ہے مگر یہ وجہ مثل شہور آذا اتبلی سلیتین فاخار  
 اس نہ تھا آپ شیخ اہل کو اختیار فرما دین کہ غیر ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہاتھ سے نہیں جاتا  
 ان کتابوں کو بعد از علیہ السلام کی کتاب ہے اور انہیں فقط بنی اسرائیل کی باہل  
 سے آئنا بیان ہے اور اس میں ہے وہ فقہ یسعیہ علیہ السلام کی کتاب کا نقل  
 ہے اور یہ کتاب بھی اسی تحریف کی مثبت ہے اور اسکے بعد چھپا ہ کی کتاب ہے اور انہیں  
 بھی بالقی اوسیک بیان ہے اور اوسے تحریف کا مثبت ہے اور بعد از ان ایک قصہ نکلیں  
 ہو کہ قتل ایک بادشاہ سے مذکور ہے اور اسکے بعد ایوب علیہ السلام کی کتاب ہے  
 جسکو موسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہیں اور یہ تحقیق نہیں ہوا کہ ایوب اس  
 غرضی ہے یا کوئی شخص ہی تھا اور بعد اوسکے زبور داؤد علیہ السلام پر ہم زبور کو فقط  
 داؤد علیہ السلام کی ہی جانتے ہیں یہاں مذکور ہے اور انکے کتابتے ہیں اور انکو  
 زانی و فاسق و ناجز تبتا ہے میں مصرعہ کہ فرار کعبہ بر خیزد و کجاہ سلما نی : اور بعد از  
 امثال اور داود اعطی کی کتاب اور غزل الغزلات بہ بین کتابیں ہیں اور انکو مصنف  
 سلیمان علیہ السلام کو بتلاستے ہیں اور ہمارے بتنا نہ ہا اور فاسق اور اسکے انہی خدا  
 کی طرف دل کامل نہ تھا ایک نسبت تحریر فرماتے ہیں بعد از ان یسعیہ علیہ السلام کی



کتاب پر اور اس سے وہ درجہ شریف جیسی برہان میں نقل ہو چکا اور  
 بعد ازاں پیر سیاح علیہ السلام کی کتاب اور نو حدیثی اور بعد ازاں حضرت قبل علیہ السلام  
 اور دانیل علیہ السلام کی دو کتابیں ہیں اور ان سب کتابوں میں اکثر ذکر خرابی  
 نیز کہ بعض کہ جو آوردہ خود سنائی تھیں ہی بنا کچھ جیسی برہان سے ثبوت اس امر  
 کا ظاہر ہے ان کے بعد اور انبار کی پیر سے جو کچھ صحیفے میں اور ساتھ عدم عصمت  
 بتلیق کر تمام انبار علیہم السلام مشہور ہیں اب تمام عمدہ عقیدتوں وغیرہ مندرجہ ہوا ہے اور  
 کا حال سنو انجیل میں باب ۱۱ میں جو ایون کی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد  
 یہ مذکور ہے ورس تمب شاگردوں الکلیسوس پاس آ کے کہا ہم کیوں اور کون  
 نکال سکے ہم لیسوس فرماؤ نہیں کہا ایسی بے ایمانی کی سبب کیونکہ میں نہیں سچ  
 کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رومی کے دانے کے برابر ایمان ہو تا تو اگر تم اس سے بہار سے کہو  
 کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی اور حیثیت  
 جو ایون کا یہ حال تھا تو انیسویں کا کیا کچھ نہ ہو گا اور ایسے شخصوں کی تحریر کا کیا اعتماد  
 اور پھر لیسوس مسیح پر اور یہود اور اس کے لوطی چیز درجہ لیکر اپنے ارادہ کو سولی دلانے  
 والا ہے اور لیسوس بھی لاعن مسیح پر حاصل کلام یہ ہے کہ اس تقریر سے بھی میل غیر  
 مستور ہو گیا وہو المطلوب سوال جوقت میل ہی مستور نہیں ہر شرت کا کیا اعتبار  
 جواب اس میل میں تین قسم کے مصنفوں میں ایک وہ کہ خود مطلقاً محال ہیں مثل خدائی  
 و نسبت حضرت مسیح علیہ السلام و جو از کتب فی التبلیغ و نسبت تعمیر بتحا نہ بالسیماں  
 علیہ السلام و یقیناً دروغ اور یکتوں الکتاب باید ہم میں سے ہیں اور قرودید  
 الکلی العزوجل نے کلام اللہ شریف میں فرمائی مثلاً تکذیب قصہ صلیب مسیح علیہ السلام  
 میں فرمایا و قتلہ و ما صلیبہ و لکن شیعہ ہم دیکھا و دوسرے وہ ہیں کہ جنکی تصدیق  
 شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگی مثل تصدیق رسالہ نبی ابوبی عیسیٰ و



علیہ السلام وعلیہ السلام اول بشارت اچھدی کہ کتاب پیداایش باب ۲۰ اور ۲۱  
 اسماعیل کو حق میں چلی تیری سنی ہو کہ میں اوسی برکت دوں گا اور اوسے بہت بڑا دین گا  
 اور اوس سے بارہ سو وار پیدا ہوں گا اور میں اوسی تیری قوم بناؤں گا انتہی اس بشارت  
 سے کہی وجہ سے اپنا مدعا ثابت کرتا ہوں پہلی وجہ اسماعیل علیہ السلام کو حق میں ابراہیم  
 علیہ السلام نے دعا کی اور گواہ اوس کا یہ حملہ اور اسماعیل کے حق میں بن گئے تیری سنی ہو  
 اور قبولیت دعا کی یہ سند دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا اوس وقت کی  
 تھی کہ اوس کو اسحاق علیہ السلام کی بشارت الہیہ الفاظ سے ملی تھی کتاب پیداایش باب  
 ۱۱ اور ۱۲ اور خدا نے ابراہیم سے کہا تیری جوڑ دوسری جو ہے تو اوس کو سب سے بہت کہہ کر  
 ایک دوسرے ہی یعنی یکم ۱۲۔ اور میں اوسے برکت دوں گا اور اوس سے بھی بھی ایک  
 بیٹا بخشوں گا یقیناً میں اوسے برکت دوں گا اور وہ تو مون کے ماہوگی اور ملکوں کے  
 بادشاہ اوس سے پیدا ہوں گے اب ابراہیم منہ کے بل گرا اور میں نے کہہ دین کیا کیا  
 سو نہیں کی کے سرور کیا پیدا ہو گا اھ کیا سرور جو نوزی برس کی پہنچے گی اہ۔ اور ابراہیم  
 نے خدا سے کہا کاش کہ اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ اب خدا سے کہا  
 بیشک تیری جد و سرور تیرے لڑ بیٹا جن کی تو اوس کا نام اسحاق رکھا اور میں اوس سے  
 اور لبر اوس کی اوس کی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہی قائم کروں گا ۲۰۔ اور اسماعیل  
 کو حق میں تیری سنی ہو الخ اور اس برکت مذکورہ درس ۲۱ سے باتفاق نبوت انبیاء و رسل  
 مراد ہے لکن ذی مانحن فیہ اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے باتفاق محمد رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم پہلے ایسا ہی جیسا یہ بشارت ہو سکی کوئی مبعوث نہیں ہوا اور نہ آپ کی عبد ہو  
 پہلے جو یہ نبوت تمام خاص نبوت سید المرسلین ہو و ہوا المطلوب۔ دوسری وجہ اس بشارت  
 میں اسماعیل علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ میں اوسے برتی قوم بناؤں گا اور میں نے کہی  
 خرابی بابل میں جو بحیثیت ابدی ہو فرمایا کتاب پر سیاہ باب ۱۲ درس ۱۲ بہرہ جسطرح

خدا نے سدوم اور غمورہ اور اوسکی لواحق کے شہروں کو اولے دیا خداوند بکشا ہے  
 اسی طرح کوئی آدمی وہاں نہ رہی گا نہ آدم زاد و سہیل نہ رہیگا۔ ۱۷ دیکھ ایک قوم ان  
 ایک بڑے کردہ اوتیر سے اوزگی اور پتیری بادشاہ زمین کی سرحدوں سے برپا کر دی  
 اور بڑی قوم اور بڑے کردہ ہردیم منی بن اور حضرت داؤد علیہ السلام نے ان خراب  
 کرنے والوں بابل کو مبارک فرمایا زبور ۱۳۷ اور ۸۔ اسی بابل کی ٹھی جو غارتگر ہے  
 مبارک وہ جو تپے اوس ملک کا جو تو نے مجھے کیا اشتقام کیوے ۹ مبارک وہ جو تیری  
 لڑکوں کو پکڑے پتھروں پر ٹھکانا دیوے اور خرابی بابل جیست ابدی دیکشت بہت شکست  
 کہ جسکو جہاں پتھروں پر ٹھکانا دیوے دیکشت مثل جلال و جلال کو جہاں جو تیرے لڑکوں کو بیان  
 کرے ہر زمانہ خلافت نبوت یعنی خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوئی پس  
 حضرت عقیلہ بن حق و مبارک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سید المظاہرین  
 تیسری وجہ اس بشارت میں اپکا نام پاک محمد کا بیان کیا ہے مگر یہ پردہ اسبجہ  
 خوشتران باشد کہ سرور لہ ان بگفتہ آید در حدیث دیگر ان بجا و ما و اور لغوی حذول  
 میں نام پاک ابکا محمد اصل کتاب میں مذکور ہے اور منہی میں بجا و ما و کا (ترجمہ بہت  
 بڑا و لنگا) اور ترجمہ لغوی حذول کا بڑی قوم بناؤ لنگا و اور غن غسانی میں جسم کی جگہ  
 ہے اور اوسکے تین غزوے جاتی ہیں اظہار الحق میں ہر امام قرطبی نے اپنی کتاب  
 کی دوسری قسم کے پہلی قسم سے ذکر کیا ہے بعض طباع نے جو زبان عبرانی سے  
 واقف تھے اور یہودی کشائیں بھی پڑھیں نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جب  
 عبارت مذکورہ سے لطیف و اسد استعمال یہود نکالا ہے اول جہاں اسے پہلے  
 ترجمہ بجا و ما و کا ہے اور اوس کا کہ کے غزوہ ۹ میں لکھنے کا احاد میں باورد و لغت  
 اور دوال میں اور حاصل جمع انکا بارہ ہے اور عشرات میں دویم اور انکا حاصل  
 جمع انسی ہے اور دونوں کا حاصل جمع بانوین میں اور ایسے آپ کے نام پاک محمد

میں احاد کے عدد بارہ اور عشرات کے انسی اور مجموعہ انکا دہی بالون کا ہے  
 بیان احاد میں ذکر غلیلہ اثنا عشر کر دیا جیسا کہ الفاظ میں ذکر کرنا چاہیے اور حضرت  
 کریم مبارک میں دہی رعایت رہی اور دونوں جگہ خلافت خلفاء اربعہ کے طرف  
 بھی اشارہ حضرت ذال فراد با دوم شعب کبیر ترجمہ موسیٰ عدول کلمہ عبرانی کا ہے اور  
 غیلین کے تین عدد بھی لکھا کہ اس بولی میں جم نہیں ہے جم کی جگہ غیلین ہی مستقل ہے  
 اور اس میں احاد کی بائیس عدد اور عشرات کے عشر اور مجموعہ انکا دہی بانوسی علیہ السلام  
 عالم یہود نے جو زمانہ سلطان مرحوم بایزید بن شریف باسلام بنو ایک رسالہ  
 سہمی بالرسالہ انبار فیضیت کیا ہے اور اوس میں اوستے بیان کیا ہے بیشک  
 اکثر دلیلین علمای یہودی کی جبل کبیر کے حروف سے تین اور وہ حروف ابجد میں  
 ایس تحقیق علمای یہود جو وقت میں کہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا ہے  
 دہی اور اونیون نے نقطہ بڑاٹ کو حساب کر کے کہا یہ عمارت چار سو دس برس  
 رہی اور پھر خراب ہو جائیگی اور اوستے ذکر کیا ہے کہ یہود نے اس دلیل ابجد پر  
 اس طرح اعتراض کیا ہے کہ باجاد واد میں نفس کلمہ کی نہیں ہے بلکہ حرف صلیہ نہیں  
 اگر نکالا جائے اس سے اسم صحیح حاجت ہوگی ساتھ ایک اور یا کو واین ذلک جواب  
 اس شبہ کا اوستے یہہ دیا ہے کہ قاعدہ عام ان کے بیان جاری ہے کہ وقت جمع ہونے  
 دو یا کی جبین ایک جزو کلمہ ہو اور ایک زائد صلیہ کر کے ہو یا کو کو حذف کر دیتے ہیں اور  
 یا نفس کلمہ کہ باقی رہتی ہیں اور یہ قاعدہ ان کو یہاں اثنا عشر ہو کہ حاجت مثال دیکھنی ہو  
 ایس بیان ہی حقیقت میں دو باتیں ایک حرف صلا اور دوسرے جزو کلمہ یا حرف صلیہ  
 کہ حذف کر دیا اور جزو کلمہ کو باقی رکھا ایس اب حاجت اور یا کی نہیں رہی یہاں کہ  
 عید السلام کا کلام تھا یہ امام نے فرمایا قول تحقیق تصریح کی علمای نے اس امر کے  
 ناموں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باوجود اور شقار قاضی جیاض رحمہ اللہ

یہ تصریح موجود ہے انہی میں کہتا ہوں تحقیق کلام اللہ شریفین دعا ہی ابراہیم علیہ السلام  
 میں ہی پہلی بار سجدہ نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فرمایا ہے سنا و البصر  
 فہم سجدوا منهم تلو انزلہم آیات و بیام الکتاب و ذکرہم انک انت العزیز العظیم  
 یکلم لک نام پاک محمد کے حمد و بھارت میں اجادین را اور پاک وہی بارہ عدد ہیں اور عزت  
 میں دو یا اور ایک کاف اور ایک میم کی وہی انہی حاصل ہیں وہی بانو سے سوال کلام مجید  
 میں اندازاً سجدہ کہاں لکھے گئے ہیں کہ تو نے یہاں دلو جو اب تجھ سے پہلے ہی ایک  
 عالم سلطنت روم نے فتح مغیر میں جو سلاطین روم اس سلطنت عثمانیہ میں ہوئی حدود  
 ایک کلہ کی لیکچر شارت فتح مصر دی تھی اور وہ مطابق واقعہ کنکلی اور معترض خاموش  
 ہوئی اور اس جگہ میں تو خاص شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ فرقدہ سے مینہ ترجمہ  
 ایت کریمہ سنا انک تکلم ما کنفی و صا العین میں لکھا ہے ظاہر میں دعا کی سنا  
 اولاد کی واسطے اور ولہین دعا منظور تھی بغیر آخر الزمان کو پس میری اور شاہ صاحب  
 گرفتار و اختیاری اور افتخار پر وہ لفظی رنگ کیا۔ پانچویں وجہ (جملہ اوہ سے  
 بارہ سرور پیدا ہوں گے) ہے پس واقعہ ہو کہ اس قریت کی کتاب پیدائش کند ہوں  
 باب میں مصداق اسکا فرزند ان ابا عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیا ہے اور اسی لئے اسی  
 باب کے جس ۵ امین یہ عبارت برپائی ہے اور یہ انجو امتو کی بارہ رئیس ہیں اور  
 حاشیہ اس فقرہ میں اشارہ بہ اسی شارت کے کیا ہے لیکن یہ مصداق الیہا جو  
 کہ نہ کہ قلب سلیم مصداق الامن اتی اللہ قلب سلیم تصدیق اسکی نہیں کر سکتا اسلئے  
 کہ ریاست اور امن کو حکومت اور نبوت لازم ہے اور دونوں معقول پس اب محض  
 صحیح قابل سلیم قلب سلیم میں گذارش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حدیث شریفین  
 وار و صحیحہ میں درجی الاسلام فی اثنتی عشر خلیفہ کلمہ میں قریش یعنی حکام اسلام کے  
 بارہ خلیفہ قریشیوں تک محدود کی اور قریش کی اسماء علیہا ہونے میں کیا کلام ہے



اور خلافت میں گویا جزو نبوت ہے کہ ناموں میں میں لہجی تسلط اور کبھی کسی روشنی پر  
اوسکی طرف اشارہ فرماتے ہیں اور کاموں خلفاء کو اپنی ذات کی طرف نسبت کرتے  
ہیں اور اپنے کاموں کو اونسے سپرد فرماتی ہیں پس فیہ تبہید مقدمہ ہذا میں ہے  
نزدیک ان بارہ سرداروں مذکورہ درس مذکور سے یہی بارہ خلیفہ مراد ہیں اور اب  
میں اس کلام کے یہ ہو کہ اول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل علیہ السلام  
کے آل تشریف سے مبعوث ہون گئے اور بعد اونسے بارہ خلیفہ بخلافت نبوت اور  
خلافت ملکی کا کیا ذکر ہے اور یہ خلفاء بارہ منہ ختمانہ اقیام قیامت پر سے ہو جائے  
اور اگر باجبار قوت اسلام و قرب زمانہ نبوت لہجی تو پوری ہو چکے والحمد للہ فائدہ  
خلاصہ صولۃ الفیض میں ان بارہ سرداروں قریمہ اثنا عشر رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد  
لہجی ہیں مگر سیر نزدیک اسوجہ سے کہ اگرچہ سب ائمہ اثنا عشر قطب طین ہیں لیکن  
خلیفہ قطب سیمین میں اور بیان لفظ سردار واقع ہو جہتی مسیحی اور سرداری کو  
حکومت لازم ہے ائمہ اثنا عشر مراد ہیں و نیز زندان اسماعیل ہی کیونکہ مراد ہوں ان  
اگر بطور عموم بجا لیا جاوے تو تینوں قسم کے سرداروں کو شامل ہو کر تیسرے و سری دلیل بشارت  
فومیسیر و مہمبہ پیدایش باب ۲۰ درس ۴ اور سرہ فی دیکھا کہ ماخوذ مصری  
کا بیجا چودہ ابرہام سیرجی تھی شہیہ مارتا ہے۔ اتب اونسے ابرہام سے کہا کہ اس  
لوندی اور اسکی بیٹی کہ نکال دے کیونکہ اس لوندی کا بیٹا میری بیٹی اصفاق کے  
ساتھ وارث نہ ہو گا۔ ۱۱۔ پر اپنی بیٹی کے خاطر یہ بات ابرہام کی نظر میں نہایت  
ہرچ معلوم ہوئی ۱۲۔ پر خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکی اور تیری  
لوندی کی بابت تیری نظر میں میری نہ معلوم ہو یہ ایک بات ہے۔ ۱۳۔ میں جو سرف  
سجور کی اوسکی آواز پر کان رکھ کیونکہ میری ذل اصفاق سے نکال لی ہو۔ اور اس  
لوندی کی بیٹی سے بھی میں ایک قوم پیدا کروں گا اسلئے کہ وہ بھی تیری نسل سے ہے

سب ابراہیم نے بیچ سویری اور لڑکی کی ایک شاکلی اور باجرہ کو  
 اور کافہ جی پر دیکر دی اور اس لڑکی کو بی اور اس شخصت کیا اور وہ روانہ ہو کر اور  
 یہ سب کے بیابان میں پہنچتے پہنچتے تھے اور جب شاک کا پانی چک گیا تب اس نے  
 اس لڑکی کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا اور آپ اس کے سامنے ایک تیر کی ٹیپی  
 پر دو رجا بیٹے کیونکہ اس نے کہا کہ میں لڑکی کا فرمانہ دیکھوں سو وہ سامنے بیٹھی اور  
 چلا چلا کر روئی، تب خدا نے اس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے  
 باجرہ کو لپکارا اور اس سے کہا کہ اسے باجرہ تجھ کو کیا ہواست ڈر کہ اس لڑکی کی آواز  
 جہان وہ پہاڑ ہے خدا نے سنا اور اسے اور اس کے کو اوٹھا اور اپنے ہاتھ سے سنبھال  
 کہ میں اسکو ایک بڑی قوم بنادوں گا اور حج جو کہ پل بشارت نسبت اسماعیل علیہ السلام کو اس  
 دعویٰ ابراہیمی ان الفاظ سے کہ میں اسے بڑی قوم بنادوں گا اور بشارت ہذا بھی نسبت  
 اسماعیل علیہ السلام کی ہو مگر بلاد اسطہ اور کلمہ بڑی قوم یہاں ہی موجود ہے اور تفسیر اسکی  
 علی باقرہ ام محمد یہ ہو وہو المطلوب تینہ مصداق احتجاجاً اب اوتا ہوا ہے شروع ہو گیا  
 کیاب اسکی تیرہویں آیت ہے اور میں اس لونڈی کی ٹیپی سے ہی ایک قوم پیدا کروں گا  
 اسلئے کہ وہ بھی تیری نسل ہو اور قوم اور بڑی قوم است محمدیہ کے سوا اور کون ہے  
 اور اسی امت کا ساتھ برکت اسحاقی کے مقابلہ صحیح ہو سکتا ہے نکتہ بعد گزرنے  
 تیرہویں سن نبوت کے ہجرت ہوئی سے اور اس وقت سے لفظ قومیت اہل اسلام  
 پر صادق آیا پس اسلئے تیرہویں درس میں اس مضمون کو ادا کیا اور سن اٹھارہ نبوت میں  
 اہل اسلام ایک بڑی قوم بن گئی پس اس سلسلے میں اس مضمون کو اٹھارہویں درس میں ادا  
 فرمایا والد اعلم اور اشارہ دلائل کثیرہ آئندہ اس نکتہ کا یقین حاصل کروں گے تینہ  
 آخر اس بشارت میں تجلیت بھی ہوئی ہے اور وہ بیان عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام  
 کے ہیں چنانچہ کہ آپ زمین شام کی کثیرہ لفظ کو روانہ ہو کر دیکھیں اس دعویٰ کے خود اقرار

مدعا علیہ ہے اور صورت اس کی یہ ہے کہ اسی پیدائش کے ستر سوین باب میں  
 نبی ابراہم نے اپنے بیٹے اسماعیل اور اپنے سب خانہ زادوں اور اپنے سب زرخیز  
 بیٹے ابراہم کے گھر کو لوگوں میں جتنی مرد تو ہو سکویا اور اسی روز ان کا ختنہ کیا جس طرح  
 خدا نے اور سکوفریا تھا ۱۴ حیو قوت ابراہم کا ختنہ ہوا وہ ننانوے برس کا تھا ۱۵  
 اور جب اس کو بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا وہ تیرہ برس کا تھا ۱۶ سو اسی روز ابراہم اور  
 اس کو بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا ۱۷ اور اس کے گھر کے مرد کیا کر کی پیدا کیا پر دسیوں  
 خریدے سب کا اور سکے ساتھ ختنہ کیا ان درسون سے معلوم ہوا کہ حیو قوت حضرت  
 ابراہیم کی ننانوے برس کی عمر تھی حضرت اسماعیل تیرہ برس کے تھے اور اب آگے  
 سننے باب ۱۷ درس ۱۵ اور جب اس کا بیٹا اسحاق اوس سے پیدا ہوا تو ابراہم تیرہ  
 برس کا تھا تو اب حضرت اسماعیل کی چودہ برس کی عمر ہوئی اور رخصت حضرت اسماعیل  
 و حضرت ماجرہ علیہا السلام کی پیدائش اسحاق علیہ السلام کو بسبب شہر مارنے  
 اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی پھر پس لایہ عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دفعت رخصت  
 کے چودہ برس سے زیادہ ہو اور اس بشارت قومہ سیزدہم میں ہو درس ۱۵ اور  
 جب مشک کا پانی چاک کیا تب اوسنے اس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا  
 ان درس ۱۶ اور لڑکے کو اوٹھا انم ان درسون سے معلوم ہوتا ہے کہ  
 اسماعیل علیہ السلام دفعت پہنچے مکہ معظمہ کی عمر شیرخوار گاہ میں تھی پس صحت ان  
 دونوں عبارت کہ بچہ تسلیم و حیرت عدد چودہ اور دو گزین بتی مان کو کیا ہرچ  
 آخر مسئلہ تکلیف میں تین اور دو اور ایک میں باوجود مباہلہ حقیقہ کی بہر و حیرت  
 حقیقی کی قائل ہو گئی تہیہ آخر اسی درس ۱۷ اس کے بعد ہی درس ۱۸ پر خدا نے اوسکی  
 انکسین کہو میں اور اوسنے پانی کا ایک کنڈہ ان دکھا اور جا کر اوس مشک کو  
 پانی سے بہر لیا اور لڑکے کو بلایا اور یہ درس ظہور آب زعفران کی بطور ارہا صاب

اسد اصلا کی خبر دی ہے تنبیہ احترام درس کے بعد ہی درس، خدا اور اس کے لکھنے کے ساتھ  
 تھا اور وہ بڑا اور بیان میں رکھیا اور تیر انداز ہو گیا اور یہ درس اسماعیل علیہ السلام کی  
 نبوت کو اور مشنوں قدامت سنت تیر اندازی کو مثبت ہے تنبیہ احترام درس کے بعد ہی  
 اور وہ غار ان کے بیان میں راہیہ حبلہ بیان کرے ہے کہ مکہ و خطہ کے ناموں سے  
 غار ان ہی ہے اس حبلہ کے بعد ہی اور اس کا مانی ملک مصر سے ایک عورت اس کی بیاضیہ کی  
 نظاں ہر بیان تحریف ہو اسیلئے کہ حدیث صحیح بخاری شریف میں قبیلہ حرم کو آپ کی شہسوار  
 بیان کیا ہے اور وہ عرب کریم و الحنفیہ نہ مصر کی فائدہ اس بشارت میں آیا ہے کہ تیری نسل صحابہ  
 کہاں گئی اور خطاب حضرت ابوبکر علیہ السلام کو ہے اور یہ فقرہ ابلا بنو حرم کا ابوبکر علیہ السلام کا ال اسماعیل

دل اکبر ابوبکر علیہ السلام خارج ہوا سیلئے اس فقرہ کے معنی بیان کرنی ضرور ہوگی پس ظاہر ہے  
 کیا اسماعیل علیہ السلام ابوبکر علیہ السلام سے پیدا ہوئے سیلئے کہ سولہویں باب میں پیدائش  
 کی ہے اور سری ابرام کی جو رو کوئی لڑکا نہ جانی اور اس کی ایک عورت لوندھی تھی جس کا نام ماجرہ  
 تھا ۲۔ اور سری فی ابرام سے کہا کہ دیکھ خداوند نے مجھے جنم سے باز رکھا آپ سری لوندھی  
 کے پاس جائے شاید کہ اس سے میرا گہرا دھووی اور ابرام نے سری کی بات سنی ہو  
 ابرام کی جو رو سری نے بعد اس کے ابرام کنعان کی زمین میں ذاتیں پیس رہا تھا  
 اپنی منسری لوندھی لی کی اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اس کی جو رو ہو ۴۔ اور وہ ماجرہ  
 پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اس نے معلوم کیا کہ میں حاملہ ہوں تو اپنی  
 بی بی کو حیر جانا تب سری فی ابرام سے کہا کہ انصافی جو مجھے پر ہوئی تیرے ذمہ  
 جو میں نے اپنی لوندھی تجھ دی اور اب جو اس نے اپنا آپ کو حاملہ دیکھا تو میں اس کی  
 نظروں میں حقیر ہو گئے میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے ۵۔ ابرام نے سری سے  
 کہا کہ تیری لوندھی تیرے ہاتھ میں ہے جو تیری نگاہ میں اچھا ہو سو اس کے ساتھ کہ  
 ۶۔ سری فی ابرام تیری کی اور وہ اس کے ساتھ سے بھاگ گئی ۷۔ اور خداوند کے

مرے ہر آدمی میدان میں بانی کے ایک چٹائی کے پاس پایا میٹر اوس چٹائی کے پاس  
 جو سوڑکی راہ پر ہے یہ اور اوس نے کہا اسی سر کی کوئی جابرہ تو کہاں سے  
 آئی اور تو کہہ جاتی ہے اور وہ بولی میں اپنی بی بی سر کی کے سامنے سے بیہاگی ہوں  
 ۹۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پہر جا اور اوس کی  
 تابع رہو ۱۰۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا میں تیرا اولاد کو بہت بڑاؤں گا  
 کہ وہ کثرت سے گنتی نہ جائے اللہ اور یہ خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو جا  
 جو اور ایک بیٹا جن کی اوس کا نام اسماعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا کہہ سن لیا وہ وحشی آدمی  
 ہو گا اوس کا ہاتھ سب کا اور سب کے ہاتھ اوس کے پر خلاف ہوں گے اور وہ اپنی سب  
 بھائیوں کے ساتھ بوجہ وراثت کرے۔ لگائیں نفی آل اسماعیل کی ال ابراہیم سے ممکن نہیں  
 البتہ نفی فضل و فخر کریں تو ممکن بالذات مگر بوجہ بشارات متنبہ بغیر بشارت اجدید گذر گئی  
 اور اس باب میں بشارات رسالہ مستند کر اس جگہ کہ ساتھ اؤکا ہاتھ سب کے اؤس کے ہاتھ  
 اوس کے برخلاف ہوں گی اور یہ جلیلہ جبر رسالہ اسماعیل علیہ السلام پر دلالت کرتا ہے  
 ویسا ہی آکا آل کے نسبت بھی یہ خبر دیتا ہے کہ قیامت تک شریعت اؤکی علیہ ہوگی  
 اور کوئی رسول بنی اصحاق اؤکی طرف بیعت نہوگا بلکہ رسالہ رسل بنی اسماعیل اؤس کے  
 کے ساتھ ہی خاص ہوگی اور ایسے ہی ظہور اوس کا ہوا اور اس بشارت میں تحریف متو  
 کر کے کہ یہ معنی کہتے کہ اؤن کی اولاد رہن ہوگی انصاف کی گردن ماری ہے اؤ  
 وجہ اؤسکی یہ ہے کہ اس بشارت میں اولاد بالذات بیان حال مشربہ یعنی اسماعیل  
 علیہ السلام ہے پس اگر اؤس کے یہ معنی ہوں تو یہ وصف رہنری اؤس کے اؤ پر اولاد  
 بالذات صادق آنا چاہیے اور یہ صدق محال ہے کہ پیدائش کے اکیسویں باب  
 میں نسبت آپ کے یہ مذکور ہے کہ اس ۷۰ اتب خداوند نے اوس کی اؤاز سننی  
 اور خداوند کے فرشتے نے اسماعیل سے جابرہ کو لکھا اور اوس سے کہا کہ اسی جابرہ





کہنے سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے کرنا ہون کہ  
 ۱۰۔ نذر ہونگا اور زمین شہاد اور تیرے بعد تیری نسل کو بخان کا تمام ملک جس میں  
 تو بروہی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو اور میں اولنکا خدا ہونگا ۹ پھر  
 خدا نے ابراہم سے کہا کہ تو اور تیری نسل تیری نسل پشت در پشت میری عہد کو نگاہ رکھیں  
 ۱۱۔ اور میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان  
 ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نریمہ کا ختنہ کیا جاوے  
 ۱۲۔ اور تم اپنے بدن کی کباڑی کا ختنہ کرو اور یہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میری  
 اور تمہاری درمیان ہے ۱۳۔ تمہاری پشت در پشت لڑکی کا جب ۶۰ اٹھ روز کا ہوگا  
 ختنہ کیا جائیگا کیا گہر کا پیر کیا بروہی سے خیرا ہوا جو تیری نسل سے نہیں ہوا  
 لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیری زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہاری  
 جسموں میں عہد ابدی ہوگا ۱۴۔ اور وہ فرزند نریمہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی  
 شخص پڑ لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اوس نے میرا عہد توڑا ایضاً باب ۸ اور ۱۵  
 ۱۶۔ اور خداوند نے کہا یہ جو میں کرتا ہوں کیا ابراہم سوچتا ہوں ۱۷۔ ابراہم تو  
 یقیناً ایک بڑی اور بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی سب قومیں اوس سے برکت  
 پادین کے ایضاً باب ۲۲ ورس ۱۵۔ اتب خداوند کا فرشتہ نے دوبارہ آسمان  
 پر سے ابراہم کو لکھا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور  
 انبا بیٹا ان اپنا اکلوتا بیٹا بھی دریغ نہ کہا میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں تیرے  
 دیتے ہی تجھی برکت دوں گا اور بڑھائی ۱۸۔ تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور  
 دریا کے کناروں کی ریت کے مانند بڑھائیگا اور تیری نسل انچو دشمنوں کے دروازہ پر قابض  
 ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پادین کی کیونکہ تو نے میری  
 بات مان لی پس یہ جباروں کا زمین ابراہیم علیہ السلام کے عہد کا آکسٹریٹ ٹی

اور کسی کی آیت  
 است دارد ہوتی ہیں اور کسی کے اولاد کی انہیں حصہ نہیں ہے اور جب سب  
 اسکے کبرا اسم علیہ السلام نے اپنے زندگی میں اور جرموں کی اولاد کو ملحدہ کر دیا  
 تھا وہ بلا اتفاق خارج ہوئے فقط حضرت باجرا اور حضرت سارہ علیہما السلام کی  
 اولاد باقی رہی اور انہیں کرنا تہ یہ وعدہ یوری ہوئے رسالہ اور نبوت اور  
 سلطنت اور کثرت انہیں میں ہوتی اور زمین کفنان بھی انہیں کے قبضہ میں ہی  
 پیدا اسحاق علیہ السلام کی اولاد کی اہمیت کے قبضہ میں رہی اور اب اسماعیل علیہ السلام  
 کی اولاد کو اہمیت کے قبضہ میں ہے اور بیت بجالانے اس امت کے شرط ہے  
 کہ ہم اقرار رسالت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زمین جس میں شہر و شہادت ہے  
 انشا اللہ انہیں کے قبضہ میں قیام قیامت تک رہیں گی اور اللہ جل شانہ کے  
 نزدیک اسی طرف دنیا کی زمین کی کچھ قدر منزلت ہے اور سلطنت اسی طرف کی  
 زمین کے قابل فخر و فائز ہے۔ یہ بیان بشارت اسحاقی قریہ کتاب پلیر  
 باب ۵۰ احباب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابراہیم پر بڑی نیند غالب ہوئی اور  
 دیکھا ایک بڑے بزرگ ہولناکت تاریکی اور کس پر آئی ۱۴ اور اس نے ابراہیم سے کہا کہ  
 یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جڑاؤنگا انہیں پر دلیسی ہوں گے اور وہاں کے  
 لوگوں کے غلام بنیں گے اور وہی چار سو برس تک انہیں دکھ دیں گے ۱۵  
 لیکن میں اس قوم کی بھی چکر دو غلام ہوں گے عدالت کروں گا اور وہی  
 بعد اس کے بڑی دولت مند بنیں گے ایضا باب ۵۱ اور خدا  
 نے ابراہیم سے کہا پتھر بھرو جو پستے تو اسکو سری ہمت کیا کہ بلکہ  
 اسکا نام سرہ ہے یعنی بیکم ۱۶ اور میں اس سے برکت دوں گا اور اس سے  
 بھی بڑا ایک بیٹا بخشوں گا یقیناً میں اس سے برکت دوں گا اور وہ قوموں کی ان  
 بڑی اور ملکوں کے بادشاہ اس سے پیدا ہوں گے ۱۷ تب ابراہیم مونہ

مومنوں کو بل کر اور انہیں کو دلیں کہا کہ کیا تم میرے لئے سر دے گی بیابانہ اسیر گاہ اور کیا سر دے جو نوٹ سے  
 رہیں کی کر خوگ ۱۸۔ اور ابراہیم سے خدا سے کہا کہ تیرے جتنوں جتنوں ہر  
 تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جو دوسرے تیرے لئے ایک بیابانہ گاہ تو اسکا نام  
 اشفاق رکھنا اور میں اوس سے اور نبیوں کے اوسکی اولاد سے اپنا عہد ہمیشہ  
 عہد ہے قائم کروں گا۔ ۲۔ اور اسحاق اعلیٰ کے حق میں میں نے تیری سنی دیکھیں اور سے بہت  
 دوں گا اور اوس سے برومند کروں گا اور اوس سے بہت بڑا دوں گا اور اوس سے بارہ مرد  
 پیرا ہوں گے اور میں اوس سے بڑی قوم بنادوں گا۔ ۳۔ لیکن میں اشفاق سے سب کو دوسرے  
 سال اس وقت میں بن ہر چوگی اپنا عہد قائم کروں گا۔ پہلی بشارت میں ذکر خدمت  
 کر دے بنی اسرائیل کا مصر میں کی ہر اور اسکی ساتھ خلائی کے تعبیر کیا ہے اور یہ خدمت  
 بنی اسرائیل کے ساتھ ہر اشفاق کے میں خصوصیت رکھتی ہے اور دوسری اخیر میں بنی  
 اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا ذکر ہے اور نبوت اور رسالہ وغیرہ کا مطلقاً ذکر نہیں اور دوسری  
 بشارت میں گویا قیامت اشفاق علیہ السلام کو واسطے ہو مگر کئی درسون میں ذکر  
 اسما اعلیٰ علیہ السلام و آل اسما اعلیٰ علیہ السلام ہی ہوا چنانچہ بشارت ابجد یہ میں اسکی تشریح  
 مذکور ہوئی اور اس بشارت اشقاقی میں کہیں نبوت اور رسالہ کا ذکر نہیں اور اگر لفظ  
 برکت سے استدلال ہو گا تو وہ دونوں جگہ موجود ہے اور واسطے اوس شخص کے  
 کہ اس حکم کو جاننے والا سے قوم سے کشا جانی کا وعید مذکور ہے حالانکہ اس جگہ معنی  
 ابدیت تمہاری نزدیک اپنی موقع پر نہ ہی فکدانہ یا محض فیہ اور باوجود ان سب امور  
 کہ انہیں دو بشارت سے استدلال نبوت انبیاء بنی اسرائیل پر کرتے ہیں۔  
 بیان بشارت اسما اعلیٰ علیہ کتاب پیدایش باب ۱۷ اور میں ۱۰ اور خداوند  
 کو فرشتوں نے اوس سے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑا ہوں گا کہ وہ کثرت سے  
 گئی تجاوی ۱۸۔ اور خداوند کے فرشتوں نے اوس سے کہا تو حاملہ ہے اور ایک بیابانہ گاہ

اور سکنا نام اسماعیل رکنا کہ خداوند نے تیرا کہہ سن لیا ۱۲ اور وحشی آدمی ہو گا  
 اور سکنا ہاتھ سب کو اور سب کو ہاتھ اور سب کو خلاف ہوں گے اور وہ اس سے سب سے بڑا  
 کے سامنے بدودہ باش کر دے ایسا باب ۲۱ اور ۱۲ خدا نے ابراہیم کو کہا کہ وہ باز  
 اس لڑکے اور تیری بیٹی کی بابت تیری نظمیں بھرتی نہ معلوم ہو ہر ایک بات کی  
 حق میں جو سرور و منت ہو اوسکی آواز پر کان رکھ کیونکہ تیری نسل امتحان سے کہلائی گئی ۱۲  
 اور اس لڑکی کی بیٹی سے بی بی بن ایک قوم پیدا کروں گا اسلئے کہ وہ بھی تیری نسل  
 ہر ایضاً درس ۱۱ اتب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے  
 آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا اے ہاجرہ تجھے کیا سو امت ڈر کہ  
 اوس لڑکی کی آواز جہان وادہ پیار ہے خدا نے سنی ۱۱-۱۱ اوٹھ اور لڑکی کو اوٹھا  
 اور اوسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کر بن اوسکو ایک بیٹی قوم بناؤ گا ۱۹ ہر خدا فی  
 اوسکی آنکھیں کھولیں اور اوسے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور چاکر اوس مشک کو پانی  
 سے بہ لیا اور لڑکی کو پلا ۲۰- اور خدا اوس لڑکی کے ساتھ تھا وہ بیبا اور بیبا بن  
 میں رہا کیا اور تیرا انداز ہو گیا ۱۲- اور وہ فاران کے بیبا بن میں رہا اور اوسکی  
 مافی ملک مصر سے ایک عورت اوسکے پیار بننے کو لی ایضاً باب ۲۱- اور ۲۰ اور  
 اسماعیل کے حق میں میں تیری سنی دیکھ میں اوسے برکت دے گا اور اوس پر و منہ کرے گا  
 اور اوس کو بکستہ بڑاؤنگا اور اوس کو بکستہ بڑاؤنگا اور میں اوس سے بیٹی قوم بناؤنگا ایضاً باب ۲۱- اور ۲۰  
 تب ابراہیم نے اپنی بیٹی اسماعیل اور سب خانہ زادوں اور اپنے سب زر خریدوں  
 کو لینے ابراہیم کی کہہ کے لوگوں میں جتنے مرد تھے سب کو لیا اور اوس پر و منہ کرے گا  
 خستہ کیا جس طرح خدا نے اوسکو فرمایا تھا سو وقت ابراہیم کا خستہ ہوا دینا اوس سے  
 کا تھا اور جب اوسکی بیٹی اسماعیل کا خستہ ہوا تب وہ تیرا برس کا تھا اکیس بار  
 مطالعہ سے قیام نظر کر کے شارات اسحاقی و اسماعیلی کو میزان عدل میں رکھ کر

انظر والی اور دیکھئے کہ کس کا بلکہ ہماری سبب بشارت اسحاقی میں ہے جن اوسے  
 برکت دون کا اور بشارت اسماعیلی میں ہے دیکھئے میں اوسے برکت دین کا  
 اور برومند کردن کا الخ اس بیان برکت میں بشارت اسحاقی میں عموم برکت  
 کو اپنے عموم پر چھوڑا اور بشارت اسماعیلی میں اوس برکت کو بذات پاک محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلیفوں انا عشر کے سبب ان مخصوص  
 کیا کمابینا ہ اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ اولاد اسحاق علیہ السلام میں انبیا بکثرت  
 پیدا ہوئے والے تھے پس کس کس کا نام لیتے اور بیان فقط پیدائش ایک رسول  
 عظیم باعث ایجاد کل سید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقتدر تھی اور آپ کے خلیفہ انا عشر  
 بھی بہرہ ور نور نبوت سے مثل ستاروں کے ہیں اس سبب سے آپکا اور آپ کے  
 خلیفین کا ذکر فرمایا اور بشارت اسحاقیہ میں ہے میں اپنا عہد اوس سے اور  
 اوسکی نسل سے جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کروں گا میں اسکی یہ نہیں ہو سکتی  
 کہ اسحاق کے آل میں ہمیشہ نبوت رہی اسلئے کہ اوسکی بعد موجود ہے کہ اسماعیل  
 حق سینے تیرنی مرہنہ دیکھئے میں اوسے برکت دوں گا اسم اور اس بشارت میں  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد بھی مذکور کرتا یا بشارت میں ہونا  
 ختم نبوت کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیلی قیداری پر ثابت ہے بلکہ حضرت  
 اسحاق کی اولاد میں کس طرح نبوت ہمیشہ رہ سکے پس یا تو فقط ہمیشہ اسے معنی  
 مستعبر یہ نہیں ہے بلکہ یعنی مدت کثیر تھی اور یا فقط عہد سے نبوت مراد نہیں  
 ہے بلکہ نسبت محمد ایمان نبی اخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو بک ذکر  
 صحت انبیا علیہ السلام میں بہت جگہ ہے اور یعقوب علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام  
 نے اپنی وفات کے وقت آپکو ساتھ بنی اسرائیل کو جمع کر کے وصیت فرمائی اور  
 سیدنا مسیح علیہ السلام نے وقت فرماؤں گے ساتھ آپکی اور قرآن شریف میں

قیامت کی جگہ کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ مگر وہ امر باعتبار رسالہ نبوی بلکہ باعتبار بقا ذات رسول اور عیسیٰ  
 علیہ السلام اور ان کی قیامت کی خبری قیامت زندہ رہیں گے گو اس وقت میں مینے وقت خروج  
 اجماع و جہل رسولین ان کے لئے نہیں دیا ہے بلکہ ایک ایسی سرور و سبیل محمد رسول اللہ علیہ السلام  
 کے ہوں گے اور اس تقریر پر کوئی خدشہ نہیں وارد ہوتا ہے نہ بشارات احمدی کی کسائی  
 اور نہ ان کے عقیدہ کی تردید کی خاطر بشارات احمادیہ یہ وہ امر تو جنکا میں نے بیان کیا بشارت  
 اسماعیلیہ میں اور بنی بنی میں اور سے ایک برہمنی قوم بنا و لگا یہ تو بمقابلہ عمرہ مذکور  
 ہوا اور اس کے سوا اس امر کی کوئی اور وجہ ہے خدا نے سنی یہ بیان  
 کیا اس رسالہ اس پر اس کی خبر خدا اس کی کہ ساتھ تھا یہ بیان رسالہ اسماعیلیہ میں  
 حضرت اسماعیل علیہ السلام سب اکبر پر اسم غایہ السلام کو جیسا کہ قصہ ختمہ میں اور خاندان  
 سے تعلق و ذکر فرمایا ہے یہی قاعدہ اس توحید میں ہر جگہ مرعی ہے پس تحقیق فقرہ  
 تبری نسل اسحاق سے گھڑاؤ کی کہ نہ از روئے شکیک نہ باعتبار حسب و رشت مگر ان یہ معنی  
 ہو سکتے ہیں اور یہ ہوشیار ہے میں تبری نسل اسحاق سے کہلائی گئی اپنے سلسلہ وار برابر  
 نبوت حقیقی یعنی نبوت آل اسحاق میں ہوگی لیکن زمانہ اخیر میں خاتم البین اور خاتم  
 الامم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے امت کو کر و لگا اور یہ مضمون اس  
 اور اس کا ہے جو اس فقرہ کے بعد ہے لیکن میں اس کو مذہبی کوئی ہی جو ایک قوم ہیں  
 اور اس میں جو نہ کوئی اعتراض وارد اور نہ کوئی خبری خبر اسحاقی میں اور انصاف وہی  
 ہو کہ اعطی کل ذی حق حقہ پر عمل ہو سوا ال حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہونے موافق تو یہ  
 اگر بہت کا زمانہ نبوت اول نامہ ان اسماعیلی میں ہونا چاہیے تھا خاندان اسحاقی میں کیوں  
 مباحہ اسبہ مقتضای اکبریت یہ کہ حکم الکا مانا جاوے یعنی وہ حاکم ہوں اور اور برابر  
 محکوم ہوں پس امت و رت میں ضرور ہوا کہ شریعت حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خاندان  
 کا کوئی محکوم بالزمانہ دسی شریعت خاندان اسحاقی سے نہ ہوا اور سبطین کا لحاظ پر ضرور



یعنی سبط الصومنین بھی نبوت ہوئی جائیگی پس ان دونوں کی اطا سے سبط اصغر کو مقدر  
کیا یعنی اولیٰ اولاد کو اولاد کا رخانہ نبوت عطا کیا اور سبط اکبر کو موصوفہ اور اولیٰ الٰہی کا سبط  
خانہ ان سبط اصغر دیا و موصو عین الصواب ہو الٰہی برائی سبط اکبر کی مقتضی اس امر کی تھی کہ اولیٰ الٰہی  
میں نہیں بکثرت ہوں آپ ایک ذات یا اک احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں ہیں اور جواب سب سے  
مخاطم انہیں اور تاریخ تمام اویان ایک ہی رسول ہو سکتا ہے اور چونکہ انبیاء کی مخاطف میں ہے  
ہی کسی تہی خداوند کریم کی مخاطف قرآن شریف اور دین احمدی کی تہی خداوندی اور اجماع است  
ہی قایم مقام ایک ہی کے ہر اور نہیں مگر قیامت تک اللہ کی فضل سے زندہ ہو سوال  
علامہ امامت نماز الٰہی عہدہ امام نہیں ہے اور نیز غلام کسی شی کا مالک نہیں ہوتا خافقہ عالمہ  
ہو سکتا نکاح وغیرہ تصرفات حریت بذات خود نہیں کر سکتا اور حکم اولاد کا مثل اولیٰ اصل  
اور ہوتا ہے پس البتہ خود سب سے نیچو حضرت باجرہ نوٹھی حضرت سارہ کی ہیں اور ان کا حضرت سارہ  
کی نوٹھی ہوتا ہے عند الفرقین سلم النیوت ہے اور حکم فرغ کا مثل اصل کو ہوتا ہے یعنی اگر اصل غلام ہے تو  
غلام اور اگر آزاد ہے تو آزاد اور یہاں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی اصل غلام نکلی تو فروغ میں  
یہی یہ خلائی سلطنت کر لئی اور تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو غلام اور باندی سارہ اور ان کی  
اولاد کا کردی گئی نبوت تو نبوت لائق امامت نماز و خلافت وغیرہ چھوڑ گئی اور تمام حق پرستی  
کو کھو دی جواب اولیٰ یعترض جب وارد ہوتا ہے کہ باجرہ بگاندی اصطلاحی ہوتا ہے بے تردد  
سلم جو بگاندی نہیں ہوتا کہ باجرہ تو ایک سیر کی مٹی ہیں اور اس خطاطی انکو بھی مثل سارہ کو چھوڑ بیٹھا تھا مگر حضرت  
المی ہوا پیش سلطان لعین جو محفوظ ترین اور دہ اتیر قانونہ پاسکتا تھا اور وقت نصرت کرنا  
انکو بھی آپ کی ساتھ کر دیا کہ وہ خطاطی کم از کم ایک مثل انکو سارہ معلوم ہوتی تھیں اور تاریخ سمرقندی میں  
مذکور ہے کہ حضرت اسحاق علی نبینا علیہ السلام نے ایک عربیہ حضرت اسماعیل کو کوئی کلمہ حقاقت فرمایا  
تھا اس وقت ہی کہ یہ یہ کل قصہ انہیں منکشف ہوا اور حضرت شریف میں اٹھ رہا ہوا ہے اور وہاں  
اور اس لفظ مبارک کو عینیت اصطلاحی لازم نہیں آتی نہیں تو یہاں لفظ علامی صراحتہ کور ہے

اور ان کیلئے جو چاہے کہ جو بزرگ بابتین کتاب پیدائش کی ہر دس ۱۲ سوایر اسمی جو در مسودہ فی  
 اور کہ اگر ہم کنعان کی زمین میں نہیں رہیں ہاتھ انہی مصری لہجہ میں لکری شہر ابراہیم کو دی کہ وہ کسی  
 جو وہ جو اس میں سے ثابت ہو کہ سارہ علیہا السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ  
 اگر دین میں ملکیت سارہ علیہا السلام و شہد گئی اور اگر یہ نہ ہوتا تو ہم سب ہی ممکن تھی نہ بغیر نکاح نہ نکاح  
 لکری لکری لکری صحبت ہائے زمین ہر ایک ہر ایک اور نیز نکاح ہی لکری ہی حقیقت میں جانتے ہیں اللہ اکبر  
 کہہ کہ حضرت سارہ نے پہلے یہ کہہ دیا اور پھر حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو اور لکریا اور پھر نکاح  
 کیا تو ہو سکتا ہے اور ترجمہ فارسی میں ہر دس ۱۲ دس اور ان ابراہیم ہاجرہ مصری کہیں کہ خود را لکریا لکریا  
 ابراہیم ۱۲ سال کے بچہ خان بسر نہ ہو کہ لکریا اور ابراہیم در نکاح در کرد و اور حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کا بن چل ہاجرہ علیہا السلام حضرت سارہ سے یہ کہنا کہ ہاجرہ میری لکری ہے جو چاہے اور ہے  
 کردہ باعتبار اصل کہ ہم اور نیز ہو جب بل جبر الا احسان اما لکریا لکریا کہ یہ قول انہی حقیقت میں ہی پر  
 محمول نہیں ہو سکتا کہ بعد از ان کی پہنچائی کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی پس یہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ  
 علیہا السلام کی اولاد سارہ علیہا السلام کے غلام ہوئے اصل میں لکریا لکریا اور ان کی آزادی بھی  
 مستحق تھی اور ان کی اولاد میں باہمت اور خلافت جانتی ہو لکریا لکریا والنبوة اور وہ جو از  
 رسالہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد کی بشارات ہو ایک رسول عظیم کا لکریا لکریا اولاد میں پیدا ہونا بعد  
 اسما خلیل کا کہ واجب ہو گیا اور دلیل جو از رسالہ الہی حق ہے کہ مقبول ہو کہ بلکہ اور لکریا لکریا  
 ہیں اور یہ دونوں بانیان ہیں اور ان کی اولاد پنج اسباط انہی عشر ہیں اور ان کی مکرم و  
 ظلم نہ جانی اور انہی وقت ہی کہ کوئی حیو بن حنا تھا کہ انہی انہی اور انہی حضرت یوسف علیہ السلام  
 مشہور و معروف ہوئے یا ہے باطنی میں تو حضرت ہاجرہ شاید حضرت سارہ ہی اگر قدم رکھتی ہیں اور  
 کتاب پیدائش میں یہ لفظ ہے وصال کہ ہاجرہ علیہا السلام ہو یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملک ہو کر اور  
 آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کے ساتھ دم مساوات بہرے بلکہ مگر اصران پر لفظ غلام سے تو  
 حامل ہو گیا جواب لفظ غلامی ان پر کیا بطور پیش گوئی تمام اولاد انہی اسد امل پر

اور ان کیلئے جو چاہے کہ جو بزرگ بابتین کتاب پیدائش کی ہر دس ۱۲ سوایر اسمی جو در مسودہ فی  
 اور کہ اگر ہم کنعان کی زمین میں نہیں رہیں ہاتھ انہی مصری لہجہ میں لکری شہر ابراہیم کو دی کہ وہ کسی  
 جو وہ جو اس میں سے ثابت ہو کہ سارہ علیہا السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ  
 اگر دین میں ملکیت سارہ علیہا السلام و شہد گئی اور اگر یہ نہ ہوتا تو ہم سب ہی ممکن تھی نہ بغیر نکاح نہ نکاح  
 لکری لکری لکری صحبت ہائے زمین ہر ایک ہر ایک اور نیز نکاح ہی لکری ہی حقیقت میں جانتے ہیں اللہ اکبر  
 کہہ کہ حضرت سارہ نے پہلے یہ کہہ دیا اور پھر حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو اور لکریا اور پھر نکاح  
 کیا تو ہو سکتا ہے اور ترجمہ فارسی میں ہر دس ۱۲ دس اور ان ابراہیم ہاجرہ مصری کہیں کہ خود را لکریا لکریا  
 ابراہیم ۱۲ سال کے بچہ خان بسر نہ ہو کہ لکریا اور ابراہیم در نکاح در کرد و اور حضرت ابراہیم علیہ السلام  
 کا بن چل ہاجرہ علیہا السلام حضرت سارہ سے یہ کہنا کہ ہاجرہ میری لکری ہے جو چاہے اور ہے  
 کردہ باعتبار اصل کہ ہم اور نیز ہو جب بل جبر الا احسان اما لکریا لکریا کہ یہ قول انہی حقیقت میں ہی پر  
 محمول نہیں ہو سکتا کہ بعد از ان کی پہنچائی کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی پس یہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ  
 علیہا السلام کی اولاد سارہ علیہا السلام کے غلام ہوئے اصل میں لکریا لکریا اور ان کی آزادی بھی  
 مستحق تھی اور ان کی اولاد میں باہمت اور خلافت جانتی ہو لکریا لکریا والنبوة اور وہ جو از  
 رسالہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد کی بشارات ہو ایک رسول عظیم کا لکریا لکریا اولاد میں پیدا ہونا بعد  
 اسما خلیل کا کہ واجب ہو گیا اور دلیل جو از رسالہ الہی حق ہے کہ مقبول ہو کہ بلکہ اور لکریا لکریا  
 ہیں اور یہ دونوں بانیان ہیں اور ان کی اولاد پنج اسباط انہی عشر ہیں اور ان کی مکرم و  
 ظلم نہ جانی اور انہی وقت ہی کہ کوئی حیو بن حنا تھا کہ انہی انہی اور انہی حضرت یوسف علیہ السلام  
 مشہور و معروف ہوئے یا ہے باطنی میں تو حضرت ہاجرہ شاید حضرت سارہ ہی اگر قدم رکھتی ہیں اور  
 کتاب پیدائش میں یہ لفظ ہے وصال کہ ہاجرہ علیہا السلام ہو یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملک ہو کر اور  
 آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کے ساتھ دم مساوات بہرے بلکہ مگر اصران پر لفظ غلام سے تو  
 حامل ہو گیا جواب لفظ غلامی ان پر کیا بطور پیش گوئی تمام اولاد انہی اسد امل پر

ایک ایسے کتاب پیدائش باب ۱۵ اور ۱۶۔ جب انا اب غروب ہوئے تھے  
 تو ابراہیم پر جوڑی تھیں غالب ہوئی اور دیکھ لیک بڑی ہولناک تاریکی اور سیرامی ۱۳  
 اور اوسے ابراہیم سے کہا یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو انکا زمین پر دیسی  
 ہوئے گئے۔ اور وہاں کے لوگوں کے غلام بنیں گے اور وہ چار سو برس تک  
 اوہیں دکھ دیں گے یہ ذکر خدمت فرعون کا ہے جو بنی اسرائیل نے مصر میں رہ کر  
 کی اور انہی غلامی بیان موجود ہے اور اب بوجہ غضب پر غضب معاملہ برعکس ہوا  
 اور بشارت میں اسکا بھی ذکر ہے تیسری دلیل بشارت شلیہ کتاب استشنا  
 باب ۱۸ درس ۵ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیری ہی  
 بہائون میں سے میری مانند ایکابی برپا کرے گا تم اسکی طرف کان دہر لو ۱۷ اور  
 سب کے مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے جمع کے دن مانگا اور کہا کال  
 نہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی اور پھر فرعون اور ایسی شہرت کی آگ میں پھر فرعون  
 مانگا میں مر نہ جاؤں خداوند نے مجھے کہا اور نہوں نے جو کچھ کہا سوا چہا کہا ۱۸  
 میں ادنکے لئے اور انکے بہائون میں سے تجھسا ایک بنی برپا کروں گا اور اپنا کلام  
 اوسکے منہ میں ڈالوں گا اور جو کہ میں اوسے فرماؤں گا وہ سب ادا نہی سکے گا  
 ۱۹۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری بات نہ کہو نہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا  
 تو میں اوسکا حساب اوس سے لوں گا ۲۰ لیکن وہ بنی اسرائیلی گستاخی کرے کہ  
 کوئی بات میری نام سے کہو جسکے کہنے کا میں نے اسی حکم نہ دیا اور مجھ کو نام سے  
 کہے تو وہ بنی قتل کیا جاوے ۲۱۔ اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکہ جانوں  
 کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں ۲۲ تو جاوے کہ کہ یہ بنی خداوند کے نام سے  
 کہے اور وہ جو اوسے کہا ہے واقع نہو یا لور انہو تو وہ بات خداوند نے نہیں  
 ہی بلکہ اوس نے گستاخی سے کہی تو اوس نے مث ڈرائتی اور اس بشارت ہی

اپنا زمانہ ثابت کرنے کے لئے چند شاہد پیش کرتا ہوں شاہد اول قول بطریق  
 مسیح علیہ السلام کے حواری کاہن اور ان کا قول تمام نصرائیوں کے لئے کافی ہے  
 کتاب احوال باب ۳۰ ورس ۲۰ اب ای ہدائتوں جانتا ہوں کہ تم نے یہ نادانی ہی  
 کہا جیسا تمہارے سردار دن (زہبی ہرچن) باتوں کی خدا نے اپنی سب بیہوں کی  
 زبانی آگے سے خبر دی ہے کہ مسیح دیکھ اور ٹھٹھا دلیگا سو پوری کین ۱۹ ایس تو بکرہ  
 اور متنبہ ہو کہ تمہاری گناہ مٹائے جاویں تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش  
 امام آپنا اور سیوخ مسیح کو پہنچے جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے  
 ہوئی ۲۰ قدر سے کہ آسمان اوستے لئے رہے اور سو وقت تک کہ سب چیزیں ضحکا ذکر  
 خدا نے اپنی پاک بیہوں کی زبانی شروع کیا اپنی حالت پر آوین ۲۱۔ کیونکہ موسیٰ  
 نے باب داوون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہاری بیہیوں میں سے  
 تمہاری لئے ایک بنی میری مانند اور ٹھٹھا دلیگا جو کچھ وہ تمہیں کہنے اوس کی سب بند  
 اور ایسا ہوگا کہ جو اوس بنی کی نہ سے گا وہ قوم سے کٹ جائیگا ۲۲ بلکہ سب بیہوں  
 نے سوائیل سے لیکر پچھلون تک اندون کی خبر دی ہے ۲۵ تم بیہوں کی اولاد ہو  
 اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باب داوون سے باندہا جیسا ابراہام سے کہاتیری  
 اولاد سے دنیا کی ساری گہرائی برکت پاوینگی ۲۶ تمہاری پاس خدا نے اپنے بیٹی  
 لیئوخ کو اور ٹھٹھا کی بھیجا کہ تم میں سے ہر ایک کو اسکی بدیوں سے پیر کی برکت دی  
 اس شاہد نے چند امر بیان کیے پہلی یہ کہ مسیح علیہ السلام کی بشارات میں تکلیف  
 اور ٹھٹھا فی مسیح علیہ السلام کا ہی بیان کیا ہے اور دیکھ اور ٹھٹھا اور شے ہے اور حبیب  
 اور شے دوسری یہ کہ تازگی بخش ایام آنے والے میں ۱۰۰۰ دن ہیں کہ مسیح علیہ السلام  
 پہنچنا ملے ہوں اور پھر حضرت احمطہ کرنے جمیع نوع انسان کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 کی ہے کہا ودفنی الحدیث تیسری یہ کہ آپ آسمان پر ہیں اور آسمان جو محض زمین

چوتھی یہ کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ اعتدال ہوگا اور پہلی شریعت  
 میں جو دو آئین تلخ سبب تغیر مزاج کے ملائی گئیں تھیں یعنی احکام سختی مقرر  
 تھے وہ موقوف ہو جاویں گی یا سچوں یہ کہ اس اعتدال سے اعتدال شریعت  
 مراد اور نبی منظر اور موصوم ہوتی ہیں خود تھے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کی آیات بشارت  
 بنی اسرائیل کی وہی تھی کہ خداوند ابراہیم و اسماعیل سے ایک بنو میری مانند اور ہمارے دیکھا  
 ساتویں یہ کہ سوای موسیٰ علیہ السلام کہ سہوئل سے بچا ہی بیون تک سہوئل کی زمانہ اس  
 نبی کی خبر دی کہ اسٹوین یہ کہ وہ عہد جو خدا نے ابراہیم سے کیا تھا کہ تجھے دنیا کی ساری  
 گھڑائی برکت پاویں گے وہ اس نبی کے وقت میں پورا ہوگا توین یہ کہ وہ نبی ایک  
 نہیں ہوگا دسویں یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلی ان نبی سے واسطے تصنیف  
 باطن بنی اسرائیل کو آئے تھے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت میں کہیں نبی ادبی  
 سے ملاک ہو جاویں اور مشہرت ہی ایک جزو اسی تعلیم کا ہو گیا رہوین یہ کہ بشارت  
 موسیٰ میں جملہ تمہاری بہائون میں سے ہے اور جملہ تیری درمیان نہیں ہو اگر وہ تو شریعت  
 بابرہ پس ان امور سے بدعامیر استی زائد ثابت ہو گیا والحمد للہ اور یہ شاید ہی ایک  
 بشارت ہو اور نام اسکا بشارت بطرس یہ ہوا سوال نبی عیسیٰ اور نبی ایذا آخر البقیہ  
 علیہ السلام ہی نبی اسرائیل کو بہائی مثل نبی اسماعیل کو بہن اور اس شاید ہی پیدا ہونا  
 اویں ہی نبی کا کسی ایک کی اولاد ہو یا تخصیص نبی اسماعیل کی ثابت ہوا اور عاقبت ثابت اویں  
 نبی کا یہ تخصیص نبی اسماعیل کی جو اب تخصیص اور آیات سے ہو گئی جو بنو عیسیٰ اس  
 عموم سے بوجہ معوضیت اور تنافی انقض و تکلیف ہوئی اور سند معوضیت کی تمہاری  
 رسول پوس کا قول ہو رہوین کا نوان خط ورس ۱۳۰ جب الگ ہا ہر کہ میں نے یعقوب  
 سے محبت رکھی اور عیسیٰ سے عداوت اور نیز بوجہ رجحان اپنے حصہ نبوت کو جو  
 بوجہ بڑائی آپ کو حاصل تھا یعقوب سے کہ ہاتھ اور تسکین شری کا یہ ہی کتاب

پیدائش باب ۲۵ درس ۲۹۔ اور یعقوب نے لپٹی لکائی اور عیسو جلستہ آیا اور  
 وہ ماندہ ہو گیا تھا۔ ۳۰۔ اور عیسو نے یعقوب سے کہا اس لال لال بن سے بھیجی کچھ  
 کھانے کو جسے اسلئے اوریکا نام ادا دیا ہوا۔ ۳۱۔ تب یعقوب نے کہا آج ہی اپنے  
 پہلوٹی ہونیکا حق میرے با تہیج ۳۲۔ عیسو نے کہا دیکھ میں تو مرنے جاتا ہوں  
 پہلوٹا ہونا میرے کس کام آوے گا ۳۳۔ تب یعقوب نے کہا آج ہی مجھے پاس قسم  
 کہا اوس نے اوس پاس قسم کھائی اور اوس نے اپنی پہلوٹی ہونیکا حق یعقوب کے  
 ہاتھ پر ۳۴۔ یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اوس نے کھا یا اور چا اور  
 اوٹھ کر چلا گیا سو عیسو نے اپنی پہلوٹی ہونیکا حق نا چیز جانا اور نیز بسید اور اسلئے  
 یعقوب علیہ السلام کے حق بالقی عیسیٰ علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام سے اور سدا  
 اس امر کی یہ ہے کہ کتاب پیدائش باب ۲۴۔ ۲۵۔ اور یونہی کہ جب اشخاں بوڑھا ہوا  
 اور اوسکی انہین دھند ہلا گئیں اب کہ وہ دیکھ نہ سکتا تھا تو اوسنے برسی بیٹی عیسو  
 کو بولایا اور کہا ائی میری بیٹی وہ بولا دیکھ میں حاضر ہوں ۳۶۔ تب اوسنے کہا اب دیکھ  
 میں بوڑھا ہوا اور میں اپنے مرنے کا دن نہیں جانتا ۳۷۔ سو اب میں تجھ سے منت  
 کرتا ہوں کہ اپنے ہتھار اپنا ترکش اور اپنی کمان لے جنگل کو جا اور میرے لئے شکار  
 کر۔ اور میرے لئے لہزید کھانا جیسا کہ میں چاہتا ہوں تیار کر اور میرے اگر  
 لاکھ میں کہاؤں تاکہ میں جی سے اپنے مرنے کے آگے تجھے برکت بخشوں ۵۔  
 اور جب اشخاں اپنی بیٹی عیسو سے باتیں کرتا تھا تہا رفقہ نے سنا اور عیسو جنگل  
 کو گیا کہ شکار مارے اور لے آوے ۳۸۔ تب رفقہ نے اپنی بیٹی یعقوب سے یہ کلام ہو کر  
 کہا کہ دیکھ میں نے تیرے باب کی بات سنی کہ تیرے بہائی عیسو سے یہ کلام  
 ہو کر کہا کہ ۳۹۔ میرے لئے شکار لا اور میرے واسطے لہزید خوراک تیار کر تاکہ میں  
 کہاؤں اور با تہیج مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجھے برکت بخشوں ۸۔ سو اب

اب میرے بیٹے اوس تک کہ مطابق جو میں بھی دیتی ہوں میری بات کو مانو اب کئی  
 میں جاسکے وہاں سے کہتی کی دو اجبی اجبی کہ میرے پاس لا اور میں میرے باپ  
 کے لئے اوس سے لڑی کہتا جیسا کہ وہ چاہتا ہے لکھا تو گئی ۱۰۔ اور تو اوس سے  
 اپنے باپ کے پاس لا بیو تاکہ وہ کہاوی اور اپنے سر سے سے پیشتر تجھے برکت بخشے  
 ۱۱۔ تب یعقوب نے اپنے بار بقیہ سے کہا کہ دیکھ میرے بہائی عیسو کے بدن پر بال  
 ہیں اور میرا بدن صاف ہے ۱۲۔ شاید میرا باپ مجھ پر چھو دی اور میں اوس پاس  
 دعا باز سا بھڑوں اور برکت نہیں بلکہ لعنت ۱۔ اپنے اوپر یوں ۱۳۔ اوس کے مانی  
 اوس سے کہا کہ تیری لعنت تجھ پر ہو سے اسی میرے بیٹی تو صرف میری بات مان  
 اور جاسکے میرے لئے اور میں لا ۱۴۔ اب وہ گیا اور اد نہیں اپنی مان پاس لے آیا  
 اور اوسکی مانی لڑی کہتا جیسا کہ اوسکا باپ چاہتا تھا لکھا یا ۱۵۔ اور بقیہ نے اپنے  
 بڑے بیٹے عیسو کی نفیس پوشاکیں جو کہ میں اوس پاس تھیں لیکن اور چھوٹی بیٹی یعقوب کو  
 پہنائیں ۱۶۔ اور بکری کے بچوں کی کہاں اوس کے ہاتھوں اور اوسکی گردن پر جھان بال  
 نہ تو لکھو ۱۷۔ اور اوس لڑی کہتا نے اور روٹی کو جو اوس نے طیار کی تھی اپنی بیٹی یعقوب  
 کے ہاتھ دی ۱۸۔ اب اوس نے اپنے باپ پاس آئے کہا اسے باپ میری وہ بولا دیکھ  
 میں ہوں تو کون ہے میری بیٹی ۱۹۔ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں  
 تیرا بیٹا جیسا تو نے مجھے کہا میں نے ویسا کیا اور میری شکار میں سے  
 کچھ کھائے تاکہ توجی سے مجھ پر برکت بخشے ۲۰۔ اب اخفاق نے اپنی بیٹی سے کہا کہ یہ کہو  
 ہوا کہ تو نے ایسا جھٹلایا ہے اسے میری بیٹی وہ بولا اسلئے کہ خداوند تیرا خدا میری  
 اسے لایا ۲۱۔ اب اخفاق نے یعقوب کو کہا کہ اسے میری بیٹی دیکھ ایک آئین تجھ پر ہوں  
 کہ وہ میرا بیٹا عیسو ہے کہ نہیں ۲۲۔ اور یعقوب اپنے باپ اخفاق سے پاس گیا اور  
 اوس سے اوس سے چھو کے کہا آواز تو یعقوب کی ہے میرا بہتہ عیسو کے من ۲۳۔ اور



اور اوس نے اوسے پہچانا اسنے کراوسکے ہاتھوں پر اوسکی بہانی عیسو کی طرح  
 بال تو سوا اوسنے اوس پر بکت دی ۲۴ اور کچھ تو میرا وی تیشا عیسو پر وہ بولا کہ میں ہی  
 ہوں ۲۵ تب اوسنے کہا کہ تو میری پاس لاکھ میں اپنی بیٹی کے شکار سے کچھ لیا ہوں تاکہ جی نہ  
 سچے برکت دون سو وہ اوس پاس لایا اور اوس نے کہا یا اور وہ اوسکے لڑخی لایا اور  
 اوسنے ۲۶ سچہ اوسکے باپ اضمخاں نے اوسے کہا کہ ای میری بیٹی اب نزدیک آ  
 اور مجھ پر دم ۲۷ اور وہ نزدیک گیا اور اوسے چو ماتب اوسکے لباس کی پاس  
 پائی اور اوسے برکت دی اور کہا کہ دیکھ میری بیٹی کی بیچ اوس کہیت کی بیچ کی مانند جہین  
 خداوند نے برکت بخشی ۲۸ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکناچی اور راج اور  
 می کی زیادتی تجھ بخشی ۲۹ تو میں تیری خدمت کریں گرو میں تیرے کسے جہین تو اپنے بہا  
 کا خداوند ہو اور تیری مان کی بیٹی تیری اگی ختم ہو دین ہر ایک سے جو تجھ پرست کہہ لیں ہوں  
 مگر وہ جو تیرے لڑی برکت چاہے مبارک ہو دے ۳۰ اور یوں ہوا کہ جون اضمخاں لیسو  
 کو برکت دی چکا اور یعقوب اپنا باپ اضمخاں کو حضور سے اگر چلا وہ نہیں اوسکا بہانی  
 عیسو اپنی شکار سے سچہ ۳۱ اوسے بھی لڑید کہا نا پکا یا تھا اور اوسے اپنے باپ  
 پاس لایا اور اپنی باپ سے کہا کہ میری باپ اٹھیں اور اپنی بیٹے کا شکار کہائے  
 تاکہ آپ جی سے مجھے برکت دیوں ۳۲ اوسکے باپ اضمخاں نے اوس سے پوچھا  
 کہ تو کون ہے وہ بولا میں عیسو تیرا پہلو ٹھاٹھا ہوں ۳۳ تب اضمخاں لبت کا بنا اور وہ  
 بولا وہ کون تھا اور کہاں ہے جو شکار کر کے میرے پاس لایا اور میں نے سب  
 میں سے تیرے آئی سے آگے کہا یا اور اوسے برکت دی ہاں وہ مبارک  
 ہو گا ۳۴ عیسو اپنے باپ کی باتیں سنتے ہوئے شدت سے چلا چلا اور  
 یخوت پہنٹ کر دیا اور اپنے باپ سے کھا مجھ پر برکت دیجو ۳۵ وہ بولا کہ تیرا بہانی  
 دعا آیا اور تیری برکت لگیا ۳۶ تب اوسنے کہا کہ اوسکا نام یعقوب ہے ہاں ہنن کہ اوسے دوبارہ

اورنگ آباد سے میری بیوی کو بھوکا حق لے لیا اور دیکھا اب دسویں میری برکت لونی  
 چیرا دیکھ کر کہا کیا تو نے میری لکڑی کوئی برکت نہیں رکھتی چوری ۲۳۔ اصحاق کی  
 عیسو کو جو اپنا پیرا اور کہا کہ دیکھ میرا اسے تیرا خدا دیکھ گیا اور اس کے سب بہائیوں کو اس کی  
 مبارکزی میں دیا اور راج اور می اور سخی اب میری بیٹی تیری لئے میں کیا کروں ۲۴  
 تب عیسو نے باب سے کہا کیا آپ پاس ایک ہی برکت تھی اسی میری باب بھی مجھ پر بھی  
 دیکھتے اسی میری باب اور عیسو جلا چلا کر رو دیا ۲۵ تب اس کے باب اصحاق کی جواب دیا  
 اور اس سے کہا کہ دیکھ میں کی چکنائی سے اور اوپر کے آسمان کی اوس سے  
 تیرا قیام ہو گا ہم۔ اور تو اپنی تلوار سے زنگار کی لبر کر کے گا اور اپنے بہائی کی خدمت  
 کرے گا اور یوں ہو گا کہ جب تو مرد میں پرے سے گا تو اس کے جوابی گرون میری  
 توڑ کر ہیناک دے گا ۲۶۔ اور عیسو نے یعقوب سے اس برکت کی سبب جو او  
 باب کی اوسے بخشی کہ نہ رکھتا اور عیسو نے اپنے دلیں کھا کہ میری باب کی غم کو دن بھر  
 میں تب میں اپنی بہائی یعقوب کو مار ڈالوں گا ۲۷۔ اور رلیقہ کو اس کی تیری بیٹی عیسو کی  
 بہن میں کہی گئیں تب دسویں اپنی بیوی نے یعقوب کو بلا بھیجا اور اس سے کہا کہ دیکھ تیرا بہائی عیسو  
 تیری لکڑی اس کی کرتا ہے کہ سچے مار ڈالی ۲۸۔ سو اس کے اسی میری تو میری بات مان لے  
 حاران میں تیرا بہائی لابن کو پاس بہاگ جاہم۔ اور تیرے گرون اس کے ساتھ رہتے کہ تیری  
 بہائی کی جنجالا ہٹ جاتی نہ ہے ۲۹۔ اور تیری بہائی کا غصہ تیرے نہ پھرے اور جو تو تو اس  
 کیا سو پہل جاوے تب میں تجو وہاں سے بلا بھیجوں گی میں کیوں ایک ہی دن تم دونوں کو کہو  
 کہیں بیس خنزیر و غصب کہ حضرت عیسیٰ ان غم سے خارج ہوئی اور اور دلا دیا ہم  
 علیہ السلام کی بوجہ خراج ابراہیم علیہ السلام کی خراج یسین پس یسین دلائل کو اس  
 لفظ عام سے وہی خاص نبی اسماعیل ہے مراد ہونی وہاں دلا دیا وہ دوسرا  
 شہا مارا خلیل بودا پہلا باب ۳۰۔ اور یو جہا کی گواہی یہ کہ جب یہود یونان

ہر دو مسلم کا ہمنون اور لادرون کو بھی کہ اوس سے جو چین کو گونہ منہ اور اوس کو اقرار  
 کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں ۱۱ تب اوتھون نے اوس سے پوچھا کہ  
 تو ایسا منہ سے کہتا ہیں کہ میں مسیح نہیں ہوں پس آیا تو وہی بنی سے اوسے جواب دیا میں  
 الخ یوحنا حشر بخشی ہن اور یہودیون ذالین جن سوال کئے سوال اول دعویٰ مسیحیت  
 تھا اور دوسرا سوال دعویٰ الیا سبت ہوا اور ان دونوں سے حضرت بھی نے انکار کیا۔  
 تیسرے کے ایک بنی سے سائنہ لفظ ہی کہ سوال کیا اور یہ لفظ حضرت سے کہ وہ بنی ابن کتاب  
 میں مشہور تھا اور اوسے ترجمہ ہند یہ مطلب ہے امیر کہ میں اس لفظ ہی پر اسی بشارت مشلیہ کی  
 طرف اشارہ کیا ہے پس حضرت یحییٰ اور علما ہی یہود اور پادریان امریکہ کے نزدیک مشہور  
 بشارت مشلیہ ایک رسول غیر مسیح ہوا اور وہ سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور  
 کون ہو اور تیسرا سوال یہود کا باوجودیکہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی اسماعیل  
 اور بنی قریظہ اور مکہ معظمہ میں ہیں اور مشہور ہے اوسکے زعم باطل کے موافق تھا کہ وہ بنی ہم  
 میں پیدا ہون گئے اور آیات اللہ کی مخالفت سے ادا کو کیا عرض متی حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 کہ یہی بشارتیں کتاب الہی میں موجود تھیں مگر ایمان نہ لائے اور آیات اللہ کی مخالفت ہو  
 نہ ڈرے یا استخانا سوال کیا کہ اگر یہ دعویٰ کریں گے کہ میں یہ بنی ہوں تو اون بشارت  
 سے جن میں مقام پیدایش اور زبان پیدایش اور قومیت اوس کو بیان ہے انکی کذب  
 کریں گے تیسرا شاہد اس بشارت میں ایک کلمہ میری مانتہ ہے اور یہ کلمہ اس امر کو بیان  
 کیا ہے کہ یحیٰ بن موسیٰ علیہ السلام کو مثل ہوں گے پس اظہار اس شاہد کا یہ ہے کہ موسیٰ  
 علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل میں ہی انبیاء ہی گذرے اور  
 بنی اسماعیل میں سوای ذات مطہرہ کوئی ایسا نبی اول و آخر ہوا ہی نہیں اور یہ انبیاء موسیٰ  
 علیہ السلام کے مثل ہو ہی نہیں سکتے کذاب کو متبوع سے کیا نسبت اور نہ کوئی اسکندری  
 روح ذات پاک سمیعنا عیسیٰ علیہ السلام کو کارخانہ عیسوی اول سے آخر تک کا کارخانہ موسوی

بر خلافت ہی شلیت کا کیا ذکر دیکھتے ہو عیسیٰ علیہ السلام یہ باب پر ہوا ہوئے آپ کے  
 نزدیک مصلوب ہو کر آپ کے رسول پولس کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسٹے  
 عند رحمت ثابت ہے اور نیز آپ کے نزدیک تین روز تک دوزخ میں رہے اور وہاں  
 آپ لوگوں کے واسطے نکلیے اور ثانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سزا و جزا کے لئے  
 ہیں اسے ہر آپ شریف عیسوی میں عوامی ایک دو حکم کے بہار و رسول پولس نے  
 کوئی حکم باقی نہیں چھوڑا حکم ختم کر کے کی نسبت قیاد پریت لگی ہوئی ہے اور یہ بھی کتاب  
 الہی میں مذکور ہے کہ جو اس حکم کو جان لاوے گا و اپنی قوم کے کٹ جائیگا تمہارے  
 رسول پولس نے ایک سخت موقوف کر دیا آپ نے نکاح نہیں کیا اگر آپ کی امت و اولاد  
 کہا آپ سے کوئی منجہ جس سے دریا کا پانی نہیٹ جائے یا کم ہو جائے یا سو کہ جائے نہیں ہو  
 بطور منجہ آب نے کسی مٹی سے پانی جاری نہیں کیا آپ نے منجہ منقلہ نہیں کی اگر آپ کی امت  
 میں کوئی فرعون نہ تھا آپ پر بد زمین کوئی خلیفہ نہیں ہوا انتقال سے پہلے آپ کو  
 کوئی زمین نہیں دکھلائی گئی کہ آپ کی وفات ہوگی کوئی گھر نہیں ہوگا جس میں آپ جبرائیل علیہ السلام  
 کو رہنا تھا آپ کے یہاں بھڑا عجائب تھے آپ کے یہاں دشمن سے قتل ہونے کے بعد انتقام  
 لینے کی صورت نظر نہیں آتی اور بارگاہ موصوئی میں تمام کارخانہ اس کے خلاف ہو اس لئے کہ  
 کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ سے پیدا ہوئے کہ مصلوب ہوئے اور نہ بنو بن  
 عند رحمت دوزخ میں داخل ہیں ہر سے صاحب سزا و جزا ہے ہزاروں حکم شریف  
 موسوی میں اور کتاب اخبار میں یہ احکام منقول ہیں حکم ختم شریف موسوی میں  
 باقی ہے اور یہود اس حکم کو سجالا تے ہیں آپ نے نکاح کیا اور آپ کی اولاد ہی ہوئی  
 اور اس پر جس تک ظاہر ہو نکاح شریف علیہ السلام کی خدمت میں رہی آپ کی  
 امت نے اگر عید اللہ ہی رکھا کہ خدا اس توریت میں آپ کی نسبت لکھا ہے  
 آپ کے خداوند نے موسیٰ سے کہا ایک میں سے بیجے فرعون اس کے لئے خدا سامنا یا

اور تیرا پہلانی بارون تیرا پیغمبر مگر اس دس میں باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون  
 کا خدا بولا اور آپ کے لئے پیغمبری بارون علیہ السلام کی ثابت کی مگر عیاں اس کے وجود  
 نے پوجہ محال ہوئے معنی حقیقی اور کمال حقیقی کے اوس لفظ کو معنی بجا پیر جہل کیا جیسا کہ  
 لفظ اس امر کی طرف پیشرو اور ان نادانوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل ایک  
 بے باب پیدا ہوئی وجہ سے ایک خدا کا بیٹا قرار دیا اور رحمان کے غضب سے نہ درو  
 یہ معلوم کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوا تو باب پیدا ہوئی سبب سے خدا کے پیغمبر  
 پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام جنکی نہ مال سے نہ باب اور انکو اپنی بات پر اللہ فرمایا اور فرمایا  
 اپنی روح پہونکی کیا تیرین کی کچھ شق قلزم اور خشکی راہ قلم مشہور ہے اور حجر موسیٰ  
 سے پانی کا جاری ہونا بھی طشت از بام و ایک فرعون مشہور ہے اور کل فرعون موسیٰ  
 ضرب الشل تو اور آپ نے ہجرت مدین کی طرف بستہ اوسکے ہی کے تھے حضرت یوشع  
 علیہ السلام آپ کے بعد خلیفہ ہوئے وقت رحلت زمین شام آلود کہلانی گئی کہ آپ کی  
 امت کو شہر طاعت یہ زمین عطا ہوگی کتاب استشنا باب ۱۴۳ اور موسیٰ  
 جواب کو میدانوں سے جو کی پہاڑ پر بسک کی چوٹی پر چویر کو کی مقابل جو چڑھ گیا اور  
 خاوند فرساری زمین حلاوت لیکے دان تک اوسکو دکھلانی جن بن قلزم شک ہوا  
 اوسکو خشک کر نیکی واسطے آپ کو لئے ہوا اسخروئی اور سلوی ہی ہوا ہی لاتی ہو  
 یہ اور تہہ میں ابرسا کی رہتا تھا مدین سے دس برس کے بعد اگر فرعون سے انتقام لینا  
 شروع کیا فارون کو حکم موسیٰ زمین نکل گئی آج صبی بارگاہ موسیٰ میں یہ امور  
 موجود ہیں بواسطہ اسی مملکت کی جسکو کلمہ میری مانند بیان کر رہی بارگاہ احمدی میں  
 بھی موجود ہیں انحضرت دو بندوں سے پیدا ہوئے اور ذکر صلب و رضح و روض و روض  
 جو ہم سے اللہ جلے شریعت احمدی میں سنرا و جزای انار رسول اللہ بالسیف زبان فی رحمان  
 اسرار شادی کتب فقہ میں حکام دیکھ لو اکثر حکام کا سیسی اس حکم میں سی شریعت کی کر رہی ہیں

اور جو کلام تو وہی باطل ہے جس کا تعلق میں تبادی چند مقررہ اور اس مسئلہ سے  
اسلام کے تشریف میں اس کے کچھ کچھ لفظ ہیں متقدمہ کچھ میں حدیث النکاح میں  
سنی میں رخصت عن سنی فلیس سنی وادھر اور پھر نکاح ہی کچھ اور آپ کر آل شریف میں  
اور بعد ان اسے موجود ہے اس شہد ان لا الہ الا اللہ و اس شہد ان محمد عبدہ و رسولہ مبارک علیہ  
اور انت کہ اسے پھر عری جان کفر مولیٰ اور تنگی بددیا اور جانے ہو نا پانی کا شہد ثری عادت  
اسے کہ ایک لفظ ہے ابین جعفری جو خلافت صدیق صلی اللہ علیہ وسلم میں ہو اور وہ کچھ سیما  
پھر یہی ہو اور میرے ساتھ کسی بھی کچھ اور ذلت حضرت صدیق میں بعد ان مقام میں اندر میں ہوا  
لوح تحریر کر دیا اور کچھ اور کچھ کہ اگر آپ سب سے پہلے ہو تو موت آپ پر عارض ہو تو نبوت  
کو خدائی سمجھتے تھے اور بعد از تادم و موصوفہ جو ان کا جو دار الاسلام تھا موصوفہ لیا حضرت صدیق  
یعنی اسد غنہ فی بعد اللع پانچ حضرت علماء ابن جعفری کو کچھ سالانہ مقرر کر کے لکھ  
اوس طرف روانہ فرمایا ایک روز اس سفر میں وقت قیام لکھ کر جو جعفری کے ہاتھ لکھا  
اسباب و اسباب دہ ہاگ کو لکھ کر کو بہت تکلیف ہوئی آخر حضرت علماء ابن جعفری نے لکھا  
لیج کطلوچ افتاب تک مشول بد عاری پھر پھر و مرتبہ اویس نے باز و مسمیٰ خیمہ جاری یا غیب  
سو ایک زمین پر پانی موجود ہو اعلیٰ اختلاف الروایتیں اور اس سے سب کو گونہ  
ایا اور اونٹ بھی مع سامان و اسباب کی اگر ایک تو یہ کہ راستہ مثل حجرہ موسیٰ علیہ السلام  
جاری ہوئی بانی کے پھر غریب عصا یا شراہن اور سلوی کے ہوتی اور دوسری کہ راستہ  
پہلے ہو کر پھر وہ دن پر فتح پائی وہ ہاگ کر موش و این میں مقیم ہوئی حکم سالار نے  
لکھا کہ چھپا کر راستہ میں درامی عمیق پڑا لاس کشتی میں خوف ہاگ تھا ہاگ تھا  
کا ہو اس حضرت علماء نے اس کا پورا دریا میں ڈال دیا اور یہ مسمیٰ لکھے یا الرحمن  
یا رحیم یا کریم یا وحید یا صمد یا حمی یا قیوم لا الہ الا انت یا ربنا انا عجب کرنے فی سبیلک اغفل  
لنا سبیل النعم فریا کا پانی اتنا بھی نہ رہا کہ جانور دن کو کچھ بھی ہیکل حواہن اسطرح

تمام لشکر دیا۔ سے باز و اور پھر پکڑا اور دیا کو اسی طور پر مجبور کیا کہ اپنے مقام پر  
 قید رکھ دیا اور حضرت علیؑ کی خدمت میں سے یہ خبر منور ہوئی اور حضرت  
 سہیل علیہ السلام کا غلبہ تھی اور یہاں حضرت علیؑ کی وقت میں یہ خبر منور ہوئی اور  
 سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلبہ تھی اور حضرت علیؑ کی غلبہ تھی اور  
 آدمیوں میں کسی دفعہ یہ خبر منور ہوئی کہ آپؐ کی ایک بالین پانی لگا کر اس میں اپنا ہاتھ مبارک گھسیں  
 اور بار نکالیں اور اگر کسی شخص کو پانی پڑ لگا اور تمام لشکر میرا ہو گیا حضرت محمدؐ کی آب سے  
 بعد خلیفہ ہو کر اور زقیامت انشاء اللہ خداوند تعالیٰ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 سامنے مثل گنبد کربلا میں رکھ دیا کہ اگر آپؐ کو فرمایا کہ یہ کلمہ کہہ کر کسی کو  
 اور روزِ خراب ہوا "خضر ہوئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مائیتیں  
 رہتا تھا اور آپؐ کی پہلے عصا کا عجز تھا جسوقت وہ کہہ دیا گیا قریش کی سلطنت جانی  
 ہجرت ہو دس ہیں کہ وہ کہہ دیا کہ انتقام لیا اور رہا مسئلہ فتح کیا کہ ان دھو شامیت  
 سوئے امثال انہیں بدلیں اور میری مائیتیں بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوا  
 مخالفت کا راز موسیٰ و عیسیٰ کی مائیتیں میں شمرنے کی تین امر کافی ہیں اور حق یہ ہے  
 کہ عیسا و ذوالا خدا یا ابن خدا اور منہ میں کیا مائیتیں چھ ہوا شامیت بشارت مذکور  
 کا مائیتیں ان در میں ہر ایک میں دینی جو ایسی گستاخی کہہ کر کہ کوئی بات سے بڑا نام سے کہ جسکو  
 کہہ کر مائیں نے اس سے حکم نہیں دیا یا اور جو دوزخ کا نام سے کہ تو وہ فی قتل کیا جاوے  
 اس اور کہ ان طریق فرض کیا گیا اور حق سلام اللہ علیہم جنہیں پر ہمارے طور پر  
 حمل کر سکتا ہے مگر وہ ان سبیل سے کہ قصہ پور تر ہے کہ یہ موت ہونے کا اور پہلو کی  
 باوجود کہ یہ قتل ہونے کا بلکہ اس وقت وہی نازل ہو چکا ہے بیان ہو چکا  
 حمل نہیں ہو سکتا ہے اور بصورت تحقیق ہمارے نزدیک یہی حمل نہیں ہو سکتا ہے اور  
 اس حمل پر بصورت فرض کوئی فائدہ اسکی ذکر کا نظر نہیں آیا اور بشارت کلام

الہی میں کہا ابتدا پس ان جو یہ سوس و پچاس میں ایمان لائے ہیں وہ ان کے ایمان پر  
اور ان کے ایمان پر جو یہ سوس و پچاس میں ایمان لائے ہیں وہ ان کے ایمان پر  
رسالت کے ذریعہ اور یہ سوس و پچاس میں ایمان لائے ہیں وہ ان کے ایمان پر  
کہ ان کے ایمان پر جو یہ سوس و پچاس میں ایمان لائے ہیں وہ ان کے ایمان پر  
روح القدس کی طرف سے دعوت کی اور روح القدس کے جسے خدا کی کا دعوتی کیا اور اپنی اور  
من ہذا القول فی ہذا شریعت اور ہر قسم کے ہر کہ وہ قتل ہی کی کہ وہ دعوت الہی ہی اور ان کے  
اب کیا شہادت کہ قول ان کے میں باقی رہتا ہے پس وہ تو اس میں کہ مطالبہ ہی ہر حق سے  
نہ ہو اور ان کوئی نی دعوتی علیہ السلام کے مثل ہو نہیں سکتا پس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ہر بہت بشارت ہر انہری وہو المطر اب سوال بالتحقیق اور ہر بشارت ہر انہری وہو المطر اب سوال بالتحقیق  
علیہ وسلم علیہ السلام رسول ہر حق میں ہر حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں  
میں نازل ہو اور روح القدس ہر حق میں ہر حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں  
ایں خدائی کا کیا اور نہ روح القدس کی طرف سے دعوت کی بلکہ یہ دعوت ہے جو ہر حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں  
شروع کیا انی عبد اللہ انانی الکتاب وخلقنی نبیاً وخلقنی مبارکاً ایما کنت وادعائی  
بالصلوٰۃ والذکوۃ بادیست قیماً اور یہ مصلوب ہو جو بلکہ بل رفوہ اللہ لہا ہر حق میں  
قرآن شریف میں نازل ہو اور نہ انہوں نے ان کے ایک خدا کا بیٹا کہا بلکہ بشارت ہر حق میں  
برائے ان کو اس دعوتی ہو جو وہ اور ان کے والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں والدہ اس کے حق میں  
وہ قال اللہ یسعی ابن مریم اسی نزاکت میں نازل ہو اور وہ صدا جگہ کلام اللہ شریفین  
اور احادیث میں ہر حق میں ثابت ہو اور نفقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک  
ہر کلام یہ بھی تھا کہ یہ عقیدہ باطل ہے جو اس میں ہے سے علی التحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی حق میں یہ در میں نہیں ہو سکتا تو اس لیے کہ کمال محبت اور کیوں یہ در میں  
ہر یا کیا جو اب سب قول شہور ہر جا کہ محل است خاست ہر جا کہ محل است خاست



ہمیشہ مقابلہ حق و باطل ہے ضرور ہوا کہ اللہ الباطل کان زہو تھا ایسی ہی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ میں مقابلہ حق و باطل تھا باطل نے بھی اپنا سامان  
 و سردار کیا کہ مقابلہ کیا اور آخر ملا کہ ہوا سردار اس لشکر باطل کو مسیلہ کذاب اور اسو  
 عیسیٰ تھی اور ہر نبیوں کے شروع شروع میں بہت کچھ زور شور کیا اسو عیسیٰ نے جس کا نام  
 علیہ تھا آخر زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بعد از ندا دعویٰ نبوت کیا اور شاہین نے اس کو  
 سامنہ کیا کہ مقابلہ کیا اور بہت کچھ شہادتیں ظاہر ہوئی اور بعض الناس کا لانا نام کے اس کی  
 اطاعت قبول کی اور سات سو آدمی جمع کر کے لڑائی شروع کی اور تہوہر زمانہ میں ملک  
 میں لڑ لیا پس اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ فرماں واجب ہے  
 لکھا کہ اس کو قتل کرنا چاہیے چنانچہ فیروز اور قتیبہ اور داؤد نے اس کو دارالہوائ میں پہنچایا  
 اور ہر چند شیطان نے ساتھ دیا مگر اللہ کو سامنہ کیا پیش جاوے چند بار اس کو ارادہ سو  
 خبر دی اور جب وقت نقب پکڑا اس کی گہن گہن کو شب بھی اوسے جکا دیا مگر وعدہ الہی پورا  
 ہوا نہ تھا کیونکہ پہنچتا اور سب اس کا سر کشتی ہو تمام لشکر باطل حبس ہو اوسے اپنا سپہ سالار بنا کر  
 تھا اور گیا اور آوازہ حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوا حق یعلو ولا یعلیٰ سب سے  
 اس مقام عقربار میں لڑائی ہوئی اور حضرت حال خلدہ الدہنی دارالخلو و سر لشکر اہل  
 یحییٰ اول باطل نے بہت کچھ زور مارا مگر حق کب لڑ سکا آخر حق نے علو پایا اور باطل مغلوب  
 ہوا اور مسیلہ کذاب کو جہنم میں ملحق کر غلام وحشی ابن حرب نے اسے سانگ و زخمی  
 کیا اور سب کا ابن خراشہ نے سر سے لے کر سب کے حق ناپاک سے جدا کر کے دار جہنم کو پہنچایا کہ  
 دس ہزار یا اکیس ہزار کا علی اختلاف الروایتیں جو اس لڑائی میں کفار و کائنات پہنچے  
 او لکھا سردار نبی پس یہ دوسرا وہنہن کا بیان حال ہے تاکہ تمہیں حق و باطل میں جو جاد  
 اور مسیلہ کی پیشین گوئی تھی کہ چار ملک عراق یمن پہنچے گا کتب پہنچے گا سب سے  
 دوزخ میں گیا اور چند کلمہ خرق عادت میں جن پہنچے کہ سرور پر ہاتھ پیر کی

زبان باہر نکل کر کسی کوئی نہ لکھا کیونکہ قتل کی ایک شخص کی لکھ میں درود متاثر کرتا ہوتا ہے  
 مبارک ہو بہت لکھا ایک درخت سنیر کی بجائے ایشور و سونو کشانک ہو گیا اور مختار ہی جو  
 بنی نہا لبد زمانہ خلافت نبوت ہوا اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی  
 تھی یہی نتیجہ لکھا ہوا ہے کہ من بعد قتل سوال اس میں سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی سرجون قتل  
 نہیں ہوتا اور ہو تو وہ مسئلہ نبوت پر جواب دل مطابقت قبل مع دعوت الی  
 غیر الہی نہ فقط قتل جواب دوم بیان بنی نبی رسول اور کوئی رسول قتل نہیں ہوا  
 اور نہ ہی کسی اللہ بعض نبی پر حق شہید نہیں ہوا مالہ الا متیاد شہادت بنی رسول  
 میں کیا شی ہے کہ اول جائز ہو اور دوسرے ممنوع جواب شبہ حقیقت شریعت و عدم سبب قتل  
 رسول اللہ سے شبہ پڑتا ہے اور قتل نبی کو جو تابع شریعت ہے شبہ نہیں پڑ سکتا اور سوای  
 ذیل عقلی کی استقامت تمام اور تمام فرقان مجید میرے اس دعویٰ کی دلیل ہے سوال پانچویں  
 باب سبیل یوحنا میں ہے کہ وہ کہہ کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لائی تو مجھے یہی ایمان لائی کہ  
 اوس میرے حق میں لکھا ہے ہم لیکن جس حال کہ تم اوسکی نوشتہ نکلوتین کہ کرو کہ تو میری  
 باتوں کو کیونکہ لکھتین کرو کہ جواب یہ بشارت بقول پطرس اسکا مشار الیہ نہیں ہو سکتا  
 اور مشار الیہ اسکا بشارت طلوعی ہے اور وہ استغنا کی باب تیسویں میں اس طرح مکتوب  
 ہے اور یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنی مرضی سے اکی بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنی  
 لکھا خداوند سینا سی آیا اور میرے طلوع ہوا اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گدھوا اور  
 انہیں پہلے میرے طلوع ہوا میں بیان رسالہ سچی کام اور یہ قول موسیٰ ہے جو جملہ میرے  
 حق میں لکھا ہے کہ غائب ہو چوتھی دلیل بشارت تیری قوم یہ کتاب خروج باب ۳۲ اور  
 تب خداوند نے موسیٰ کو کہا اوتر جا کیونکہ تیری لوگ جنہیں تو مصر کا ملک سے حیر لایا خراب  
 ہو گئے ہیں وہی اوس راہ سے جو میں نے انہیں فرمایا جلد پہر کہ میں انہوں نے اپنی لکھ  
 دیا لا پہلے حیر لایا اور اوسے یوحنا اور اوسکی تقریبی ذبح کر کے کھا لکھی اسرا میں





دیدانی فافلو تم عرب کو میدلان میں رہو فارسی آیت در باب غریبی کار و ادنیای دیدانی  
 بوقت شام منزل کیند عربی البتہ فی اللرب وینی قید رو عندی اسکن میں البتہ  
 شفع مسافرانی طریق وادان تہمہ ہندی مشہورہ راہیور شہر اہم ورس ہم ابانی لکھ  
 میاسی کا استقبال کرد و اوی تہا کی سرزمین کرمانشہ و رزمی لکھنؤ بگاہی الی کی طو کو کٹا  
 کیونکہ دی تلوار دیکھی سامنے تو نکلے تلوار سے اور گنہی موی گمان و اور جہاں کی شدت جو ہمار  
 میں ہا خنب زاونڈر چھریون فرمایا ہنوز ایک برس ہاں جز دور کی شہید اکہ برس  
 میں قید اسکی ساری حشت جاتی رہی اور تیرا زون کو جو باقی رہی قیدار کہ سہار لو کہ گشت  
 کہ خداوند اسیر لکھ خدا زون فرمایا ہستی یہ بشارت سید السل محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی بہت بڑی ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کو رسالت کی ہی اسماعیل بشارت  
 اور دلیل ان دعوی کی یہ ہے کہ مٹی کی انجیل کو انیسویں باب میں یہ قصہ مذکور ہے اور جب  
 کہ یہ کہہ سچا کہ سامنے کی ہستی میں باور و ہاں ایک گدی اور اوکو ساتھ سچ پاؤ کو  
 کھول کر میری پاس لاؤ اور اگر کوئی تلو کو کچھ تو کہہ دے کہ خداوند کو یہ درکار میں کہ وہ او سید  
 او نہیں سمجھتا کہ ہم یہ سب کچھ ہونا کہ جو نبی کی کہانت ہاں اور اہو کہ سمجھوں کہ نبی تلو کو  
 دیکھتے تیرا شاہ فروتنی سے گدی پر بلکہ گدی پر کچھ یار سوار ہو کر تجھے پاس آتا ہستی اور  
 اس سے معلوم ہوا کہ کب ہمارا کیسا یہ کتب انبیاء نبی اسر اعلی علیہ السلام میں حضرت مسیح  
 علیہ السلام کی خبر ہی اور سمجھوں کہ نبی کو یہ علامت بتلائی گئی تھی اور اسی کی حضرت  
 مسیح علیہ السلام فراموش گدی اور اوکو کچھ کو ننگو ایات و اب بیان ہی ورس کب ہمار سے  
 وہی ذات فیض آیات ہمار ہوگی اور خواب بشارت ہوگی نہ اضنا حلام تہر و دوسری  
 شہر سارہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ مقابلہ اور سامنے کچھ ذات الطہر سیدنا محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کون سے اور ہر ورس البتہ فی اذوم الخ میں اسکی  
 نبی تم میں سے ہونے کو پیش تمام رسولان کو کچھ قصص بیان ہمار اور ہر ورس اعلیٰ کے نازا

[illegible]

اسی بشارت راکب الحمار یا تصریح کی اور فرمایا النبوة فی اووم وایل سابقہ الذریٰ ختم  
 نبوی یعنی راکب الحمار کو رسول الہی حضرت مسیح علیہ السلام مراد ہیں اور یہی سواری کو راکب  
 الہی خواص کو اور دریں سلسلہ النبوة فی العرب نبی قیداری میں تصریح الہی راکب الحمار  
 کی فرمائی یعنی وہ رسول الہی ہیں جو عربی مولد اور قیداری نسب یا ہونے اور قیداری  
 ایک خزند اسماعیل علیہ السلام کا نام ہے اور آپ کو بارہ بیڑہ سہتہ اور بشارت مصطفائی میں  
 بیان اور نکاہ ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قیداری ہیں عربی ہونا تو معلوم  
 ہے اور نبوت قیداریت کی یہ نسبت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ اگر مستقر  
 ہوگا اور اس تقریر پر آپ لفظ نبوت کو نبی نبوة اور رسالہ الہی کہے یا خبر فرمائی لیکن ان  
 درمیان کو قطع فرمائی اور اگر بالفرض قطع فرمائے گا تو فقط عبارت ضبط ہو جائیگی  
 اور ترجمہ کا ہم نہیں سمجھیں گے کہ ہر ما دنیا در صورت ہونے نبوت کے بمعنی خبر لغوی ہوگا مگر  
 ہمیں کچھ نظر ہوگا اس لیے کہ دریں النبوة فی العرب دینی قیدار کو قبل و بعد حالات سید  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہت مذکور ہیں اول یہ کہ زمین دریں میں نبی یا ایل انشاء  
 الخ اور یہ خبر خرابی یا ایل زمانہ اولیٰ کے ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ لفظ افتاد اس بات پر  
 دلالت کرتا ہے کہ وہ بالکل نسبت و نالو و مہو جاویں اور کچھ کہی آباد نہ ہو جیسا کہ اور جگہ  
 مصرح ہے اور بابل کی ایسی خرابی زمانہ خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ہوئی  
 اور ایسی ہی جملہ و مہمہ اشکال تباہی بر زمین ریزہ ریزہ شدہ اس بات پر دلالت کرتا  
 ہے کہ ہر تباہی بابل کی موجودان الہی تھے اور وہ بہت شکنی کو وہاں کار فرما ہیں اور تمام  
 اوسکی تباہی کو توڑ دالا جائے اور یہ صفت خجریں بابل ہے سوای حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کہ اور کسی میں نہیں باقی جاتی اور نیزہ و حال سے ظاہر ہیں کہ بشارت دینی والی  
 خرابی بابل کی مسیح علیہ السلام ہیں اور یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 شق اول بسبب قول مسیحی ہیں سزا اور خبر کی کہ نہیں آیا مسیح نہیں ہے لہذا یاد





حسن چہری شمار ہو اگرین کہ تہیہ اس شہادت میں ہنوں تہجد ان میں بہت اختلاف  
 ہے کہ نخل اصل مقصود نہیں ہے اور میں اس مقام پر اسکی اختلافات بیان کر نہیں کہ  
 مطلب ہمیں جو تہیہ جسکی اس شہادت و تخریج بابل میں حضرت مسیح علیہ السلام سیدنا  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی ایسی ہی فتح اسکندریہ میں حضرت مسیح  
 نبیہ السلام نے اپنے بہت سے عیسویوں و شاہ اسکندریہ کو نصیحت کی اور حکم اطاعت اسلام  
 فرمایا و اقری میں ہی روایت ہے کہ باو شاہ اسکندریہ ارسلو میں نے کائناتی باقی اپنی رات  
 درانجا لیکہ وہ عیسویں تھا پس جب غرق ہوا وہ دریای فو امین اور بندہ ہو گئیں انکے میں اسکی  
 دیکھا اور انہو خواب میں کہ سامنے آیا اسکی ایک شخص سرخ و سفید خوبصورت سیستہ کا  
 چہرہ اور اسکو ساتھ ایک شخص اور بنی ظاہر خوبی اور باکیزگی کا بہت نور و الائنیں صورت  
 نیک پیدائش فرانی صاحب بہت بزرگی پس کھا اوس مرد سرخ و سفید فرارسلو میں  
 سرکائی بادشاہین مسیح عیسیٰ مٹیا سرعم کا ہون اور یہ جو میر و پہلو میں دی ہی عربی میں جنگی  
 سینے شہادت دی تھی قبل مبعوث ہوئے محمد عربی سردار تمیز و نکی اور یوزا کہ نبی اسے تہجد  
 اگرین جو انیر ایمان لاوے گا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اذکادہ مگر وہ ہوگا اور  
 ہر گاہ کہ پھر لگا اور تحقیق آئی میں ہم واسطے مدد دی او کو صاحب کار اور مقام ہمارا اوس قبہ میں  
 جو برج پر ہی پس اگر تو میری امت سی ایمان لا تو ان ہر فرد سرخ و سفید شہادت  
 مصطفائی کتاب بجا دیا باب ۴۲ دیکھو میرا بندہ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے  
 میں نے اپنی رخصت اوس پر لپی دہ قوموں کے درمیان عزالت جاری کر ایسا کہ ۱۲۰۰  
 نہ جلا مگا اور اپنی جدا بلند نہ کریگا اور اپنی اوکڑ بازار زمین نہ کسناویگا ہم وہ مسلی ہوئی  
 پیشہ کو نہ توڑیگا اور وہ مکتبی ہوئی تھی کو نہ بھجنا دیگا وہ عزالت کو جاری کر ایما کہ  
 دایم رہے ۳۰ - اوسکار نوال انہو کا اور نہ مسئلہ جاسکا جب تک راستہ کو زمین پر قائم نہ کرے  
 اور سبھی ممالک اسکی شہادت کی راہ تکمیل ۵ خداوند خدا جو اسمانون کو خلق کرتا اور

اور اوہ زمین تمام جو زمین کو اور انکو جو اوس زمین سے لکھتے ہیں پہلا نام اور ان کو گون کو  
 جو اوس زمین سانس تھا اور انکو جو اوس جگہ میں روح سخت تالیوں و نایا ہی زمین  
 خداوند نے سمجھ کر خداوند کی لکھ لایا میں ہی تیرا ناتھ بکرونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور  
 لوگوں کی عہد اور انکو لوگوں کی لکھ لکھی دوں گا کہ انکو انکو لکھیں کہوں اور پھر خداوند کو قید  
 کرونگا لی اور انکو جو انکو میں ہی میں قید خانے سے چھڑاؤں یہوواہ میں ہوں یہوواہ  
 نام ہے اور انی شوکت دوسرے کو انکو اور وہ ستائیں جو میرے لیے ہے کہہ دی سورنوں  
 کو انکو ہونی نہ دنگا ۹۔ دیکھو تو سابق پیشین گوئیوں برائیں اور میں ہی باتیں تھلا تا ہوں  
 اوس سے پیشتر کہ واقع ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں خداوند کے لیے ایک نیا گیت گاؤ  
 اسی تم جو ہمدرد پر گزرتے ہو اور تم جو اوس میں بستی ہو اسی سبجری محالک اور انکو بانیہ  
 تم زمین پر ستر اسرو سکی ستائیں کرو اور ایسا بان اور اسکی بستیاں قیدار کی آباد دیہات  
 اپنی آواز بلند کرنا سنے کی بستیاں کی ایک گیت گائیں گے اور سبجری محالک میں اسکی  
 شاخانی کہیں گے خداوند ایک بہادر کو مانند لکھ گا وہ جنگی مرد کا مانند اپنی عزت کو  
 اوسکا لکھ گا وہ چلا لکھ گا وہ جنگ کے لیے بلا لکھ گا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کر لکھ  
 گا میں بہت مدت سے چپ رہا اور میں خاموش رہا اور انکو روکنا گیا یہاں  
 میں اوس عورت کی طرح جی در در وہ ہو چلا و لکھ اور ہاں تو لکھ اور زور زور سے ٹھنڈی  
 سانس بھی لو لکھ امین بہاروں اور شیلوں کو ویران کروالو لکھ اور انکو سنو  
 زار و کو خشک کرو لکھ اور انکو اندیاں انہی کی لائق زمین بناو لکھ اور تالابوں کو نکھرو  
 ۱۰۔ اور انکو انکو اوس راہ سے کہ جی وی ہن جانتے لکھو لکھ میں اوہنیں اون  
 رستوں پر جی وی لکھ انکا ہنیں لکھو لکھ میں اونکو آگے تاریکی کو روشنی اور اوسنی  
 سنی جگہ کو میدان کرو لکھ میں اونکو یہ سلوک کرو لکھ اور اوہنیں ترک نہ کرو لکھ  
 اور سچے ہن اور نہایت لچمان ہوں جو کہہ دی سورنوں کا ہر دسار کہتے ہن

اور دہلی ہونی تو نیکو کشتی میں تم ہمارے السہوہ اسنوای بہرہ وادز ناگواچہ اندھوتا کہ  
 تم دیکھو ۱۹۔ اندھا کون ہے مگر سیرامبہ اور کون ایسا بہراچہ جیسا سیر رسول نبی  
 بیچوان گاندھا کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خندہ او نہر کا خادم  
 کے مانند اندھا کون ہے ۲۰ تو نہایت چیزیں دیکھی ہیں پر او نہر لحاظ نہیں رکھا اور  
 کان تو کھلا رہے کہ نہیں سنا ۱۱ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ شریعت کو  
 بزرگی دیکھا اور اسی عزت بخش گیا ۲۱ لیکن یہ ایک گروہ ہے جو کوئی گئی اور غلت  
 کی گئی و سب زندہ الفین بندہ ہوی اور قید خالون میں چھاپی گئی ہیں و عشا کہ ہو  
 اور کوئی نہیں چھاپا و کوئی گئی اور کوئی نہیں کتا پیرد ۲۲ کون ہر تہارے درمیان  
 جو اس پر کان دہری اور جی لگا دی اور آئندی میں سنا کہ ۲۳ کس نے یقوب کو حوالہ  
 کیا کہ غیبت ہو دین اور اسل کو کہ لو شیردن کا ہاتھ میں پری کیا خداوند نے نہیں  
 جسکے مخالف ہوگی او نہون کی گناہ کیا کیونکہ او نہون نے چھاپا کہ او سکی رامون چھپن  
 اور وراو سکی شریعت کی تنوا نہیں ہوی ۲۵ اسلئے او نے اپنے قہر کا شلہ اور جنگ کا  
 غضب اید سیردالا سوا دس میر گردا گرداگ لگی پروہ او سے دریافت نہیں کرتا  
 وہ اوں پر حل جاتا پر خاطر میں نہ لانا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم واقعہ یہ کہ یہ بہت بڑی  
 بشارت ہے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور قبل میں کرنی اس  
 دعوی کی چند امر واجب العرف میں اول یہ کہ یہ کتابیں یعنی مجموعہ میل حضرت ہر اور کوئی  
 قول اوں کا ہم رحیم تمام نہیں ہو سکتا اور تفسیر و فصل مقدمہ رسالہ ہذا میں یہ دعوی  
 نہ لال ہو چکا پس اب کوئی قول کسی خواری کی طرف منسوب ہوا قول پوروس کا کہ یہ بشارت  
 مسیحی ہو علاوہ دلال آخر کی جو انشاء اللہ اگی ذکر ہو گا ہم یہ تمام نہیں دوسری  
 یہ کہ اس بشارت میں کچھ تحریف بھی ہے مگر موجب بیان فصل اول مقدمہ رسالہ  
 ہذا کے کہ اگر کسی بشارت میں دشمنوں نے تحریف بھی کی ہو لیکن مطلب اصلی خراب

ہندو اور تو وہ بشارت ساقط الاعتبار نہیں ہوتی یہ بشارت ساقط الاعتبار نہیں  
 ہوسکتا ہے کہ نسل میں سوامی شریف کو ایک اور ایسا جملہ ہے کہ جس سے فہم اعلیٰ  
 مطلب میں دقت ہوتی ہے اور وہ ناموں کا ترجمہ ہے یا عداوت سے حبس کہ سرور  
 رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں مبارک میں یا بسبب جملہ اور عداوت کے جیسا اکثر اور  
 مقاموں میں اور اس ترجمہ سے اصل مطلب غالباً غلط ہو جاتا ہے اور عین سہمی میں تو دقت  
 برپا جاتی ہے کہ سوامی ذات کو عوارض شخصہ کا لحاظ کرنا پڑتا ہے اور برہمن اس دعویٰ  
 کے بنی شمار ہیں بشارت اسجد یہ میں آباد مارا اور نوحی غار دل کا ترجمہ کر کے مطلب  
 اصلی کو غائب کیا پیدائش کی باب ۲۲ کا درس ۱۲۷ ہے اور ابراہام نے اس  
 مقام کا نام ہوا یوری رکھا چنانچہ یہاں جس کا کہا جاتا ہے کہ خداوند کو پہاڑ پر دیکھا جاسکا یہ وہ  
 بری کا ترجمہ کر کے اصل مسمیٰ کا نام مٹا دیا پس اصل نام کا ترجمہ عین اسم کی جگہ پر اب یہ  
 تہیہ ذکر برہمن ہے برہمن اول پہلا درس ہے میرا مذہب جی میں سبھا نامیہ برہمن  
 میرا مذہب ہے میرا مذہب ہے میرا مذہب ہے میرا مذہب ہے میرا مذہب ہے میرا مذہب ہے  
 نام عبد اللہ ہے چو آپ کا اور آپ کو والد ماجد کا لقب اور نام ہے اور مقابلہ اسرائیل و کلبلا  
 نبوت حقیقی کا ایسم علیہ السلام ہے یہ لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر برہمن  
 و جو بشارت مطور کی اسی درس کا دوسرا حوالہ ہے جس سے میرا چاہی راہی  
 ہے اور وجہ اسلی یہ ہے کہ بعد حضرت یسایا علیہ السلام نبش اس بشارت کے بشرط  
 رسالہ مسینہ اس بشارت کی جملہ شیراز رسول جو میں بھی لگا یہ وہ جملہ اور کسی پر صادق نہیں  
 آتا کہ باتفاق بعد بشرہ کے رسول اللہ یا مسیح علیہ السلام میں یا محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ وسلم اور موافق قول پولیس کے مندرضا کی مسیح علیہ السلام کی واسطی ثابت ہو  
 خلوط گلیتوں کی تیسری خط کا تیرموان درس ہے مسیح نے عین اصول لیکھتے  
 کی نصت سے چیرا کہ وہ مجاری بدنی نبوت ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی گامہ پر لکھا گیا

سوچتی ہے اور اس کے قول باطل کے رفع الہامی کے بعد دعویٰ رضای الہی کا محال  
 ہو جس بعد ان اسکی ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس اور اللہ عزوجل سے رضی  
 ہر بلکہ آپ کے طفیل سے تو منین سے ہی رضی ہوا اور اللہ رضی اللہ عنہ الزمین اخیر تک  
 انہیں نازل فرمایا وہو المطلوب برہان موعوم تیسرے درجے کا ایک جملہ ہے  
 وہ عدالت کو جاری کر ایسا کہ دائرہ اور مصلحت اسکی ہی ذات پاک مسیح علیہ السلام  
 اور ذات اطہر سید المرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں ہے  
 اسکی تمام انبیاء نبی المرسلین سوا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تابع عبد اللہ یعنی شریعت  
 مسیحی تو پس ان پر کہ اجرائی صادق نہیں آیا اور ہر دوام کہاں پس شہاد اور مشہور  
 صلوات اللہ علیہا باقی رہی لیکن خود خاصہ بشریت سنانی ذاتیت کو ہی اور دوسری  
 فصل مقدمہ میں ثبوت اسکا گذر گیا اس سبب حضرت مسیح علیہ السلام ہی مصلحت اسکی نہ تھی  
 اور حضرت سید المرسل شافع کل محمد رسول اللہ خاتم النبیین میں کہ لفظ دوام کی خبر دے  
 اور گو اس دعویٰ کا ثبوت مجملہ گذر گیا مگر تفصیلاً انشاء اللہ اگر آتا ہے پس آپ ہی مصلحت  
 اسکی تھی وہو المطلوب برہان چارم چوتھی درجے میں ہے اسکا نوال خبر کا اور  
 نہ مسلا جا رہا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور مصلحت اسکی بھی  
 یا مسیح علیہ السلام ہی یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر مسیح علیہ السلام نہیں ہو سکتا  
 اسکی کہ تہا رتو نزدیک تو مصلوب ہو چکا ہے نہ مسلا جا رہا کہ ان رہا اور چار سے نزدیک  
 گو آپ کی شان پاک میں وہاں صلیوہ نازل ہو لیکن نوال رفع ہی جب قابل رفیعہ البین  
 ہے صادق ہے اور بیان عدم نوال ہے ہر دونوں کس طرح جمع ہو سکیں اور  
 یہ نوال شرط کو اور پیش پیر بھی ہوا اور وہ راستی کا قائم کرنا ہی کہ مشورہ حکومت لوں  
 شریعت کے ہو اور نیز قیام شریعت عیسوی کیا یعنی کسا بہ قتل مسیح کذاب اور یہود  
 کی یہود کر ہے اور وہ اسوقت میں نہیں ہو بلکہ اپنی وقت پر ہو گا پھر ہر صورت

صحیح علیہ السلام برہان ہنہن سے تو اب غیر ذات احکام باقی نہ رہی اور آپ ہی  
 اسکی مصداق ہیں اور آپ ہی کا نہروال موجود اور نہ مسلمانی کسی جب تک کہ راستی یعنی شریعت  
 کو زمین پر قائم نہ کیا اور اپنی دشمنوں یعنی کفار و مشرکین کو تیغ نکلیا اور اہل القریٰ مکہ کو قتل نہوا  
 اور اپنی بابین پر ضرر نازل ہوئی و اللہ سبحانہ و تعالیٰ فقر و بختی درس کا اوسکار دال نہ ہوگا  
 اور نہ مسلمان کا جب تک اسکی کو زمین پر قائم نہ کرے ایک اور امر یعنی خلافت صدیقی کی  
 جہودی ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت ظاہری میں جب تک راستی علی  
 طریقہ زید عدل یعنی راست اعمیٰ صدیق تم کو نماز لکھو اسطے جو اشارہ بیان خلافت ہے  
 قائم کر لین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چند بار درخواست امامت حضرت فاروق  
 نسہ ماوین ہیکل آپ جتک اون کی عرض قبول نفرما کہ اسکا حکم کو نہ کر لین اور سقتہ  
 تک آپ کی وفات ہونگی چنانچہ آپ نے اسکا حکم کو اوسی مرض میں کیا اور آپ کی وفات ہوئی  
 پس اس تقریر پر یہ دس بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادی ہے و اللہ سبحانہ  
 اور سال مولد شریف اور شرف شام قبل نسبت انشا اللہ اسکے ثابت ہوگا یا پھر  
 بہرمان جو درس ہیں تیری حفاظت کرو لگا بہتاری قول کہ موافق آپ مصلوب ہو پس  
 حفاظت کہاں ہوئی اور ہماری نزدیک کو محفوظ طور ہے مگر اور شرط مثل عدم ولایت  
 واجرائی حکومت وغیرہ ہنہن بانی جاتی اور آنحضرت سوا دن خیر لفظ محفوظ ہو پس آپ ہی صدیق  
 اسکی ہوئی و ہو المقصود چھٹی بہرمان نوبی لقب توصیفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہو اور جملہ قوموں کی نوید کئے مجھے دو لگا پس اس طرف اشارہ ہے ساتویں بہرمان  
 بہرمان اور اسکی استہیان قیدار کی آباد دیہات اپنی اور بلند کرنے کے قیدار حضرت  
 اسماعیل علیہ السلام کی ایک بیٹی کا نام ہے کتاب پیدایش باب ۲۵۔ اور  
 پی اسماعیل کی بیٹیوں کے نام ہیں مطابق اونکے ناموں اور بیٹیوں کی بہرمان کی  
 اسماعیل کا پلو بہرمانیت اور قیدار۔ اور آدھیل۔ اور بہرمان اسم ۱۷۔ اور سہماوا

[illegible]



عشر و خندق میں جب کا ذکر بشارات میں سے بیان غزوات میں از شہ  
 ایک کا خندق کہہ دی تھی اور یہ پہاڑ مدینہ مشہور ہے مگر یکست خضہ کی دیکھی  
 مرد ہر قاسوس کی باب العین فصل السین میں ہر و سلع جبل سے امدینہ یعنی  
 سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ منورہ میں اور بخاری شریف کی باب الاستسقاء میں  
 یہ حدیث منقول ہے عن انس بن مالک ان رجلاً دخل المسجد يوم الجمعة فاب  
 خود ار القضاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم قائم قال یا رسول اللہ شکک ما لا یزال انقطع السبل فادع اللہ یفینا فرفع رداء  
 صلی اللہ علیہ وسلم بذیہم قال للہم اغثنا اللہم اغثنا قال انس کاد اللہ ان یرفع الیہما  
 من تحت کتفہما ما بیننا و بینکما کاد الہم الیہما یرتدی جملہ ما بیننا و بینکما ما بین  
 یفتح سین و سکون لام جبل بالمدینۃ میں معنی اس فقرہ کی یہ ہو کہ گیت پتھر  
 کلام الہی کہا ہو فی محاورات مدینہ منورہ میں ہی نازل ہو گا اور رسول اللہ  
 وہاں ہجرت فرما دیں گے اور نبوت ہجرت اور بشارات سے انشاء اللہ  
 گا چنانچہ آپ نے ہجرت فرمائی اور کلام اللہ وہاں ہی نازل ہوا اور بیان  
 اسکا انشاء اللہ باب دوم رسالہ ہذا میں آئے گا نویں پر پارہ میں  
 (۱۸) خداوند ایک مہار کی مانند ایک گاؤہ جنگی مرد کو مانند اپنی خیرت کو  
 ایک ایسا لکھ میں بیان جو ہر اور وہ بقید لیتے کہ ماہ مذکور فی بذہ البشاة  
 بعد بشر بشارات ہذا ہمارا کوئی نہ ہو صلی اللہ علیہ وسلم کہ ساتھ مخصوص ہر و سوسین پر  
 ورس (۱۹) اندھا کون اور کون الباہرہ چہاں رسول جسی میں ہیچونگا اندھا کون  
 ہر جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خداوند کہ خادوم کہ مانند اندھا کون ہر (۲۰) تو نہ بہت جبرین  
 دیکھی براؤنر خطا نہیں رکھا اور کان تو کہا میں پر کہ نہیں مننا طائر اس عبارت کو ترجمہ میں خطا ہو  
 او تو خواب بلوی ہی یعوب حبیبہ نالو تو ہی سر شاہ کہ کہیں سا طائر نہ کہ لفظ ای صبر متنا لفظہ و طرح ہر

اور دو کو نامی ستائیں اول بکسر حرف الف و هم اور دوم معنی الحی کی ہر اور  
 دوسرا بکسر جہول الف کہندہ اور وہ بمعنی ای یعنی ناخواندہ کہ ہر ایس ای اس و رس  
 میں بکسر جہول الف کہ بمعنی ناخواندہ کہ ہر ایس ای اس و رس  
 ہر تفسیر سنیں میں تخت آید کہ میر و ما کنت تملوا من قبل من کتب و لا خطیبیمینک  
 اذا لا تراب البطلون کہ تفسیر او لا تراب البطلون لکھا ہر یا ہیو و شک میں ہر کہ ہم نے  
 پہلی کتابوں میں ہر ہر کہ پیغمبر آخر الزمان قاری و کاتب ہوگا اور یہ بھی ہر  
 و کاتب ہر اور ترجمین فی ترجمہ لفظ لای بکسر معروف الف و هم کا کہ دیا پس اس تقریر  
 پذیر ثبوت اس وصف کا ہی جو قیاسات ہو جائیگا ورنہ رسالت تو میرا رسول  
 ہے ثابت کہ ہر ہر املاویب اور یہ بشارت تھی کہ اپنی انجیل میں بیچ علیہ السلام  
 کی طرف منسوب کی ہے اور قطع نظر از جعل سازشی جو نقل بشارت ہذا میں ناقص  
 فرمائی ہر کہما بینظر لکاب الان وہ نسبت ان شواہد مضعہ شرفہ مع عدم معصیت  
 اوشان و معہ جواز کذب تبلیغی قصدی انبیاء کے او کو نزدیک مروج ہر اور نیز  
 مع ہرہ الشواہد بشارت ہمارے یہاں ہی سیدارسل محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی طرف منسوب ہر صحیح بخاری شریف میں ہر باب کہ **کراہیہ الصخب**  
**فی الامواق** حدیثنا محمد بن سنان ثنا قتیبہ بن شاذان عن عطاء بن یسار قال  
 لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی التورۃ قال اجابہ انہ لم یوصو فی التورۃ ببعض صفیة فقال یا ایہا النبی انا اسئلناک  
 شاہدا و بشارۃ و نذیرا ثم قال فی التورۃ یا ایہا النبی انا اسئلناک شاہدا و بشارۃ  
 و نذیرا و حذر الا مبین ان عبد و رسولی سمیت و التوکل لیس فیہ ولا علیہ ولا  
 سجاہد کما ف لا یافع الیہ ہا و لکن یعفو او یغفر و لیس فیہ احد حتی یقیم عبد اللہ  
 بان یقول لا الہ الا اللہ ففیتہا اعدنا عذابا و اذنا عذابا و لا یأخلفنا - فقط کلمہ توحید اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور ذکر و شہادت اس بات سے نکال دلائی اور نہ  
ان دونوں دعویٰ کا اقرار کیا۔ آگے ایسا اور وائے اظہار حیلہ سازی انجیل کے عبارت  
انجیل عتی سے ہی نقل کرتا چون اور دعویٰ اس نسبت کا سوای ان شواہد عیشہ کے اور  
شرح باطل کرتا مہوں باب ۱۲ تب فرشتیوں نے باہر جا کر اوسکے ضد پر صلاح کی کہ اوس  
کیونکر مار دالین در المیسوع یہ جانکی وہاں سے چلا اور بہت سی جماعتیں اوسکی پیچھے  
بولیں اور اوس نے اوس سب کو چنگا کیا ۱۶ اور اوہ نہیں تاکید کی کہ مجھی ظاہر نہ کیا یا  
تاکہ وہ جو یسعیہ نبی کی کہتا تھا پورا ہو کہ اوسکیو میرا خا دم حبیبی میں نے چنا اور میرا  
پیارا جس سے میرا دل خوش ہے میں اپنی روح اوس پر ڈالوں گا اور وہ غیر قوموں  
سے شرع بیان کرے گا ۱۹ وہ جھگڑا اور شور مکرے گا اور بازاروں میں کوئی اوسکی آواز  
نہ سنے گا ۲۰ وہ مسلی ہوئی سرکت ٹلے گا نہ ٹوڑے گا اور وہ ہوں اور ہوتی ہوئی سن کو  
نہ بچاویگا جب تک انصاف کو غالب نہ کرادی گا ۲۱ اور اوسکی نام پر غیر قومیں  
اسرار رکھیں گی اور کابیرہ ربط الیاسی ربطی کہ جسکا ہیکل انہیں دوسرے ہیکل فی القضا  
فرمانی کہ تمام باب تو نقل نہیں فرمایا مگر تبدیل و تحریف و حذف کو ان درسون میں ہی  
ہر جگہ کلام فرمایا میں اپنی روح اوس پر کہوں گا کی جگہ میں اپنی روح اوس پر ڈالوں گا اول  
یعنی تھو حضرت جبرئیل دوحی ہی اور دوسرا مشور بہیت روح القدس تھا اس سبب  
اسکو اسکی جگہ تجویز کیا اور قوموں کو درمیان عدالت جاری کرے گا جو مشور حکومت کا  
تھا خلاف مقصود سمجھ کر اوسکی جگہ وہ غیر قوموں سے شرع بیان کرے گا یا اور بہت  
وہ عدالت کو جاری کرے گا کہ دائم رہے اور سکا زوال ہوگا اور نہ مسلمان یا یسعیہ تک  
راستی کو زمین پر قائم نہ کریں سبب نقیض مدعا ہونی کہ حذف فرمایا الیس حائل کی نسبت کیا  
اعتبار ہوگا اور خاص کہ حقیقت وہ نسبت ہی کہ کذب اور جھوٹ تینہ ویرے میں کہ تو ایدہ ہوں  
کہوں اور نہ ہوں کو قید رکھا اور اوز کو جو ایدہ میرے میں میدہا جو ابان مقام محمود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور قیادہ بیان میں چلیا نہ کرے جیم انا ذواللہ منہا سے اور انہیں سیری اوس  
میں خانہ کو بھی ثابت کریں کہ کماؤں کے لئے شمسری و لیل سید علیہ السلام  
کی کتاب کے باب میں بشارت کی کتبہ شریف کی قدیم ہوئی تھی اور یہی باب الشان  
منقول ہوگی اور اوس میں بہت سے کچھ شریفیہ کے حالات بیان کئے ہیں  
ساتواں درس : اوسکا یہ ہے قیدار کی ساری ہیروین تیری پاس جمع ہوئی  
نبٹ کر نیڈی تیری خدمت میں حاضر ہوں گے وی میری منظوری کر دینی  
سیری نبی پر چرانی جاوے گی اور میں اپنی شوکت کا گہر کو بزرگی دوڑ گا ۔۔۔ وہ اس  
درس میں فقط دو صاحبزادوں حضرت اسماعیل فریح الدرد علی نبیا وعلیہ السلام  
کی اولاد کا ذکر کیا اور قیدار کو نبی سے مقدم کیا اور وہ نبیت سے جو بی  
تھی اور نبی اسرائیل میں پہلو ٹھی مونیکا برحق تھا کہ حضرت یعقوب نے حضرت  
عصی سے اس حق کو خرید لیا تھا اور کم حکم بڑی اتنا حق تو ضرور ہی تھا کہ اوس بڑائی کی  
الحاظ سے یہ نام پہلو ذکر کیا جاوے پس باوجود اس مخصوص تقدیم کے پھر چونکہ سلام الہی  
میں مقدم کیا اسکی ضرورت کوئی وجہ ہونی چاہیے اور وہ اسکا سوای اور کیا ہی کہ  
یہ وہ نبی علیہ السلام جنکی وقت میں کعبہ شریف کو یہ فضائل عطا ہوں گے  
اکلی یعنی حضرت قیدار کی اولاد میں پیدا ہوں اور یہ نام حضرت موسیٰ سے حاصل ہوگا وہ حضرت  
اسحاق علیہ السلام کے چوتھے بیٹی یعنی حضرت یعقوب کی اولاد میں پیدا ہوئے تھے اور وہ نبی اسماعیل علیہ السلام  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اولاد میں پیدا ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
پیشو محمد بن عبد اللہ کے وہ بیٹی عبدالطلب کے وہ بیٹی ہاشم کے وہ بیٹی عبد مناف کے وہ بیٹی نصر کے وہ بیٹی  
کلاب کے وہ بیٹی مرہ کے وہ بیٹی کعب کے وہ بیٹی نوی کے وہ بیٹی غالب کے وہ بیٹی فہر کے وہ بیٹی مالک کے وہ بیٹی نصر کے  
بیٹی کناز کے وہ بیٹی خزاعہ کے وہ بیٹی مدکر کے وہ بیٹی ایسا کے وہ بیٹی نصر کے وہ بیٹی ثار کے  
وہ بیٹی سعد کے وہ بیٹی عدنان کے وہ بیٹی اد کے وہ بیٹی مع کے وہ بیٹی سلمان کے وہ بیٹی نابت کے وہ بیٹی

و پیغمبر خدا را در پیشگاه ابراهیم و اسماعیل کرد و پیغمبر ابراهیم را علیها السلام و ابراهیم را سید نام کرد و انعام الله علیک ایها ابراهیم  
 و انعام الله علیک ایها اسماعیل و فصل در بیان نبی نبی ابراهیم و اسماعیل علیهما السلام و سید علیهما السلام و انعام الله علیهما  
 به چند بشارت سی ثابت بی اول بشارت بشارت و انعام الله علیهما و سید علیهما السلام و انعام الله علیهما  
 ایک خواب و یک کبریا و یک ما و اوستی از این ملک که حکما و در بنحو میورن و غیره که میورن  
 که در میری خواب بتلا و که میورن یک ما و اوستی از این ملک که حکما و در بنحو میورن و غیره که میورن  
 جا و اگر آخر کرد و سبب عاجز آئی لیکن خداوند علیم فی و خواب و در تعبیر از سبب حضرت  
 و انبال علی بنیاد علیه السلام که بتلا و میورن و سبب میورن و در تعبیر از سبب حضرت  
 محمدی بی و انبال باب (۳۴) و رس (۳۴) تو فی ای بادشاه نظر کی توی او در  
 ایک بڑی صورت جسکی رونق بی نهایت توی تیری سبانی کتری هوئی او را و سبب  
 بهشت شک توی (۳۴) اوس صورت کا سر خالص بهشت کا مقام او سبب سینه او را و سبب  
 چاندی که او سبب شکم او را این تانی کی تین (۳۴) او سبب تانی کی تین او را و سبب  
 پانوں کی پانوں کی تانی کی تین (۳۴) او را و سبب تانی کی تین او را و سبب  
 که کوئی یا تہ سبب کا کہ نکالو آپس نکالو اس شکل کی پانوں کی تانی کی تین او را و سبب  
 او تین مکرر مکرر کیا (۳۴) تب و اما او تین او را تانی او را و سبب تانی کی تین او را و سبب  
 او را تانی کی تین او را تانی او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب  
 و تہ تہ تہ او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب  
 یہ او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب  
 بادشاه ہر اسلئے کہ آسمان کو خدا کی تہ ایک بادشاہت او را تانی او را و سبب تانی کی تین او را و سبب  
 (۳۴) او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب  
 کہ در او تہ او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب  
 ہوگی او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب تانی کی تین او را و سبب

اور جب طرح کار نہ کر ڈالتا اور سب چیزوں پر غالب ہو تا ہوا تو اس کی طرف سے جو سب  
 چیزوں کو مگر کچھ کچھ کر تا ہوا اسی ہی طرح جو کچھ مگر کچھ کر گیا اور کچھ کر گیا (۴۱) اور جو کچھ  
 تو فر دیکھا کہ اگر تو نہ کر دیا اور ان گلیاں کچھ تو کھمار مائی کی اور کچھ تو ہر کی تین تو اس  
 سلطنت میں تو نہ ہو گا مگر جیسا کہ تو فر دیکھا کہ اوس میں تو نہ کلا وہی ملا ہوا تھا تو لوگوں  
 تو انائی اوس میں ہو گی (۴۲) اور جیسا کہ تو فر دیکھا کہ پانچویں کچھ تو موسیٰ کچھ مائی  
 کی تھی سو وہ سلطنت پر قومی اور کچھ صنعت ہو گی (۴۳) جیسا کہ تو فر دیکھا کہ لوہا  
 کلا وہی ملا ہوا ہے اور انہی آگے انسان کی نسل سے ملا ویکو لیکن جیسا کہ مائی سے میل  
 کہا تا نیا دوسری نسل نکلا (۴۴) اور اون پادشاہوں کو ایام میں آسمانوں کا خدا  
 سلطنت برپا کر گیا تو تا ابد نیست ہو دیگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کی قبضہ میں  
 نہ پڑیگی وہ اون سلطنت پر نہ ہو گا مگر کچھ اور نیست کر دیگی اور وہی تا ابد قائم رہیگی  
 (۴۵) جیسا کہ تو فر دیکھا کہ وہ پھر نہیں اس کے کوئی اوس کو ہاتھ سے مہار کی کا ٹکڑی کا لے لے  
 آپ نکلا اور اوس کو ہر اور تاج اور زنجی اور چاندی اور سونیکو ٹکڑی کو کیا خدا تعالیٰ فر وہ  
 چھ کچھ دیکھا جو اگر کوہ ہونو الما ہر اور یہ خواب بقیہ اور اوس کی تعبیر بقیہ انتہی پس واضح ہو کہ پہلی  
 سلطنت ہو کہ نصر کی ہی بادشاہت ہی چنانچہ تعبیر میں اس کی تصریح ہو جو دوسری سلطنت  
 سی ماہیوت کی بادشاہت مقصود ہی اور اس سلطنت کا شروع پچھو مار کوہا جیسا کہ نصر کی  
 ہو کہ نصر کی دارا دای ہی ہوا اور شمس بربیب بی ادبی کر نہ کریت المقدس کی ترغیو نکلا ساہتہ  
 مارا گیا اور صحیفہ و انیل علیہ السلام کی پانچویں باب میں یہ فقرہ مذکور ہے اور یہ فقرہ اس پر ہے  
 جو وقت اول بزنیون میں بادشاہ اور اوس کے امرا شرب بی ہی تھی غیب سی ایک ماہ تھے  
 ہوا اور اوس کے دیوار پر کچھ لکھا اور وہ یہ تھا معنی منی قتل او پھر میں اور اس کے کوئی  
 معنی نہ بتا سا حضرت و انیل فر ہی اس کے معنی بتلائے اور نہ پایا لفظ منی  
 کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے تیری مملکت کا حساب کیا اور اس سے تمام کر ڈالا

قبضہ کی یہی تھی کہ تو ازبکوں کو لایا اور کم بختوں کو پھینک دیا۔ یہی تھی کہ تیری باوجود  
 منقسم ہوئی اور راجوں اور تاجرانوں کو دی گئی اور یہ سلطنت ہو کہ نصیر کی سلطنت سے  
 ضعیف تھی لہذا اسکو اپنی سرحدوں کو فرمایا اور نصیری سلطنت کو کیا نہوت کی بادشاہت  
 مراد تو اس سلطنت کا شروع پانچویں برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پانچویں سو  
 اور پہلا بادشاہ اسکا قورش ہی جو بابل پر سلطہ ہوا اور پاروں کو زخم کے موافق دیکھ کر  
 اور اس سبب سے کہ وہ سلطنت اسی قوی تھی کہ روسی زمین پر اس وقت میں کو  
 اس کے ہم پانچویں سلطنت وہی زمین کے ساتھ اسکو موصوف کیا اگرچہ وہ فقط  
 ملکہ ایران ہی میں تھی اور چوتھی سلطنت کہ تھی جو بادشاہت اسکندر بن فیلقوس الرومی  
 کی مراد ہو تو تین سو تیس برس پہلے مسیح علیہ السلام ہی یہ بادشاہ تمام قارت  
 پر سلطہ ہوا اور شروع اس سلطنت کا مثل کوئی نہ تھا اور کوٹھار اسکا ہی ظہ  
 من آسمان ہو اور پھر اسکندر نے تمام زمین فارس کو طوائف ملک پر تقسیم کر دیا  
 اور فارس کی بادشاہت اسی طرح ظہور ساسانیان تک باقی رہی اور مصداق  
 مقولہ ضعیف ہو گئی کا ہوئی اور بعد ظہور ساسانیان کے پھر قوی ہوئی اور مصداق  
 مقولہ قوی ہو گئی کا ہوئی اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں نہاد  
 نوشیروان ساسانی میں پیدا ہوئے اور بعد جل شانہ و جل جلالہ نے  
 آپ کو سلطنت ظاہری و باطنی عطا فرمائی اور ایران و شام و غیرہ پر آپ کو سلطہ فرما  
 اور یہی خلافت قائم ہو اور قائم رہی اور دوسرے کے قبضہ میں انشاء اللہ اللہ  
 نایام قیامت نہ پڑی اور یہی تہر مبارک ہو کہ قدرت معبود برحق نے بغیر اسکو کہ پہاڑ کوئی  
 ہاتھ کا فر ظاہر ہوا اور یہی تہر تہر تمام وہی زمین کو گیر لیا اور محمد اور اسحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو صفت میں شانہ و بزم میں ہو وہ تہر تہر معارف کو رو کیا و کوئی کا سر ہوا اور یہی  
 سبب پیغمبر علیہ السلام کی کتاب کی اٹھائیسویں باب میں یہی ہے بادشاہ خود اسکے خداوند



یون فرمایا کہ میں یہ یون میں بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھوں گا اور ان درمیں  
 ایک منبت بنیتا کہ اس منبت پر ساری بشارت بشارت شامیہ الیہ  
 کتاب دانیال علیہ السلام باب دس ۱۳ اور میں نے ایک قدسی کو بولے کہ تم اس اور دوسرے  
 قدسی کو اس قدسی کے جو کلام کرتا تھا پوچھا کہ وہ رویت دینی قربانی کی بابت اور  
 اس اور چار ذوالبشارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر و نون دینی کے پر مال  
 ہوں میں کب تک ہوگی سم ۱۴ اور سوچو کہ اگر دو ہزار تین سو دن تک ہر ہر مقدس  
 پاک کیا جاویگا ترجمہ فارسی سے مطبوعہ ۱۲۳۷ ورس ۱۲۳۷ پس شینہ کہ تقدس  
 الکلم نمود و مقدس اور ان مقدس پر سید کہ این رویا اور باب قربانی اور ان کی گونہ گاری  
 مملکت بہ پایمال کردن مقدس تخرج تا کی باشد ۱۵ امر گفت تا دو ہزار و سہ صد و  
 بعدہ مقدس پاک خواند شد ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۲۳۷ ورس ۱۲۳۷ و سمعت قدیس  
 من القدس تنکلم اذ قال قدیس احدث لا خرا لکلم لم عرفہ حتی منی الزویا والذی تجلوا  
 و خلقتہ الخراب الذی قد صار فہد اس القدس و القوت ۱۶ فقال اے حتی السار  
 والصباح ایاماً الفین وماننا نہ یوم و یطہر القدس پس واضح ہو کہ اس  
 بشارت کی مصداق میں مفسرین عبدین حیران و سرگردان ہیں اور اسنادی  
 اقوال و ایسی ذکر اظہار الحق میں نقل فرماتے ہیں ترجمہ اوسکا ہے  
 قول مشہور جمہور مفسرین میں یہ ہے کہ اس خبر کا مصداق حادثہ تینوں کس پادشاہ  
 روم کا اور یہ بادشاہ اور شہنشاہ سلیم پریکیو کیسے برس پریکیو علیہ السلام کی پیدائش سے  
 مسلط ہوا اور دو ہزار تین سو دن خبر مذکور میں ہی دن معروف ہیں اور تو نفسی نے  
 ہی اسے قبول کو اختیار کیا ہے لیکن حقیقت یہ تو عین خبر کی تصحیح نہیں ہو سکتی  
 سلوک بحجاب شمس تقریباً ارباب مذکورہ کی چھ برس میں ان کے ان میں اس کے بعد ان کے ان کے  
 بتو یہ حادثہ اس وقت تک متعادل کہ حادثہ مذکورہ کس کا تین برس ہی ایشانیہ بوسنس مذکورہ تاریخ



مبدء کی تعیین مشکوک ہی مردود ہو اس لیے کہ لا بد پیدا ہو اس کا خواب کر وقت سر ہو گا  
 نہ اون زمانوں اور وقتوں پر جو اس کے بعد ہیں ان اوقات سے اس کے مبدء کو کیا علاقہ  
 اور کیا واسطہ اور نیز دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد لینے میں  
 اگر قدر دستی نہیں لگایا ہو اس واسطے کہ دن برس کو نہیں لکھتے ہیں اور میل میں  
 بھی جہاں کہیں بیان مدت منسوب ہو دن برس کو محض نہیں لکھا ہے یا سو اور  
 اگر کسی اور موقع میں بھی ہو تو مجاز ہو گا اور مجاز پر بغیر قرینہ کی حاصل نہیں کیا ہو اور  
 یہاں کوں بسا اس امر کا قرینہ ہو کہ نفسی برس مراد ہو اور یہ دن شمار مراد نہیں  
 پس کسی طرح چل صحیح نہیں ہو سکتا ہی اور اسی لیے جو مفسرین میل فرمایا کہ معنی صحیح  
 رکھا اور وہ توجہ کی جس کو اسحاق نیوتن اور طامس نیوتن اور اکثر متاخرین نے نہیں  
 یہ مفسر ہی ہو دیا اور نیز اگر بالفرض ہم غیر انبات مذکورہ سے قطع نظر کریں تب بھی تو یہ  
 چاروں احوال اور چاروں مبدء اس کے صحیح نہیں ہیں اس لیے کہ پہلا اور دوسرا مبدء کا غلط ہونا  
 تو اس کی مانہ ہی میں ظاہر ہو گیا تھا چنانچہ خود اس امر کا اقرار کیا ہے اور تیسرے مبدء کا غلط  
 ہی اب ظاہر ہو گیا اور یہی اس کے زعم میں بہت قوی تھا بلکہ وہ اس کو ساتھ میں جائز تھا  
 اور اس ہی چوتھے مبدء کا کذب ہی ظاہر ہو گیا اور یہ ثابت ظاہر ہو گئی کہ اکثر متاخرین کو توجہ  
 قدامت کو توجہ سے زیادہ تکی ہو رہا ہے چنانچہ مبدء دیگر جو یکہ قبول اس کے نزدیک بھی ضعیف ہو اور وہ  
 اعتراض ہی اس پر وارد ہو تو نہیں پس اس لیے وہ ساقط الاعتبار ہو اور انشاء اللہ وقت میں اس کا  
 جھوٹ کھل جائیگا پوری لف و لٹ نہ میں جو مطابق شدت ہے سچ کہی لکھتے ہیں کہ دعویٰ کیا  
 کہ شہ اسماعیل عیسیٰ علیہ السلام سے نزول فرمائیں گے اور اس دعویٰ کی اسی خبر کو اور نیز  
 جو مولیٰ امام کو سند گزارتا تھا اور اس خبر کی شرح میں کہتا تھا کہ مبدء اس خبر کا حضرت اہمال  
 علیہ السلام کی وفات ہو اور دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد ہیں اور دراصل  
 علیہ السلام کو وفات چار سو تین برس پہلے ملاوٹ ہوئی ہو نہیں جبکہ چار سو تین برس

دو تہ اڑتین سو تہ گرا دین تو ایک ہزار اٹھ سو سینتالیس برس سے پہلے میں اس آفرین  
 کہتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام اس سال میں نزول فرما دیں گے اور اس سے پہلے غلامی  
 اسلام میں رہا تھا ہی کیا اور کلام اس کے بہت سے وجوہ سے دوسری جگہ پر کہ جب وہ تہ  
 ظاہر ہو گیا اور شہادت کے گدے پر ہو کر سترہ برس کے بزرگ اور اب انیس برس کے بزرگ ہو کر  
 عیسیٰ علیہ السلام نے نزول فرمایا پس اسے روانہ ہو کر ذکر کے ذریعہ قدرت پرستی اور تباہ  
 پاؤں سے جو مصروف کو شراب کر لے میں کوئی خیال نہ دے گیا ہو گا اور صفا کے ساتھ لیا اور  
 دوائی درخیز دے جسے کی تفسیر میں ہے کہ اس خبر کی بنا پر کام قمر کے ناپائیدار سے کچھ مصیبت آتی ہے  
 ظاہر ہو نہایت مشکل ہے اور بعد ظاہر ہونے سے مصداق کے بعد اور منتہی کی تعین ہو جائے گی اور  
 یہ بات ایسی ہے کہ ہر شخص کو پیشین گوئی کرنے پر قادر کرے گی اس لیے کہ ہر فاسق و فاجر سے اس بات  
 قاصر ہے کہ اس قسم کی خبریں یوں اور کہیں سے کہیں سے نہ آتی ہیں اس خبر کا وقت ظاہر ہونے پر  
 مصداق کو ہو جاوے گا اور انہماک سے یہ کہ یہ لوگ ہندو ہیں اور کلام اصل سے واحد ہو جائے اور  
 کسی نے خوب کہا ہے کہ اس صلح اخطار ما فیہ الذم منہ انتہی قول جو یہ ہے کہ اس کے بعد  
 اقوال داہتہ کر دین فرمایا وہ علی بن ابی طالب سے پہلے میں سب غلط اور غلطی میں اور غلطی میں  
 الفرقین متعلق ہر شیش اشک ان مفسرین پر خوب دعا دی ہے لیکن کلام اصل سے صحیح ہے  
 اور توحید و سکی یہ ہے کہ دو تہ اڑتین سو تہ گرا دین تہ برس مرا دہیں تاکہ عجاہ ہو جا  
 اور یہ واہد ہو کہ مجاز لغت میں نہ کر عمل نہیں ہو سکتا اور باوجود اس مجاز لغت کے کہ کوئی  
 سید کا وقت ہی صحیح نہیں اور نہ یہ شبانہ روز مرا دہیں تاکہ واہد ہو کہ زمانہ مجریہ خبر سے کہ سہی  
 اور تہ اڑتین سو تہ گرا دین اکثر ایام عالم کو سن اور جانب شمال و جنوب میں ہو تو میں اور تہ اڑتین سو تہ گرا دین  
 دہی قید صبی الصباح و المساء جو تہ خبر عربی کی ہے اور اس خبر کا بعد و جیسا کہ استاد نے فرمایا  
 رفت خواب کا اور یہ خواب اس وقت میں برسر ہوا کہ مسیح سے دنیا الی علیہ السلام فرمایا ہے

[illegible]

بست دن تہوگر ایضا باب ۴۴ اور ۳۴ کیلئے کہ رب الافواج فرمایا ہر کسین اون پر  
 چڑھوں گا اور میں بابل کا نام پڑھاؤں گا اور انہیں جو باقی ہیں بیٹوں اور پوتوں سمیت کاٹ  
 ڈالوں گا خداوند فرماتا ہے ۳۳ رب الافواج کہتا ہے میں اوسے خالیشت کی میراث اور ڈاؤن کی  
 کردہ نگا اور میں اوسے نسا کی بھارت سے بھارت والوں کا ہم ۳۲ رب الافواج سے کہہ کر فرماتا ہے  
 یقیناً جیسا میں نے چاہا ہے ویسا ہی ہو جائیگا اور جیسا میں نے ارادہ کیا ہے ویسا ہی واقعہ ہو جائیگا  
 ۵۰ باب ۵۰ اور ۱۸ اسلئے کہ رب الافواج اسرائیل کا خدا یوں کہتا ہے کہ دیکھ میں بابل  
 بادشاہ اور اس کے سرزمین کو نہراؤں گا جس طرح میں نے زربور کی بادشاہ کو نہراؤں ہی تھا ۲۶  
 بلکہ اگر گئی کرو کہ بابل پر جاؤں اسے سارے کمان کشوں سے طرف سے اور سب سے مقابل خیمہ کھڑا کرو کہ وہ  
 پہنچ کر جگہ نہ آسکے کام کو موافق آسکے بدلاؤ سب کچھ جو اوس نے کیا اوس سے کہو کہ کیا  
 خداوند اسرائیل کی خدا کے آگے بڑھی شیخی کو ہم اسلئے کہ جو ان ہزار ہا زمین میں گرجا میں  
 اور سارے جنگی مرد اور سدن کاٹ ڈالے جائیں گے خداوند کہتا ہے ۳۵ اسلئے کہ دشمنی درندہ  
 گندہ روں کے ساتھ وہاں بسیں گے اور تتر مرخ اور میں بس کرین گے اور وہ ابترک پہر آباد ہوں  
 پشت در پشت کوئی اور میں سکونت نہ کرے گا ۳۶ جس طرح خدا نے سدوم اور غمرہ اور اس کے لوگ  
 شہروں کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہے اسی طرح کوئی آدمی وہاں نہ بسے گا نہ وہم زاد اور میں  
 ہم دیکھ ایک قوم وہاں ایک بڑے گروہ اور تتر مرخ اور میں بس کرین گے اور وہ ابترک پہر آباد ہوں  
 برپا کیے جاؤں گے ہم اور کمان اور نیزہ اور پیکڑیں گے دیکھ میں اور رحم نکرین کی اونکی اور  
 سمندر کی چونشیں کا مانند ہوں گا اور وہی گھوڑوں پر چڑھیں گے اور جنگی مردوں کی  
 نیزی مقابل آسکے بابل کے بیٹے آرائی کرین گے ایضا باب ۱۵ اور ۳۵ اسلئے کہ خداوند  
 یوں کہتا ہے دیکھ میں تیری محبت کو ثابت کروں گا اور تیرا انتقام لوں گا اور اس کے بچے کو سکھائوں گا  
 اور اس کے سونے کو خشک کروں گا ہم اور بابل کہندے ہو جاؤ گے اور گندہ روں کا مقام اور وہاں  
 اور شہر کا باعث ہو گا شاہدات ہوں باب ۱۵ اور ۳۵ اسلئے کہ خداوند نے ان کے سینے کو چھان پر اور

پہنچا اور انتہا اور زمین اور جو جلال تر و روشن ہو گئی م اور اوس فرشتہ کی جگہ سے  
 اوجھل اور اسی کو کہا کہ بڑی رابل گری ہو وہ وہ بود نکا گرا اور ہر ایک گندی روح کی جو کی  
 اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندہ کا بے شمار ہو گئے ۲۰ اسی اسمان اور اسی مقدس مہلو  
 پہنچا اور اوس پر خوشی کر کے کہتے تھے کہ خدا فرما اوس سے تمہارا بدلہ لیا ۲۱ ہر ایک فرشتہ  
 فر ایک پہر پر ہی چکی کر پاٹ کو مانند اوٹھایا اور یہ کہتے ہوئے سمندر میں پیشکا کہ باطل جہ پر  
 شہر یونان اور یونانی پیشکا جائیگا اور ہر کہی جو یا یا نہ جائیگا ۲۲ اور ہر لفظ نوازوں اور  
 مطربوں اور بالاسی بیجا نوازوں اور نرسنگا ہو کتو والوں کی آواز اس میں پہر نہ  
 سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا کوئی پیشہ کیون پہنچے ہیں ہر پائانہ جائیگا اور  
 چکی کی آواز تھمے میں پہر نہ سنی جائیگی ۲۳ اور پہر تھمے میں کہی چراغ روشن نہ ہو گا  
 اور پہر تھمے میں کہا دہن کی آواز کہی نہ سنی جائیگی کیونکہ تیرے سودا گریں کی  
 اشرف تیری اور تیری سودا گری سے زمین کے سب قومیں خاکہ گشتیں ۲۴ اور زمین  
 اور مقدس لوگوں کا اور خشنے زمین پر قتل کی گئی اور نکالو سمین پایا گیا ایضا ۲۵  
 ۲۶ اور پھر یون کی بعد میں فرشتہ ان پر بیت لوگوں کی بڑی آواز یہ کہتے ہوئے  
 ہلکے باہر نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند بہار خدا کی ہیں ۲ کیونکہ اوس کے  
 رہا ہر حق میں اس کی اس بڑی کہی کی خبر اپنی زنا کاری سے زمین کو خراب کیا تھا  
 کی اور اپنی بنیادوں کی لہو کا بدلا اوس کا تہہ سے لیا ایضا ۲۷ اور ۱۴ اور سن ۱۵  
 ساتویں فرشتہ فرمایا یہ ہوا میں اونڈیلا تپ سماں کی بیکل کے سخت کھڑے ایک بڑی  
 آواز یہ کہتے ہوئے کہ ہو چکا ۱۸ تپ وازین اور کہ جین اور سب جلیات ہو گئیں اور ہر پر  
 آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین میں اساطیر اور سخت ہو چوال کہیں ستارے ۱۹ اور وہ  
 بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قوموں کی شہر گر گئی اور ہر بڑی رابل خدا کی حضور بارہی تاکہ اوس سے  
 شدت تھر کر مکی کا پایا دے ۲۰ تپ ہر ایک ہلکی جائے ہو گیا اور زمین کہیں پاس نہ گئے

بر سر ایوهون پرتن بن کز اولی گری اور اولون کی آفت آریهون کفر کا کیونکہ در در آریهون  
 ہی سخت آفت تھی اور جو موافق اور مطابق پیشین گوئی اندیسیا علی بن کزور میزدیہ محمدی سال آمدنی آند  
 علیہ سلم کز اولون کسر ہوا اور جو کنگر تر اوس کے نہیں پر گرتا اور تا ازل سلوہ جو ایک بہت بڑا آب تہافت کہ  
 ہوگا اور دایہی تھادہ کہ ہزار ہوں ہوشک تھی جاری ہوگئی اور تشنگانہ فارسیہ کا ہزار ہوں ہوشک تھی  
 سر ہو گیا اور نو خیزوان چمن زبون یکدین ہوا اور نو خیزوان کا کوئی کبوتر دیر ہر چوچی کا کز اولون خیر و خیر  
 خواب دیدن نو خیزوان کز اولون چمن زبون یکدین ہوا اور نو خیزوان کا کوئی کبوتر دیر ہر چوچی کا کز اولون خیر و خیر  
 درین سال کیشب نیایش کنان خواب اندرون شہر تاشکینان چنان دیدن تاشکینان خواب  
 کہ در شب آمد سیکے آفتاب جل پایہ نرویان از برشش کہ میرفت تا اوچ کیوان ہر ش  
 برآمد بر این نرویان از حجاز خرا مان خرا مان کیشی و ناز بہمان قافہ تا قافہ پر نور کرد  
 بہر جا کہ بد ماتھے سور کرد و رفاق بہر جاز نزدیک دور نہ بدکان نہ از قرا و یافت نور  
 بہر جا کہ بد نور نزدیک رائد خزا و ان کسری کہ یک ماند و جست آنکہ از خواب شدیم شب  
 بکس بر این کار تکش اولیہ چو سر قع بر آنگند از چہر محمد بخواندیش بر خویشین نوید چہر  
 ہذا ناشدند شاد اندر نیست ز خوار کہ او دیدند آگشت اپنوشیدند بوز پیمبر انیشین  
 نگہ کرو آن خواب تازین چنین گفت کہ از خبر و کام ہمارا کہ از ایست اندر زبان  
 بدو گفت خسر کہ برگوی دست کہ اندیش گانم تر جان بکا ازین پس چمن گفت بوز چہر  
 کہ ای رای تو بر تر از ماہ و چہرہ نگہ کردم این خواب را بر سر ہر خواند رجوع الی شگفتی نگر  
 تعب یہ کہ درون بوز چہر خواب نو خیزوان را  
 انین روز تاپش سال پیش نہ در دواز زبان پامیش کہ پیشین گیر دہ راستی  
 یہ چہرہ ہر گرفتہ کاستی ہمہ بر زد وین زر و شت ہمہ چون نہایہ لکشت را  
 بدو نیمہ کرد و ز لکشت او بکشتش نہ بند کسی پشت او جو دو سیح نہاند سچای  
 ہر آرد ہمیں و پیشین پای بہ تخت حصہ پایہ بر آید بیک دہ ہر میان را بکشتا رفت



چو نگاہ زین سر زین سر  
 از دیوایان بکشتار گنج  
 پس از وی تو کوین سر بود  
 گریبایل کوین سر بود  
 سرخت اندر در و در و در  
 زگر و ان کند جهان بکجا  
 آتش پرستند و فی آفتابا  
 سرخت گردان در آید خواب  
 چو نشیند کسری ز نو چهر  
 انسیان بگریزیش از گریز  
 جهان شد که از شکسته سیل  
 یک آواز آمد جهان پر لرز  
 برآمد چو شاه ز دل ز جای  
 انداخت آن کار را سر زبای  
 یوآن دیدد انا غم از زبان  
 چنین گفت کا شای نوشیروانا  
 چنین ملک کیو است او ز داد  
 که آغاه بگریزادر برادر  
 بدین بود که او را جو کرد  
 که از گریبایل ناگفت سر  
 بدو گفت بوزیر چو زبانی  
 که زین کار شایا به بستی تو  
 پس این سخن شایه میرزیت  
 بمر و بر و بر و بر و بر  
 سوز و زجران جگر  
 خیزد و ان شنه کالی با پای  
 اگر چه ندارد دسلج جبار  
 شود خاکدان جملہ شکست  
 ازین را از این راه دور فیه بود  
 ندانند چوین شکست  
 پس انکه کی گفت اویان شکست  
 ز طاق شکسته پس آغاز کرد  
 سوزانند درون سر چه بود که از ان  
 که بریاد شد کار او گریب  
 همین هر زبان کشید انا را  
 پس تو جبار چه جبار چه جبار  
 بنوشید در پرده خاک چهر

برفت و جبارین سخن یادگار

تو می یادگارش زبیر سار دار

اور ایک اور بہ خواب دیکھا کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑو کو کہتے ہیں بہانک  
 کہ دیکھتے سے اور ترک شہر دن میں پہل گئے پس نوشیروان فی ان حوادث  
 کے بعد واسطے تحقیق حال کے کاغذوں کے پاس انہو قاصد بھیجے اور صلح  
 کا امن کی پاس چاہا تا ظہیر اس فن میں نہ کہتا تھا قاصد نوشیروان پہونجا اور اسوقت  
 سطح سکاٹ موت میں تھا پس قاصد فی اول سب حوادث اور نوشیروان خواہ لو کا میان کیا  
 وہ بلا اور سنی ہی بابل کی خرابی کا ذکر کیا اور کہا انہو ظہیر الاملاۃ و لغت صاحب الاملاۃ و  
 وادی السماۃ و جباریت سادہ و محدث بنیان فارس ملکین بل اللہ من تقام و لا الشام للسلطنت

لینے حسب وقت تلاوت قرآن شریف کی ہوئی لگی اور یہی سب سے پہلے صاحبِ عہد  
 درجاری ہو جاوے وادی سماوہ اور خشک ہو جاوے کچھ بڑا درہ اور کچھ جائی آگ  
 فارس کی نہری گا بابل فارسوں کا مقام اور شام سلج کا خزانہ اور یہ طہات کہکمر  
 جان بجان فرین سپرد کے پس بیاغ ہو کہ یہ سب بشارت نبوی پر اور اس خرابی بابل کی جو  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوئی تھی خبر تھی اور اس خبر کی خبر شاہدین پہلا  
 شاہد یہ ہے کہ اولاد داود علیہ السلام نے میلاد مسیح علیہ السلام سے پہلے برس پہلی خبر تھی  
 کہ بابل خراب ہوگا اور اس کی محراب کو مبارک فرمایا اور پھر حضرت یسایہ علیہ السلام نے قریب  
 اٹھ سو برس کے پہلی میلاد مسیح سے خبر دی اور فرمایا کہ بابل خراب ہوگا اور مانند سدوم اور  
 عمورہ کی بنے خرمی قوم کو طوفان ہو جائیگا اور یہ کسی آباد نہ ہوگا اور پھر درشت کوئی اس میں  
 نہیں لے گا اور یہ گزرب لوگ وہاں خمی ایسا وہ نگین کی اور پھر قریب پانچ سو برس کے پہلی  
 میلاد مسیح سے یرمیاہ علیہ السلام نے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا اور پھر درشت کوئی  
 اس میں نہیں لے گا اور وہ مانند سدوم و عمورہ کے ہو جائیگا اور یہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے  
 یوحنا انجیلی بخاری نے اپنی مکاشفہ سے بیان کیا کہ بابل ہی بلا شیعہ خون انبیا اور رسولوں  
 کا لیا جاوے گا اور وہ ہمیشہ کو یران رہیگا اور یہ سلج فی وقت ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 و سلم کے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا پس ان خبروں کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک وہ خرابی بابل کی جس حالت پر انبیاء کرام فی بیان کی تھی  
 نہیں ہوئی اور اب ہوگی وہو المطلوب چنانچہ زمانہ خلیفہ ثانی یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں سو لوگوں سے عجمی میں بابل اس طرح ہاتھ بندھ کر  
 برگزیدہ سے خراب ہوا اور یہ آج آباد نہوا اور نہ انشا اللہ تعالیٰ تمام قیامت آباد ہوو  
 والی اللہ اور یہ بشارت اس سبب سے کہ حضرت داود علیہ السلام نے محراب بابل کو  
 مبارک فرمایا یہ دلیل حقیقت رسالہ و خلافت ہے واللہ و ہر شاہد یہ ہے کہ داود

علیہ السلام نے فرمایا بابل سے فرمایا اور نفل بابل کی مخبروں میں سے حضرت  
 عمر کو سوا اور کسی پر صادق نہیں آسکتا تیسرا شاہد یہ ہے کہ یرمیاہ علیہ السلام  
 جو نبی شریعت عیسیٰ علیہ السلام اور اچھی راکیب الحمار اور راکیب الجمل کے ساتھ دی سی اور میتی  
 اور من نبی شریعت کا نام نبی شریعت جمیل پر رکھا ہے اور اس نبی شریعت میں راکیب الحمار سے  
 سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پاک کی طرف اشارہ کیا ہے اور راکیب الجمل سے سیدنا محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا ہے اور میں نے کہ ایک نے اون دو سوار عین  
 سے کہا کہ بابل گر رہا ہے اور اس کے تمام بہ ریزہ ریزہ ہو چکی ہیں اس خبر کی سیاق اور  
 ذکر یہ مشکلی سے مشہور ہے کہ یہاں سے خرابی کا ذکر یہ جسکو ایسی ہی لوگ انجام دین  
 بلکہ زمانہ احد الکلبین المبارکین کا ذکر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام تو سزا و جزا کی لکھی  
 سی نہیں تھی اور ان کی حواریوں نے جہاد ہی نہیں کیا پس اس لئے وہ احتمال دہ گیا  
 اور احتمال ثانی یعنی وہ کہ یہ خبر خرابی بابل زمانہ محمد کے موقوف ہو گیا وہ مطلوب  
 چوتھا شاہد یہ ہے کہ اس نبی شریعت میں یرمیاہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نبی قوم اور  
 سزا و جزا کی اور وہی خراب کر گئی اور کتاب پیدائش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لقب اسماعیل  
 علیہ السلام کی بعض اولاد کو منظم کا ہی ایسی کہ او میں ان کی نسبت فرمایا ہے کہ میں اس  
 برہی قوم بناؤں گا پس اس وجہ سے لایا ہے کہ یرمیاہ علیہ السلام کی کلام کی یہی سیاق  
 اسماعیل علیہ السلام کی بعض اولاد سے لے کر لکھنؤ کے بلویوں کو فوج کر گئی پس اب دیکھو کہ  
 اس اولاد کی آپ کی یہ امر ہوا اور کسی اللہ عزوجل کا اسکا کام کا انجام دیا سو ابی صحابہ  
 اور کسی کو نہیں پاؤ گے پس انہیں کی یہ خبر ہے وہو المطلوب  
 پانچواں شاہد یہ ہے کہ یوحنا حواری عیسیٰ علیہ السلام نے  
 جیسا کہ رسول کثرت میں مشاہدہ میں دونوں قصوں یعنی خرابی بابل و رجم اصحاب  
 قیل کو ایک دفعہ میں عالم عین سی دیکھا اور اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ عالم

ظہور میں بھی یہ قریب قریب ہو کر اور یہ تو سب جاستے ہی ہیں کہ قصہ حجم اصحاب  
 نبیل نمازہ حمل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا پس دوسرے قصہ کا یعنی خرابی  
 بابل کے خواری آج ذخیرہ دی ہو اسی زمانہ کا اس پاس میں ظہور نما جا بہتر چنانچہ زمانہ  
 خلافت نبوت میں اسکا ظہور ہوا اور بابل حسن حیثیت سے کہ یوحنا خواری ذخیرہ دی  
 تھی خراب ہوا واللہ جس شایعہ یہ ہے کہ یسعیہ علیہ السلام نے فرمایا وہاں  
 ہرگز عہد لوگ خیر الیادہ تیار گئے اس جملہ میں اشارہ اوس قصہ کی طرف کیا کہ جو  
 قصہ عین میں واقع ہوا اور وہ یہ تھا کہ جب وہاں لشکر امیر المومنین سیدنا علی بن ابیطالب  
 کرم اللہ وجہہ پہنچا آپ فرمایا کہ تم یہاں بھی نماز ادا کرتے ہو جگہ پر قبر الہی نازل  
 ہوا ہے اور اس لئے بھی حقیقت خلافت کئی نیا علی بن ابی طالب اور خیر قصہ عین میں  
 ہوئی ہے واللہ راہ راہ بید کہ ظاہر یہ بابل یہ بابل فرس نہیں بلکہ کوئی اور ہی جو ابھی  
 خراب نہیں ہوا سو امی بہت دھری اور بی الضافی کی کیا پہلی یہ کہ کوئی بری بابل ہوا  
 اس بل کہ کجا چاہے شہر پر سنہ میں نہیں آیا دوسری یہ کہ الہی بابل جنین انبیا و رسل  
 اکرام کا ثون ہوا ہو اسکا اور نہیں معلوم ہوتا ہے تیسری یہ کہ خرابی بابل کی بشارت  
 جلیلہ ترین مسیح علیہ السلام نے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور اسی  
 بت شکنی کا حکم فرمایا اور حضرت مسیح علیہ السلام تو جزا و شرا کے لئے اتنی نہیں تھے  
 لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام کے لئے آتے تھے اور یہاں عبارت تو پیچی  
 معلوم ہوتا ہے گویا کہ یہ فرماتی ہیں کہ تم اس کام کو انجام دیوین گے اور یہ زمانہ خلافت نبوت  
 میں ہی وہ خراب نہو جاوے گا۔ جو سچو یہ کہ سلیح نے اپنی حالت جان کندنی میں  
 بوقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خرابی شام و بابل کی خبر دی اور  
 ملک شام تو خراب ہوا اور قتل ہوا اور وہ اسکی خبر صادق لکلی یہ بابل کیو اسانہ  
 میں خراب نہو اسلحہ کہ جب ایک دفعہ کئی خبریں دین اور سب سچی لکلی تو ایک جو

موافق وحی انبیاء کریم ہو تو کسی جو بی ہوشی ہو یا بے اختیار غفلت فعلی اللہ علیہ وسلم  
 کو سائبہ بابل کی خرابی کیوں شہر و طہونی جواب خرابی بابل کی جس نسبت سے کہ  
 خبر و ان بین نہ کہ جو کو یا کہ شبہ خرابی قیامت سے بھی پس اس زمانہ میں کہ جو نمونہ قیامت  
 ہو اور قریب قیامت ہو مونی چاہی اور وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 ہی اسلحی کہ اب سزا و جزا کی کوئی اور آپ منظر اقصیٰ صفات الہی کو بہن وراپکا زمانہ ہوا  
 قیامت تھا کہ جس کسی نے اپنے باپا و اجداد و برادران کو تکلیف دی تھی اور سکا باند  
 آپ کو زمانہ میں اولیٰ لیا گیا اور بابل میں بخلاف انہیں شہر ان کہ تھا اس لئے کہ اولاً حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام گم میں زمین والی کو تھے اور پھر بھی اسلحی ان شہر میں تک تھے جو  
 اور بیت المقدس سے انہیں بابل کیوں خراب کیا کسی اسلحی آپ کو زمانہ پر یہ سزا ہی  
 بابل کی موقوف و مختصر تھی اور آپ کو زمانہ میں ہی ہو کر والحمد للہ اور واقریٰ میں فوج  
 عراق میں شہر ہشیر کی میان میں ہو گیا واقریٰ رحمہ اللہ فی اور جب کہ پہنچی سو موضع  
 کو تار میں تو اترتی اوس مکان میں کہ قید کیا تھا وہاں ابراہیم علیہ السلام کو سونغا پر ہی  
 اوس میں اور محمد کی الدیک اور دروہو بھی آنحضرت پر اور پھر ہاؤ ملک الایام ندا و لہا بین  
 الناس و لعلہم اللہ الذین اسوا و انجیٰ منکم شہداء و اللہ لا یحب الظالمین ترجمہ اور یہ  
 دن بدلتو لا فی ہین ہم لوگوں میں اور اس واسطے کہ مملوک کر دے اللہ جس کو ایمان ہی اور کرنی  
 بعضی تم میں شہداء اور اللہ نہیں جانتا ناحق والو کو جو کچھ شہادت بتا دے پھر پیر زبور  
 ۱۸۔ ورس ۷۱ لیکر خداوند ایک تخت نشین ہو اس لئے عدالت کر لے اپنی سزا دینا کہ ہے  
 ۱۹۔ اور وہ صداقت و حیاں کا انصاف کر لگا اور اس سے قوت و نوری عدالت کر دے گا۔  
 ۱۹۔ اور وہ ای خداوند کہ انسان غالب ہو و قومن کی عدالت تیر و خیر کیجاوے  
 انجند او نہ او کو دراک قومن اپنی تین بشری جانیں اس اور بینان سے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 اپنی سز تیار کی ہی اور وہ صداقت و حیاں کا انصاف کر لگا پس پسند انصاف

و لکھنؤ پارک کرنا بیان روز قیامت بہنیں ہو سکتا ایسا کہ درانا اور ثارت دینا اس  
 دنیا میں ہر نہ آخرت میں اور اس دنیا میں وہ زمانہ جس میں درانا اس امر سے ہوا کہ شیکشت  
 اور تہ جائے اور تو وحد قائم ہو جائے وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لیے تعبیر  
 اس کی زمانہ کی اس ثبات شدہ میری ہو گئی والحق بعد پانچویں نبی ثبات ثارت  
 قدیم الایام صحیفہ راشیٹل باب ۱۷ شاہ بن بلشقر کی پہلی سال راشیٹل نے اپنے ستر  
 ایک خواب اور اپنی سر کی زخمیں دیکھیں خواب اسنی اور خواب کو لکھا اور اس حال  
 مفصل بیان کیا (۲) راشیٹل بولا اور کہا کہ میں رات کو ایک رویا دیکھی اور کہا دیکھتا ہوں  
 کہ آسمان کی چار دیواریں برقی سمندر پر پانچ زرخیز جلیں (۳) اور سمندر سے چار پڑے  
 حیوان جو ایک دوسری سے متفرق تھے ایک ہم ہند شیر سہری مانند تھا اور عقاب  
 ہی سے ٹکڑے رکھتا تھا اور میں دیکھتا رہا جب تک کہ گریبان رکھی گئیں اور قدیم الایام  
 بیٹہ گیا اور آدمی کی طرح پانوں پر کھڑا گیا اور انسان کا دل اسے دیا گیا (۴) اور  
 کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرا حیوان بچہ کی مانند تھا اور وہ ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا  
 اور اس کی منہ میں اس کے دانتوں کے درمیان تین سیلیاں تھیں اور وہ ہونے کو اسے  
 کھا کھاتھ اور بہت گوشت کھا (۵) اور اس کی منہ نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک  
 حیوان تینہ دو کو مانند اوٹھا جسکی پیٹ پر پانچ کسی چار پر تھے اور اس حیوان کے چار سر  
 اور سلطنت اسی دیکھی گئی اسکی بھی من ذرات کی رویتوں کو اسکی دیکھا اور کیا دیکھتا  
 ہوں کہ چوتھا حیوان ہولناک اور پیٹ ناگ اور نہات زبردست اور اس کے دہشت  
 لوہ کی تھو اور بری بری تھی اور وہ نکل جاتا اور کھر کھر کر دیتا اور پتھی کو اسکی پانوں  
 شمار تھا اور یہ اون سب حیوانوں سے جو اسکی اگر تھی متفرق تھا اور اسکو دین  
 سنگ تھو (۶) میں نے اون سنگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ اونکے من  
 سے ایک اور جو اس سنگ نکلا جسکے آگے تین سنگ جڑے تھے اور کہا میرے گئے اور

کیا دیکھتا ہوں کہ اوس سنگ کی انکھیں تھیں انسان کی انگلیوں کے مانند اور ایک سونہ  
 تھا جو ہر کسی بڑی باتیں بول رہا ہے۔ میں دیکھتا رہا یہاں تک کہ کرسیاں رک گئیں  
 اور قدم الایام چل گیا اوس کا لباس برف سا سفید تھا اوس کے سر کا بال صاف سفید  
 اوس کے ہاتھ اوس کا تخت الگ کر رکھا کہ مانند تھا۔ سکی پیڑی الگ کے مثل تھی۔ اور ایک  
 آتش سیلاب بہہ رہا جو اسی کی آگ سے نکلا تھا ہزاروں ہزار اوس کے خدمت میں حاضر تھے  
 اور لاکھوں لاکھوں لوگوں کے گہرے تھیں۔ البتہ ہر کسی تھی کتابیں کہلی ہوئی تھیں۔ سنے  
 دیکھا یہاں تک کہ اوس سنگ کی آواز کو سب جو ہر کسی گنبد کی باتیں بولتا رہا۔ ان میں  
 یہاں تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوس کا بدن ہلاک کیا گیا اور شہر زلزلہ لگا۔ میں  
 والا گیا اور باقی حیوانوں سے سلطنت بھی اون سے لی گئی۔ پر اوس کی زندگی قائم تھی  
 اور ایک مدت اور ایک ساعت جی ۱۳۰ میں نے رات کی رونقوں کو وسیلے دیکھا اور  
 کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کو مانند آسمان کے بادلوں ساتھ آیا اور قدم الایام  
 تک پہنچا۔ وہ اوس سے اوس کے آگے ۱۲۰۰ اویسلط اور حشمت اور سلطنت اوس سے  
 دیکھی کہ سب فرماں اور مختلف زبان بولنے والی اوس کی خدمت گذاری کریں اوس کی سلطنت  
 ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ ہوگی اور اوس کی مملکت ایسی جو رائل ہونگی۔ ۵۰ امجدہ دانیل  
 کی روح سرور بدن میں بول ہوئی اور ہر کسی سرور کو دیکھ کر مجھ کو گہرا دیا ۱۶۰ میں اولین  
 سے جو نزدیک کھڑے ہو ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے اول ساری باتوں کی حقیقت  
 پوچھی اوس نے مجھ کو کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلائی۔ اپنی چار بڑی حیوان چار بادشاہ  
 ہیں جو زمین پر رہتے ہوں گے۔ لیکن حق تعالیٰ کی مقدس لوگ سلطنت ولین گے  
 اور ابد تک ہاں ابد الابد تک اس سلطنت کو مالک رہیں گے۔ ۱۹۰ تب میں نے چاہا کہ جو ہر کسی  
 کی حقیقت جانوں جو اون میں سے متفرق تھا کہ نہایت ہیبت ناک تھا جس کی دانستہ تھی  
 کہ اور ناخن پٹیل کہ جو جو شکستہ اور ٹکڑے کرنا اور پٹنی کو اپنی یا نون سے بٹارنا تھا

ہوا۔ اور دس سینگوں کی جو اس کی سرسری ہے اور اس ایک کرج لکھا اور جس کے آگے سین  
 کے ہاں دس سینگ کے جسکی انہیں تین اور ایک سو تہہ جو تری کہندگی باقیں ہوتا  
 تھا اور سکاچہرہ اسکو ساتھیوں کی نسبت زیادہ جدا تھا ۲۲ میں زد کیا کہ وہی سینگ  
 مقدسوں سے جنگ کرتا تھا اور ان پر غالب ہوتا رہا ۲۲ جیت تک کہ قدیم الایام آیا اور حق  
 کی مقدسوں کا انصاف کیا گیا اور وقت پہنچا کہ مقدس لوگ سلطنت کو مالک ہو دیں  
 ۲۳ وہ یوں بولا کہ جو تھا حیوان جو تھی سلطنت ہی جو دنیا میں ہوگی اسکی سلطنتوں سے  
 متفرق ہوگی اور ساری زمین کو فنگلی گی اور اوی لٹاری گی اور اوی وہ ٹکری ٹکری کر گی ۲۴ اور  
 ہی دس سینگ ہیں جو دن و شاہین جو اس سلطنت میں آتے ہیں اور کونکے ایک اور کونکے ہوتے  
 ہوگا اور تین شاہین غالب گاہ ۲۵ اور وہ حق تعالیٰ کی مخالفت میں آتے ہیں کہ ایک اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کو نصیب ہوگا  
 اور جاہل گاہ کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور وہ اس کے قبضی میں وہی جائیں گی  
 یہاں تک کہ ایک مدت اور تین اور وہی مدت گزر جائیگی ۲۶ پر عدالت میں سینگ اور  
 اسکی سلطنت اس سے لیں گے کہ اس سے ہمیشہ کو لئے نیت دنا ہو کرین ۲۷  
 اور تمام آسمان کو تلکی ساری ملکیت اسکی بندگی کریں کہ اور فرمان ہو دار ہو دیں گے  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ تین تیسرے سکی ہیں ہر دس، اسے بڑے چار حیوان  
 چار بادشاہین جو زمین میں برپا ہوں گے لیکن حق تعالیٰ کے مقدس لوگ سلطنت لیں گے اور ۲۸  
 وہ یوں بولا کہ جو تھا حیوان جو تھی سلطنت ہی جو دنیا میں ہوگی اسکی اس میں  
 تفسیر فرمشتہ معصوم سے چار دن حیوان کی پیمہ تیندو اور ایک حیوان ہیت ناگ غیر  
 سمی چار سلطنتیں معلوم ہوں اور چوتھی حیوان غیر سمی کہ دس سینگ دس بادشاہ اور ان کے  
 حاکم کہ اور سینگ بیان فرما رہے ہیں معلوم ہوئی اور گیارہ دس سینگ ہی اس سلطنت کا ایک  
 بادشاہ نکلا اور تین اسکو دس گورہ کی بھی تین بادشاہ نکلی مگر یہ سینگ اور کورہ الگ الگ  
 اور یہ سینگ لہو بادشاہ باقیں کیسے غور کی بولے گا اور مقدسوں سے جنگ کر گیا مضمون



قبیله مت و م یه سید اور پھر فرشتہ معصوم کہو بالیہ معصوم ہوا کہ اس سبب کہ اس کی  
مدت اور نہ تھی اور ادبی مدت کو یہ سلطنت اور دیکھی اور پھر مقرر ہوا کہ اس کی  
سلطنت کرنا اس کا سبب تھا کہ اس اب تین اول القسیر و تعلیق قبیله معصوم ہوا کہ اس کی  
ہو کہ جو اب تین فارس میں دیکھی گئی جس زمانہ میں بنی اسرائیل و بنی امیہ اور سی کی  
و انہل بن شروع ہو اسکا بیان ہو اور شروع بشارت ہذا کہ بنی اسرائیل بنی  
پہلی سال میں موجود ہو پس زمین اس قبیله میں وہی زمین و اراوی اور وہاں کی سلطنت  
کایہ حال ہو اور بیان ان سلطنتوں کا یہ ہے کہ سلطنت اول بشارت کی ہے جس کے پہلے سال اور  
یہ خواب دیکھی گئی اور بادشاہ سببی او بی طرف بیت المقدس کو قتل ہوا اور ماویہ کی  
سلطنت شروع ہوئی اور بشارت و اکیلیہ خمریہ میں بیان اس کا ذکر کیا دوسری  
سلطنت ماویہ کی ہو اور اسی دارا ماویہ کی اسکا شروع ہو اور پھر قیسری سلطنت  
کیا نیون کی ہو اور شروع اس سلطنت کا پانچویں برس پشتر میلاد مسیح ہو اور پہلا  
بادشاہ اس سلطنت کا قورس ہو اور چوتھی سلطنت ساسانیوں کی ہو اور پہلا بادشاہ  
اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہو اور نو شیریان تک جس کی سلطنت ایک قرن یا ایک سو  
زیادہ رہی ہو اور کلمہ اوٹینگا وزیر صادق آدمی اس سلطنت میں دس بادشاہ ہوئے  
اور اردشیر بابکان ۴۴ سال تھا یوں اردشیر ۳۳ سال تہرام بن تہرام بن ہرام بن ہرام  
شاہ پور بن ہرام بن ۲ سال تہرام بن شاہ پور اول ۱۴ سال یزدگرد ۲۰ سال ہرام  
۲۴ سال یزدگرد و تانی ۱۸ سال قباد ۳۴ سال قوشیریان ۸۴ سال یوں  
اول ۳۳ سال طین کا جھگڑا فرشتہ معصوم فرمایا تھا کہ دس سیکھو دس بادشاہ ہوں  
ہو گیا اور ہر تفریق سرخ کی بادشاہ اس سلطنت کا خضر ہو و نیز ہوا و خضر و نیز ہو و نیز ہو و نیز ہو  
علیہ السلام کو فرما کر ساری دنیا میں آج اور نام مبارک کھچا کہ اگر ان کی سلطنت کا فرمان چاک کر لیا اور لو ہشتاد  
حاکم بن سوا اللہ علیہ السلام کو فارسی میں یوانا یا انا تہا و در پران اس کا یہ ہے کہ سیزدا محمد سر اللہ علیہ السلام کو فرما کر

من جبرئیل فرامین محمدی سلطانین کو لکھی اور دعوت الہی اللہ کی تمنا اور نوا ایک نامہ بنا لیا جس  
 پر نصیب نہ کہ کس تحریر فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ بنو  
 سہبائے کسری بزرگ فارس کے سلام اوس شخص پر جو اتباع راہ راست کرتا اور اللہ تعالیٰ  
 کی طرف پہرے اور گواہی دی اس بات کی کہ خدا ایک ہی اور محمد اوس کی مبعوث اور رسول  
 میں میں بھی اسلام کی طرف بلاتا ہوں تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام آدمیوں کی طرف  
 تاؤراوی اور انعام محبت کردن کا فروں پر مسلمان ہوتا کہ تو سلامت رہو اور اگر ازکار اور کشتی  
 کر لیکھ تحقیق مجھ کو یوں کا وہاں تیرا وہاں ہو گا پس پھر دشت نزل نامہ گرامی و غیر حصول مطاع  
 نامہ نامہ شیطان نہیں آگ بگولا ہو گیا اور تکبر کی باتیں بولا اور کہا کہ محمد باوجود میری رعبت  
 ہو گیا کیا بکین اور اپنا نام میری نام سوا دیکھیں اعوذ باللہ من الجمل المرکب رسول رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہی نہ یوچی بلکہ جواب ہی نہ لکھا اور گرامی نامہ چاک کر دیا اور آپ  
 لکھا تو یہ فرق کتابی تفرق اللہ کی اس میرا نامہ چاک کیا اللہ اس کی سلطنت کو چاک کرے  
 بلکہ اس کی سلطنت کو ٹکڑ ٹکڑ کر دیا اور بعد ازاں اوس بدعت ازلی و شقی لم نیلی نے باذان کو  
 جو اس کی طرف ہو حاکم میں تھی لکھا کہ سنا گیا کہ کوی شخص عربین دعویٰ پیغمبری کرتا ہے لازم  
 ہے کہ وہ اس طرح اشخاص محمد کی اس طرف روانہ کر دیا باذان کو موافق اوس حکم کو باجوہ اور خرخرہ  
 اور خدمت نبوی میں تحقیق حال کو لکھ بھیجا اور خدمت بابہرکت میں لکھا کہ ان دونوں کو  
 ساتھ کسری کر پاس جانا چاہی پس وہ اول طائف میں آیا اور پھر مدینہ منورہ میں خدمت  
 نبوی میں حاضر ہوا اور سب حضوری بیان کیا آپ نے اونکی شوخی تکلفی سے قسم لے کر  
 اول دعوت اسلام کی اور پھر فرمایا اکل اسکا جواب لیکھا پھر فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ باذان  
 کو خبر دو کہ میری پروردگار نے ان کی ہمت سے شہید دیدہ سے خسرو پر وزیر کو مر وادلا اور  
 شہید پر وزیر کا شکم چاک کر دیا اور باذان کو بوساطت او نہیں رسولان کسری  
 دعوت اسلام کی اور خوشخبری شیعہ اسلام کی ملک فارس میں دی اور بصورت اسلام

باز ان کو حاکم بن مقرر فرمایا چنانچہ باذان بعد نصیب یقین خیر قتل خسرو ویزد اور  
 ہاشمی شہزادہ کی اذن کو گئی عربی سے کہ یہ قتل نہ کرو مگر وہ جواباً عرض کیا کہ میں  
 اس قتل سے نصیب یقین ورس ۵۰ کلام مصحوم اور وہ حق قتالی کی مخالفت  
 میں باتیں کر رہا کہ اور چاہیگا کہ وقتین اور شریعتوں کو بدل الی ہوگی اوس سے زیادہ  
 اور کیا بلنا ہوگا کہ صاحب شریعت کو ہی مواخذہ کرنا ارادہ کیا اور نیز قتل خسرو ویزد  
 سے نصیب یقین ورس ۱۰ میں زد کیا ایسا تاک کہ اوس نیگ کی آواز کی سبب جو برسی کہند  
 کی باتیں بولنا رہا ہاں میں بیان تاک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اسکا بدن ہلاک  
 کیا گیا اور شعلہ زلگین دالا گیا ہوگی اور یہ ورس خسرو ویزد کے جہنمی ہو چکی ہیں خبری اور  
 خسرو ویزد ہی تین بادشاہوں پر غالب ہوا اول ہر خسرو کہ اوس سے سلطنت ملی  
 دوسری ہر اہم جو بینہ پر جو بادشاہ ہو گیا تھا تیسری گہتم پر اور دسویں گویا کہ بادشاہ ہی تھا  
 اور کلام ملک مصحوم میں ہر دسے اوس کی قبضہ یزدنی کا جنگی بیان تاک کہ ایک مدت اور  
 دہشتین اور ادھی مدت گذر جائی گی ۲۶ پر عدالت شہسپائی الخ اور تفسیر اس کلام کی یہی  
 کہ بعد ہلاکت اس شخص کہ یہ سلطنت قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرن تینین یعنی  
 حضرت ابوبکر الصدیق خلیفہ اول حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی اور نصف قرن حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ وارضاء تک رہی گی کہ یزدگرد بادشاہ سلطنت مذکور کا اوس وقت تک  
 زندہ رہا اور کہیں کہیں سامان مشاد پر پا کر تارہا گو دار السلطنت خلافت حضرت عمر  
 رضی اللہ عنہ تین تحت حکومت مسلمانوں کی آگیا تھا اور مسلمان مالک ہو گئے تھے اور  
 سن ۲۹۹ انقیولین ہجری میں شہسپائی نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میرہ ہلاک  
 ہوا اور وعدہ الہی پورا ہوا تینہ کعب اخبار رضی اللہ عنہ نے جو زبانہ لموی میں حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تھی شاہد اسی بشارت سے عقد کر بیان کی تفسیر و بطریق  
 کلام ملک مصحوم پوری ہوئی اب چند امور متعلق اصل کلمات خواب ضروری البیان

نوین درس میں ہر مین بیان ایک دیکھتا رہا کہ کرسیاں رکھی گئیں اور قدیم الایام میں  
 قدیم الایام ماضی اول ما خلق اللہ نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کرسی  
 مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فر  
 وقت بیٹھنے تخت سلطنت پر بیٹھنے کی یہی دیکھتا رہا کہ منبر حضرت معاویہ رضی اللہ  
 عنہ اولیٰ گیا اور معاویہ کی یہی اس خواب صادق کی اپنی وطن مالوف مدینہ منورہ  
 یہی ہرم مکہ ہو کر رہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس کو دوست کہتے تھے اور  
 خاص بروز جاوے تخت یعنی منبر روز جمعہ لباس نو یا شومکہ و کسانہ زینت فرما  
 اور امت کو بھی یہی حکم فرمایا ہے اور آپ کو مبارک صاف ستھری اون کرماند تھے حلقہ شہی  
 آپ کو مبارک کو بکریوں کے بالوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور آپ کفر سے مبارک ہو کر تھے اور شہانہ  
 کہ تھے اور مانگ بھی نکالتے تھے اور دعویٰ پریشان سے آب ناخوش ہوتے تھے و شہین  
 ورس میں بھی ایک آتش سیلاب بہہ رہا ہوا دیکھے آگ سے لکھتا تھا ہزاروں  
 ہزار دوسکی خدمت میں حاضر تھے لاکھوں لاکھ او سکے آگ کی کٹری تھے آتش  
 سیلاب وہی حکم تا دیے جہین احراق نخل وغیرہ ہوا اور تمام زمین اور آسمان  
 دست بستہ آپ کی خدمت میں موجود اور نظام لاکھوں ہزاروں خدمت میں حاضر تھے غزوہ تبوک  
 میں ہزار وایات کو موافق سنت ہزار آدمی کو قریب تھے حجۃ الوداع میں بی شمار آدمی تھے وہ  
 ہزار ہا ہوں تھے نظام ہی قولہ اور کتاب میں کھلی ہوئی تھیں یہ ہورت فرقان مجید ایک کتاب  
 ہوا و زرد دل کا نام چھپسہ تمام کتابیں مافیہ کسل گئیں تیر ہوا ورس ہوئی ہر ایک  
 رتہ یوں کو دیکھے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کو مانند آسمان کو یاد لکھ  
 ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا وہی او سے او سکے آگے لائے یہ بیان نزول  
 وحی الہی کا آئینہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا اسطرح جبریل علیہ السلام کے شروع رسالہ کا ہے  
 اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نورانی اس وقت آئے تھے اور یاد لکھن میری سزا کی تھی

اور ان حضرت کو بادولین پر ہی نشتر لڑ جو وہ ہوان درس تہذیب و تہذیب اور شہادت اور  
 اسی دیکھتی کہ سب قومیں اور امتیں اور مختلف زبان بولنے والے اور اسکی خیر متکذاری  
 کرتے اور اسکی سلطنت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نریوگی یہ درس بیان کرتا ہے کہ  
 اپنی رسالت شامہ ہو کسی ملک کسی زمانہ کے ساتھ نہیں ہوا اور یہی رسالتہ خلافت باطن  
 اور خلافت ظاہری کی ہی خبر دیتی ہے اور ختم نبوت اور دوام سلطنت ظاہری کو بیان کرتی ہی  
 انہوں نے درس پڑھ کر دیکھا کہ وہی سینک متعلقہ نریوگی کرتا اور اوپر غالب ہوتا رہا جب تک کہ  
 قدیم الایام آیا اور وقت آپہنچا کہ حقیقتاً اگر مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہوں تو بیان تو ہوتا  
 نامی بسوی خسرو پر کبر اور آقا قدیم الایام کا قدیم الایام کے رسول کا آنا ہی اسلئے کہ رسول  
 گوئیے رسول کا کہ ہر چہ نبی نشارت بتاتا تفریلہ صحیفہ سبیا علیہ السلام باب ۲۸ - درس  
 (۹) کہ کسکو دانش سکھاویگا اور کسکو وعظ کر کے سمجھاویگا اور کون کون کا دودہ چٹا یا گیا  
 چاہے تو سجدہ کرے (۱۰) کیونکہ حکم پر حکم قانون پر قانون تو پیر قانون ہوتا جانا تو بیان تو پیر  
 (۱۱) مان دہ وحشی کی سی ہو مومن اور اجنبی نہ باندھیں اس گروہ کے ساتھ بابتین کرے گا  
 (۱۲) اور دانش اور سنی کہا کہ یہ دہ آرمگا ہوتی تم اوکو چوتھا ہو کرین آرم دیجو اور یہ چین  
 کی حالت ہی پر وی شنوا نہوی (۱۳) سو خداوند کا کلام او نہی یہ ہو گا حکم پر حکم  
 حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون متور ایہاں متور او مان تاکہ وی چار جاویں  
 او پیر ماری کوین اور شکست کماوین اور دوام بین پسین اور گرفتار ہووین (۱۴)  
 پس امر شہ بازار آدیون جو اس گروہ کہ یہ رسول میں ہر حکمرانی کرتی ہو خداوند کا کلام  
 سنو (۱۵) از لبکہ تم کہا کرتے ہو کہ ہم موت سے غمیدانہا اور عالم غیب سے ہمان  
 لیا جب ملک تازیانہ پنج ہو کر چلیگا پیر نہ پڑیگا کہ ہم ہی تہو نہ کو انہو نہا کیا ہی اور  
 دروغ گوئی کی آریز ابی تین چہ پایا تو (۱۶) باو تہو اسکے خداوند ہو وادہ  
 تو مانا ہو ویکوین صوفی بنیاد کرتی ایک تیرہ کہو نیکا ایک زلیا ہوا تیرہ کہو نیکا تیرہ لیا

کوڑ کر سیر کمنڈو والو تیرا سپر جو ایمان لاوڑا تو والی تارنگا یعنی شہر مندو ہونگا یہ لہ  
 اورین سویت برعدالت اور سہول پر صداقت رکھو گ اور ادنی جو ہو ملکی بناد کو چار دارالین  
 اور پانی تہنی کی مکان بہا کی جائن گے ہار اور تھمارا عبد جو سویت ہوا تو ہنگا اور تھمارا  
 بنوافت عالم غیب سے قائم نہی کی جب وہ جہلاک تازیانہ پیچ سے ہو کی چلیگا تب تم  
 او سکے جہاڑو والے کر نیچے پامال ہو جاو گی و جس خبر وقت وہ گذرنا ہو وہ سے تہین کے جاگ  
 ہر ایک صبح کو گذر لگا اور دن رات کو بھی بلکہ او سکا چہرہ جاسننا ہی گہر انیکا سبب ہو گا  
 کہ خداوند اوٹھی گا نیسا کوہ پر سیمین اور وہ غضبناک ہو گا جیسا جہون کی وادی میں تانا  
 بلکہ غیر سہولی کام کرے اور اپنا عمل کر گزری مان اپنا انوکھا عمل ۲۲ سو اب تم تہنامت  
 کر دہو کہ تمہاری بندہ ہی تخت مد جادین کیونکہ میں نے خداوند رب الافواج سے سنا ہے کہ  
 او سے کامل اور معجز ارادہ کیا ہے کہ ساری زمین کو تباہ کر دے ۲۳ کان دہر کر میری آواز  
 سوشنو ابو کر میری بات پر دل لگا و ۲۴ کیا گسان بوسنے کو لئے سب دن تل چلایا کرتا  
 کیا ہر وقت وہ اپنی زمین کو چاسا کرتا اور او سکے دھیلے پھڑا کرتا ہے ۲۵ جب وہ او  
 سہو کر چکا سو کیا وہ اجوائن کو نہیں چھٹا اور نہ را کو نہیں دالتا اور گدیوں کو بانت بانت  
 میں نہیں بوتا اور جو کو اس کے تعین مکان میں اور دیو کو دم کو اس کے خاص کیاری میں نہیں  
 رو لٹا ۲۶ کیونکہ او سکا خداوند او سکو تربیت کر کے تہین خشتا اور او سکو سکھاتا ہے ۲۷ اور  
 اجوائن کو داوئی کی ہنگی سے نہیں دانوی اور زیری کی او پر گاڑی کی چکر نہیں گھاتی  
 بلکہ لٹائی سے اجوائن جہاڑا اور زیری کو چڑھی سے ۲۸ روٹی کی غلہ پر دان چلا تا  
 لیکن وہ ہمیشہ اسی آگستا نہیں رہتا اور اپنی گاڑی کی ہنگی اور گھوڑوں کی ہمتیہ او سپر رہتا  
 نہیں رہتا و او سے سراسر نہیں کچلی گا ۲۹ یہ ہی رب الافواج سے مقرر ہوا ہے  
 چکا انتظام عجب اور او سکے دانائی جڑی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح  
 ہو کہ یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بامسح علیہ السلام کی ہے۔

ہمارے نزدیک بحیثیت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے اور دلائل ہماری دعویٰ  
 کی یہ بین دلیل اول دریں ۱۴ سے ۸ تک مبہمگون ہے کہ اس رسول کے  
 زمانہ میں دعویٰ یہود و تناسلی موت جو نسبت دعویٰ مقبولیت اور محبوبیت عند اللہ  
 کرتی تھی رہے تو صحیح اور نفی کر لئے ضرور ہے کہ الٰہی اس دعویٰ کو انکی طلب ہونا کا اس صورت  
 میں بسبب نہ کرے اس دعویٰ کو باوجود سہل و سحر لفظ دعویٰ مذکور معلوم ہوا اور انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تہ زبانی میں یہ لفظ دعویٰ یہود و ہوانہ زمانہ یسعی میں اور آیت  
 کریمہ قل ان کانت کمالہ الاراۃ عند اللہ خالصة من دون الناس فتمنوا الموت  
 ان کتم صادقین ولن تمینوہ ابدًا ما قدرت ایدہم واللہ علیہم بالظالمین اسی باب میں نازل  
 ہے تنبیہ اس سبب سے صحت صدق دعویٰ یوسفونہ کما یعرفون انبیاءہم ثابت ہر دور نہ  
 تکذیب کیا مشکل تھی اور دو طرح تکذیب اس جگہ ممکن تھی ایک باتیان ما طلب اللہ  
 دوم تکذیب پیشین گوئی ولن تمینوہ ابدًا ما قدرت ایدہم قتل و اشرفا ق و جلا سے  
 وطنی اختیار کیا اور فقط لفظ تمینی الموت نکھا کیونکہ کہتے کہ اس وقت  
 اس سے زیادہ کم نجاتی آتی دلیل دوم دریں ۱۰ اور ۱۱ میں نزول الٰہی کتاب کا جو  
 جامع احکام الٰہی ہو اور نہ متعددہ اور مقامات مختلفہ میں نازل ہو بیان ہے اور نزول  
 قرآن شریف بجا آج اسکا مصداق ہے نہ نزول انجیل سہارنوق انجیل مکتوب جو ایں میں  
 نہ متزل من اللہ اور ہمارے نزدیک انجیل عیسوی متزل من اللہ مرتبہ واحد ہے اور اسی  
 باب میں آیت کریمہ و قرآننا فرقناہ لتقرہ علی الناس علی مکث و نزولناہ من ذیال قبل انزلناہ  
 اولاً لئولم یؤمنوا ان الذین اولوا العلم من قبلہ او یتلی علیہم کبرون لا ذقان سجدا و یقولون  
 سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لنفسہ لا یخیرون لتذقان سکون ویزیدہم خشوعاً  
 نازل ہوئی ہے لتقرہ علی الناس علی مکث گویا کہ فائدہ مبینہ توین ورس لشارت  
 مذکی طرف اشارہ ہے اور اگر ان الذین اولوا العلم من قبلہ من اشارہ گویا کہ طرف

اس بشارت کی ہر اور جواب دہیہ قریش کا ہی جبکہ بیان مراحۃ اس آیت کریمہ  
میں ہے و قالوا لو انزلنا نزل القرآن جملة واحدة لكنا نكسب به قوادك  
میں تلمانہ و شریکوں کو کیا لوگ بمثل ان کے جتنا کہ باطنی دشمن تھے اور حاصل جواب سائنہ منع  
فتح نزول کذابی کی ہے اور بیان نبوت فائزہ تثبیت فواد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم اور بیت شیر خوارگان استیلا اور بیان کفر اس امر کہ خاصہ اس کتاب کا نزول  
کذابی ہوا اور شاہ اسکی اہل علم میں بلکہ بدعت تفسیر میں موجب سجدات شکہ ہوا و سجادہ کرام  
بہی تفسیر کلام الہی کو بڑی احسانات الہی سے شمار کیا ہوا و کہا ہوا کہ ہم لوگ پابندی  
شرعیہ کی نہ تھی پس اگر اس صورت میں یہ شیر شریعت نہ پلایا جاتا تو ہم مستحکم اسکے  
نہیں تھے اور یہی صحیح ہر دیکھو میوند نے وقت نزول توریت کیا و جو وہ طلب کر کس صورت  
سے مانا تھا پہاڑ سر پہ کھڑا کیا گیا تھا جب ناچار ہو کر قبول کر لیا تھا اور قریش کا  
کیا ذکر تھا البتہ طلب اور غیر طلب کا فرق بیشک ہی نکتہ شروع بیان تفسیر میں درس  
۱۱ میں ہے اور تیسریوں میں درس پنجم اگر درس اور تھرہ کو جمع کروئیں پس بدت  
نزول کلام مجید کی طرف اشارہ نکلی و لیل سوم درس ۱۱- میں ہر مان وہ  
وحشی کسی ہونٹوں رنج اور پیدائش کے سولہویں باب کو درس ۱۲- میں نسبت  
اسما یل علیہ السلام کو مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہوگا اور سکا کا تہ سبکے اور سکا کا تہ آدمی کا  
ہوگا اور وہ وحشی نعوذ باللہ من التحریف یعنی اسما عیل علیہ السلام عربی اللسان تھی اور کلام  
اور کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہی نہ ایسا ہی مسیح اور نہ زبان مسیح علیہ السلام  
لیل چہارم درس ۱۲- میں بیان ہجرت مسیوی آرام گاہ یثرب مدینہ منورہ کی نزول  
پنجم درس ۱۴- میں ہر دیکھو بیون میں بنیاد ذکر کی ایک پتھر رکھو تو اسکی ایک پایا ہوا  
پتھر کو فی سربکار رنج اور بشارت دانیکہ چہرہ میں ہی بسبب صفات منہیت کی یہی لفظ  
آیا ہے و قمر اور کعبہ شریف کو بنیاد و خفوق علیہ السلام فی بشارت توریت پر کیا



اور حضرت داود سے کہا ہے وہ بے ترسی مہارون نے روکی جی کوئے کا سر ہوا پس  
 بالتحقیق خبر دیا کہ اس بشارت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ بشارت آپ  
 کی گویا کعبہ شریف کی سے پہنچی ہے دلیل ششم اس بشارت کی چند دوسروں  
 میں بیان تادیب عام و اور وہ دین حوی میں ہے دلیل ہفتم ورس اسے از کنگ محل  
 غارتی کا ذکر ہے اور ایک ایک کرامت و ہمد خلافت کا بیان کلمات جب مہلک تازیانہ  
 بیج سے ہوئی جلیگہ الخ بیان ہی اور اس کرامت کو حضرت مولانا شہناوہ دینا قطب  
 العارفین سند الواصلین امام الخدین سند الفقین حضرت مرشدی سہمی حبیب  
 مولانا شیخ محمد عاشق انوری صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان اشعار نقل کیا ہے

ان کی رو رہی امیر المومنین	اور بر سر خداکت شاہ دین	ہمیت حق سایہ بر سر کردہ بود
پوششش انصاف در بر کردہ بود	جلہ و کدای سران ایران روم	انقض یکم دازیم ہر بلوم
بود حاضر ہر کی ہجرون صدر	نمودہ بجان بود ہجرون نقش	جلہ بد اوراق دفتر باہر شد
بود مینہ ان کل خراج انیش پیش	چون اندیدہ زیر پیش خیرہ روم	گفت بابانگ بلند یکم شوم
ایتقدرتاخر در حکم خدا	ایتقدرتاخری نائب خدا	ایتقدرتاخر در احکام رب
ایتقدرتاخری ای بی اوبہ	او بلورید و رگ جانش رسید	طایر ہوشش نقش جوید
باہر از ان خوف او اور و حذر	یک شد مقبول شیش ان دیگر	بانگ زو با غصہ ان گشت
غیرت حق کرد یک جوش و خروش	در کفنا خود کرد درہ استوار	سمت قیصر ضرب گیران نامدار
گردنش از سرش کرم جدا	نائب اتم دست من دست خدا	بعد از ان بر خاست استوار
مستند شد بر طایف اخ و خفا	چون رسول روم در اقصا روم	رفت پرسان گشت از احوال
مروان گفتند تا رخ فلان	بود و قیصر حکم ان بر سر سران	ناگهان بیدار شد از دیوار
کردن ان شاہ روم از ہم شکست	در کفنا ان دست بدیک و رہ	کہ زوفش آب می شہم

اور درس سولہمین سفر شام فاروقی کا بیان سے ملک تازیانہ دو معنوں سے اس جگہ  
 استعمال کیا ہے ایک معنی مشہور اور تطبیق اور بیان اسکا یہی ہوا دوم معنی صاحب عدل  
 و داد قاسم کفراف دین فاروق میں الباطل والیقین فرقة الیہ عمر الفاروق رضی اللہ  
 عنہ اور چہن معنی اس درس سولہمین اثبات کیا ہے اور باعث سفر تازیانی تھا کہ جس وقت  
 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خیمہ زن ارض مبارک بیت المقدس پر پہنچے شہر والوں  
 نے دروازہ بند کر کے ٹکڑا شروع کیا چند ماہ لڑنے کے آخر میں حاصر سے تنگ ہو کر  
 اپنے پیشوا کو پاس آئی اور اس سے اپنی تکلیف اور سرگردانی بیان کی وہ صبح کو دروازہ  
 پر آئی مسلمانوں سے متنبہ ہو گیا اور یہ کہاتم جانتے ہو یہ شہر بلند اور حرم محترم الہی  
 اور ارض مقدس اسی شہر کا نام ہے اور ہمیشہ سے یہ شہر عزیز ہا اور اس شہر کو اب کوئی فتح  
 نہ لے لے گا سو اسی ایک شخص کی جیسی صورت تو ہم واقعت میں اگر حاکم متبادری ہے تو ہمیں  
 دیکھا دو کہ محمد دروازہ کو نہ لیں اور اگر ہمارا حاکم وہ نہیں تو اگر سو برس غم پر و شہر تپ سکتی  
 یہ شہر تہا پری قبضہ میں نہ آئی کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت خالد کو جو شہر حضرت  
 عمر رضی اللہ عنہ کی بھی پیش کیا اونے غوری دیکھا اور دیکھنے کے بعد کہا یہ وہ نہیں  
 میں کسی جگہ فرق نہ پا گیا اور نبی فکر خیرشی تمام لوٹ کی چلا گیا صحابہ کرام نے اس بات میں  
 ایک عرضی خدمت شریف امیرین روانہ کی آخر کار بعد مشورہ و قرار داد عمر سفر شام ہم  
 کیا اور اسی سفر شام ہو کر درمنازل طی کر کے شہر بیت المقدس پر پہنچے اور بادے  
 پیشواؤں کی فرجال فاروقی دیکھ کر دروازی شہر و اکیراد فر اور صحابہ کرام اسس آ کر یہ  
 یقوم اوخلو الارض المہدیہ سے لے کر کتاب البکرم ولا ترند و علی ادبار کم فقللو حسین کو طہقی  
 ہو کر شہر میں داخل ہو کر والحمد للہ و لیل مشکہ و تجارت سیلانہ کتاب میدائش باب  
 ۹ م بقوب نے اپنے بیٹوں کو بولا یا اور کہا اپنی کو لکھا کرتا کہ میں اونے جو بیچا دیوں  
 میں تم پر بیچا خبر دون وین ابوداؤد سے عبارت کا عصا عدو کا اور نہ حاکم

اور کربانوں کی درمیان سے جاتا رہا جب تک کہ سیلانہ اوی اور قومین اور سکے  
 پاس اکٹھی ہوئی اور دوسری مقدمہ میں ثابت ہو گیا کہ زمانہ اخیر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا ہی یعنی خاتم النبیین آپ ہیں مسیح علیہ السلام اور پہلی دنوں ہی زمانہ اخیر ہی اور تیسرے دنوں  
 میں بعد غضب و عذاب یعنی انکار رسالہ عیسیٰ علیہ السلام فی النجفہ حکومت اور آزادی باقی تھی  
 عربین خسرو وغیرہ جہوں عدیدہ مستغلبہ تھے مگر بعد غضب و عذاب یعنی بعد انکار رسالہ  
 آنحضرت علیہ السلام انکار رسالہ عیسیٰ اور آزادی مطلقاً تمام روی زمین پر سے یہود کے  
 مٹ گئی اور تمام روی زمین پر بطوریکہ اللہ چاہتی **فصل سن ولادت**  
 نبوی کے ثبوت کے بیان میں بتارت میلادیکہ کثافت یوحنا باب ۱۶ ورس ۱۴ پھر  
 ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ مواہن اللہ بلا تب اسماں کی پہل کی تخت کی طرف سے  
 ایک برقی آواز پہنچو ہوئے نکلی کہ ہو چکا ۸ تب اوزیرین اور گرہین اور جلیان مویں  
 اور یہو سجال یا الیسا کہ جب سے آدمی زمین پر میں الیسا بر اوجت بہو سجال کہی نہ آیا تھا ۱۹  
 اور وہ پرا شہر تین نکدشی ہو گیا اور قوموں کی شہر گردی اور بری بابل خدا کی حضور یاد آئی  
 تاکہ اس سے اپنی شدت قہر کی می کا پیالہ پلا دی جب ہر ایک مالک غائب ہو گیا اور پہاڑ  
 کہیں پائی نہ گئے اور آسمان سے آدمیوں پر میں من بھر کی اوسے گرے اور اولوں کی  
 آفت سے آدمیوں نے خدا پر کفر کیا کیونکہ اوس اولی کی نہایت ہی سخت آفت تھی قفس  
 میں ہیں ہے کہ وہ ہو چکا یعنی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم میں ظہور فرمایا  
 اور وہ ظہور دود فہو احمر تہ اول کی والدہ ماجدہ حضرت خاتون امنہ و شکم مبارک میں  
 اور مرتبہ دوم اس عالم میں اور ظہور ثانی چونکہ باعتبار اظہریت کی مقدمہ تھا ذکر میں ہی مقدمہ  
 اور فرمایا تب اوزیرین اور جلیان الہم آواز کو شہید و تمام عالم پر ہوئی اور پہاڑ اس سے زیادہ ہو گیا کہ وہ کچھ نہ کر سکی  
 اگر کسی اور مکان سے شہر ہو گیا اور تمام ہی چاہے اگر کسی اور جگہ سے ہو گیا اور پہاڑ اس سے زیادہ ہو گیا کہ وہ کچھ نہ کر سکی  
 کا زمانہ قہر الہی اور حضرت عمر کے زمانہ میں یہ شہر خراب ہو اور ظہور اول ہو چکا اظہریت تھی گو ظہور

تو تہا ہی موخر فرما کر فرمایا آسمان سے آدمیوں پر سن من بہر کے اولی گریز اور لکڑی کی  
 آفت سے آدمیوں کی خرابی نہ لگا اور اس فقر میں ان واقعہ اصحاب قبل گاہی اور سورہ فیل میں نہیں  
 کا بیان ہے اور بیان اس واقعہ عبرت انگیز کا یہ ہے کہ ابرہہ ستارہ میں فی ایک کینسہ شام فلیس صنعا  
 میں بنا کر ارادہ کیا تھا کہ حج ادا سکے ہوا کری اسی اثنا میں ایک شخص فی قبیلہ کنانہ سے  
 اوسین رات کو بول و براز کیا بعد واقفیت اس شخص کے اوسنے بہ قسیمہ کھا کہ تیز  
 کنبہ شریف کو منہدم کر دے لگا اور اسی ارادہ خبیث سے لشکر کشی کہ معظمہ کو کی اور  
 اسکے ہاتھی بہت تھی اور سردار ادا لکا محمود نامی ایک فیل تھا جس حد حرم کے قریب  
 پہنچ کر چاہتا تھا کہ داخل حد حرم محترم ہوا اور اس فیل کو اگر رکھتی تھے ناگاہ اوس منکر  
 میں ادسی مونسہ بہر اور قدم اکی نہ اٹھایا اور پیٹہ گیا پر چند اوسا مارا اور زخمی کیا مگر  
 اوس طرف قدم نہ بڑھایا اگر اور طرف کو لجاتی تو یونہی جاتا اور حرم کی طرف کو قدم نہ اٹھاتا مگر  
 مردود باوجود اس خرق عادت ظاہر و باہر کہ نہ سمجھا آخر الام حرم محترم فی نہر مشیا سیج  
 ہر ایک کے پاس قین سنگریزی تھے ایک ایک منقار میں دود و لون بخون میں اور ان  
 طایرون فی لشکر کی سربراہی کی بہر کر فی شرف کی ایسی نشانہ باز تھی کہ جسکی  
 مار فی سر میں گہکریا فانی کے رستی نکلتی ایطح اوہون نے اس بچہ الہی سے  
 اوس تمام لشکر کو ہلاک کیا ایک شخص مجسجک بادشاہ کے پاس پہونجا جب خبر دی چکا اور اوسو  
 یو پہا کہ وہ کیسی جانور تھے ایک جانور کہ گویا ملک الموت اوسکا تھا اوسکی سر پر اڑ رہا تھا  
 اوسنے اس جانور کو دیکھ کر کہا اسی جانور تھے اوسی وقت اوس جانور نے وہ سنگریز  
 جو نام زدا اوسکے تھا مارا اوسے ہلاک کیا اور کو بہر سنگریزی چہر کی ہی برابر تھے مگر بہر  
 گولی کا کام دیتے تھے اوسے سب سے باعتبار عظمت باطنی انکو من من بھر کے اوسے  
 فرمایا اور یہ قصہ زمانہ حل سید الرسل میں ہوا ہی اور یہ حرق عادت ذوق جہنم سے  
 ایک جہنم سے حرمت محترم سے علاقہ کہتا اور دوسری جہنم سے حرمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ

اور تماشہ کہ باقی فرمان بردار الہی سبب نام حبیب ہی مشہور تھا کہ تیسری کہ نایب ولادت  
 مسیح علیہ السلام تیسری سبب عیسوی الہی باقی بین ولادت تیسری سبب بھی سن ہجری شمار ہوتے  
 چاہیں تہین لیکن عام الفیل مشہور ہوئی کہ سن ہجری کی کتاب سعیدہ علیہ السلام کی موافق  
 سن ہجری بین یا پانچویں فصل بشارت شب میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا  
 میں پہلی بشارت میلاد محمدیہ صحیفہ حقوق علیہ السلام باب سہ در س ۳۴ خدا  
 تبارک و تعالیٰ اور وہ جو قدر سب کو وہ فاران سے ایسا اچھا کہ خداوند کریم کو آنا و سکی رسول  
 کی بعثت ہو اور فاران کہ معنی کا نام ہے خلاصہ تواریخ بخدا کہ بفضل اسامین ہو اور نام کہا  
 گیا فاران اور بیدایش کہ اکیسویں باب میں اسماعیل علیہ السلام کے حق میں مسطور ہے  
 درس ۲۱ اور وہ فاران کی سیابان میں رہا اور وہ باتفاق کہ میں رہتی تھے اور تھامہ  
 سی بیان ہوا اور تھامہ نام کہ مظہر کا ہی تھاموس میں ہی تھامہ بالکسر مکہ شہر تھا البتہ  
 تعالیٰ اور طیبہ حرم مدینہ ہے ام اسکی شوکت سی آسمان چھب گیا اور زمین اسکی حمد سے  
 معمور ہوئی ش یعنی احمد حامد محمد و محمود و صاحب نوا احمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد  
 لبری والوری والبری پیدا ہوئی ام ۱۴ اسکی چھکاٹ نور کی مانند تھی ش بیان نور  
 میلاد نبوی ہے شفاء میں بیان آیات وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے  
 و ما ر ایت من النور الذی خرج معہ عند ولادۃ و ما ر ایتہ اذ ذاک ام عثمان بن  
 ابی العاص من ندی النجوم و ظهور النور عند ولادۃ حتی ما یبصر الا النور م پر وہاں  
 بھی اسکی قدرت در پردہ تھی ش ظهور قدرت الہی بظہور نور احمدی شب  
 معراج میں ہوا کہ نور عرش بھی نور احمدی سے مقابل نہوسکا م درس ہجری  
 اسکی آگے آگے چلی اور اسکی قدموں پر انکشی و باروانہ ہوئی ش ملاکت عامہ  
 خاص اور عام دونوں بہ برکت قدم نبوی اس عالم سے اوشہائی گئیں م درس ۶  
 وہ کہہ رہا تھا کہ راوی زمین کو لرزادیا اسنے نکاہ کی اور قوموں کو برا گذرہ

اور قدیم بہار ریزہ ریزہ ہو گئے اور برائی بہاریاں اوکے اسکے دھس گئیں اور سکے  
 قدیم راکھیں بھی بن رہیں نے دیکھا کہ کو نشان کو خیموں پر پیت تھے اور زمین بیدیاں  
 کر پردی کا پ جاتی تھی شش ذکر میں تقدیم ربانی نہیں تھے بلکہ تقدیم رتبہ کا لحاظ  
 ہو نہیں وہ کہرا ہوا اور اسے زمین کو لڑا دیا گو معنی اس کے رعب عامہ اور خوف  
 ہے کہ جس سے زمین بھی ہل جاوے اور اپنی عقل کہو بیٹھے لیکن ظہور مصداق نبیہ اسکا جمل احد  
 وغیرہ پر ہوا اور پلٹنا پھار کا پلٹنا پھار خیمہ کا ہی اور اس جمل احد پر اب اس وقت کہڑی تھی قولہ  
 ادسے لگا دے کی الخ ظہور ہو گا یوم الاخر اب ہوا قولہ قدیم بہار ریزہ ریزہ ہو گئی اور برائی  
 بہاریاں اوکے دھس گئیں شش مراد پھار سے وہ شریع مالتقدیم میں جو کسی پھار پر عطا  
 ہوئی تھی مثل شریعت موسوی اور برائی بہاریاں صحت انبار کرام علیہم السلام اور بوجہ کہ  
 کہ شریعت اولی بہار پر عطا ہوئی تھی او نگو بہاریاں کر کے تعبیر کیا گو بہار ہی پر وہ صحیفہ  
 نہ ملا ہوا اور دس جانا او لگا سنو خ ہو جانا احکام او کی کا سہے اور منع ہونا سطا لہ او کی  
 کا مگر بصورت شعریہ ازلات وغریبے اور و گردہ کہ توریت و انجیل سنو خ کر دے میں  
 اسی کا بیان ہے تنبیہ اس فقرہ سے ثابت ہو گیا کہ تو ازم نبوت نبیا صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے نسخ شریعت مالتقدیم ہے واللہ الحمد قولہ میں نے دیکھا کہ کو نشان کو خیموں پر پیت تھی  
 اور زمین بیدیاں لکی پردی کا پ جاتی تھی بیان اگر اصل میں مدین ہے تو اس کے پردی  
 اسی شب نیلا دین اس عالم طور میں کا پ گئی جسکی سبب سے زلزلہ ایوان کسری میں  
 آیا مشعر چوتیس درافواہ ہوا فتادہ ترزلزل در ایوان کسری فتادہ اسی اربا ص نبوی  
 کو بیان فرماوی ہے اور اگر اصل میں مدین ہے لیکن مدین شعیب علیہ السلام حیاں حضرت موسیٰ  
 جب سال مقیم رہے اور سالہ لوستے وقت وہاں سے عطا ہوئی تو پلٹنا اور کا پنا او  
 پردوں کا وہی نسخ ہونا شریعت موسوی کا ہے اور اگر حقیقت میں یہ کلمہ مدیاں  
 ہے اور کسی شہر ثالث کا نام ہے تو البتہ وہاں بھی زلزلہ وغیرہ شب سیلا دین ہوا ہو گا

اور کاشان پور ان میں ایک شہر تھا اور وہاں بھی زلزلہ ہوا ہو گا۔ مہم کیا تو نایابوں پر  
 ہزار تھائی عداوند کیا دریاؤں پر پتھر اتر رہا تھا کیا سمندر پر تر اعضاء تھا کہ تو اس  
 کو ڈرون پر اور فحشائی کی کارٹون پر سوار ہوا ۹ کہاں تیری ہانک نکل کی گئی جیسا کہ  
 تو ذکر فرمایا بان تو مون کے ساتھ شمع ہی کی۔ ش۔ حضرت جبریل اور میکائیل علیہما  
 السلام فرشتہ مقربین اور الامینین الدما امرحیم و یقینون یا لوجہ رول ملائک کی  
 شان میں نازل ہو اور ظہور صفات الہیہ مثل احواء و امامتہ و زراعتیت و اعجاز فرشتگان  
 میں زیادہ ہے یعنی یہ ان کاموں پر مقررین عزرائیل قبض ارواح پر امیر اہل احیاء  
 و مہوشی و ارباق ارواح و فساد عالم پر جبریل امانت داری وحی و مدد رسل پر اور  
 میکائیل بارش پر ایسی وجہ سے جو۔ انکو قرب کد ای زیادہ ہو انکو کاموں کو اللہ پاک  
 کی طرف نسبت کرتی ہیں جیسی کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے جو ابراہیم و ابراہیم و احبار اموات  
 ہوتا تھا تو گودہ یقیناً سبک الہی محی و ممیت تھا مگر آخر معجزہ تو الہی تھا ہوا اور سیاحی وقت  
 مثل ہونی ایسی ہی یہاں سوار ہونی حضرت جبریل علیہما السلام اور اور ملائک ساتھ سوار  
 اللہ عزوجل کی تعبیر کیا ہے اور یہ دونوں صاحب روزیدر سوار ہوتی تھی اور مضمون  
 اس تمام فقرہ کا یہ ہے کہ پہلی زمانہ ہونسووی میں تو خشکی سمندر و غیرہ کی تہو سوار ہو  
 تھے اب بھی کیا و لیا سی ارادہ ہم۔ تو نے زمین کو چیر کر اوسکی ندیاں کر دیا۔ ش۔ و او  
 سماوہ جو ہزار برس سے خشک تھی جاری ہوئی م۔ ۱۰ پہاڑوں و نیچے دیکھا اور کانٹ  
 گئی ش۔ مظلوم کا احد و غیرہ ہے مہم پانی کے باغ و بہار کی گز گز ش۔ خشکی بحیرہ طریہ کو  
 اگر مصداق اسکا قرار دینی تو بجا ہے اور وادی سماوہ کا جاری ہونا اور بحر طریہ کا  
 خشک ہونا شب میلاد نبوی صلیم میں ہوا م گہراؤنی اپنی آواز بلند کی اور اپنے  
 ہاتھ اوپر کو اٹھائی ش۔ کمرہ کعبہ معظمہ اور وقت میلاد شریف صلی اللہ علیہ وسلم  
 کعبہ معظمہ کی چاروں گوشوں سے یہ آواز موعی فذ حار کم رسول بن الفکر کم ہے

تمام قریش گہر گئی مگر اس وقت اور چاندنی آتی رہتی تھی تیرے تیروں کی  
 روشنی کی باعث چوڑی اور تیری بہانی کی چھک بستی سبب ش کو معنی اس کلام کو  
 بیان شدت حرب ہے مگر منظر بعینہ ہی اس کا غزوہ حبشہ کی منزل صہبائین حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ کی لئی اور بروز غزوہ فذت علی بعض الروایات حضرت سرور  
 کو لکھ اور قصہ قصہ لائق آمد قافلہ قریش میں تو روز شمس و صیغ شمس و لون ہو  
 او بیان ان تینوں بھڑون کا یہ ہی بیان معجزہ اول جنبری مدراج البنوت میں آتا اور  
 ایک وقت اس غزوہ سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر سے رجوع فرما کر  
 صہبائین غمیزن ہو کر اور حضرت صفیہ ام المومنین کی ساتھ زفاف کیا اسی منزل میں  
 بعد نماز عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ تہا کہ آثار  
 وحی آنحضرت بظاہر ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فی نماز عصر ادائیگی تھی اور زمان  
 وحی کا غروب آفتاب نگہ دارانہ بدر غروب آفتاب کے آثار نزول وحی منقطع ہوئی اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال کی طرف متوجہ ہو کر ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 استفسار ادا کیا نماز عصر فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عرض کیا کہ میں فی نماز عصر اور انہیں کی پیر  
 آئینہ واسطے نماز حضرت علی کریم اللہ و جبکہ وحی کہ الہی علی تیری اور تیری رسول کی اطاعت  
 میں تھا آفتاب کو واسطے ڈوباوی تاکہ نماز عصر اور کری پس خداوند کریم نے نبی و عاصی  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام آفتاب کو بعد غروب طلوع فرمایا کہ شعاع اس کا پہاڑوں اور جنگلات پر پڑی اور  
 خلق کو لائی انکھون سے دیکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور نماز عصر اور الی اور معجزہ  
 جس شمس بروز خندق پہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر کو لکھ روایت  
 کیا گیا ہے مگر مشہور یہ ہے کہ آپ نے بعد غروب نماز عصر قضا کی ہے اور بیان معجزہ  
 نبوی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شب صبح کو حال معراج بیان  
 کیا اور فرمایا کہ قافلہ قریش شام سے آئینا کو میں فی راستی میں دیکھا اور یہ نشان ہے



بیان کیا کہ اس وقت ایک اونٹ بھاگ گیا تھا بعض فاسق  
 اسے اور اس کے دو بچے قریب سے اس وقت دیکھ کر یہ  
 تبارک کے کہ وہ قافہ گت بیان ہوئے گا آئے فرمایا جبار شنبہ  
 کو اس جبار شنبہ کو قریش بائٹلار آمد قافلہ تھی اور دن قریب غروب  
 کے ہوا اور قافلہ آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ایک  
 ساعت دن اور برہ گنیا اس عرصہ میں وہ قافلہ آگیا اور اس حدیث کو  
 یونس بن ابی بکر نے معازی بن ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور غزوہ  
 خبیر اور غزوہ خندق میں یوم نہرو بازی اور تیر اندازی تھا ہی اور چاند بچارہ  
 شنبہ ہی تھا اور آتی دیر اولی حرکت میں ہی توقف رہا ہم گاجم ۱۱۱ قمر  
 کے ساتھ زمین پر کوچ کر گیا تو نے نہایت غصہ ہو کے قوموں کو روند ڈالا  
 ہے ۱۱۳۔ اپنے قوم کو رہائی دینے کے لئے ہاں اس نے مسوح اور ہانی  
 دینے کے لئے نکل چلاش ذکر ہجرت ہ اور مسوح آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم اور وہی تیر مہینہ آیت ہم تو بنیاد کو گردن تک نہ لگا کر نہ  
 شریکی کہہ کی سر کو کچل ڈالے گا ش بیان فتح مکہ منظمہ اور بنیاد مکہ  
 منظمہ اور قید گردن تک فرما کرنے کی بوجہ قبولیت ایمان ہے۔  
 اللَّهُمَّ وَأَنْتَ حَلَّ هَذَا الْبَلَدِ سے معلوم ہوتا ہے پہلی سے اس کا بیان  
 صحیفوں میں ہے اور شریعہ بوجہ اہل اور اس دعوی کا ثبوت اس کے لئے  
 اللہ تعالیٰ آجائے گا نکتہ کلام مجید یہ ہے کہ میں فرمایا ہے اَلَا  
 تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذَا خَرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دُونِي فَتَمْنَنَ اِذْ يَمْكِي النَّارُ اِذَا  
 يَقُولُ يَصْحَابُهُ لَا تَحْرُكْنَ اِنَّ اللَّهَ تَعَالٰی اِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ يُفْصِلُ الْفَرَقَ بَيْنَ الَّذِي يَنْصُرُ وَبَيْنَ الَّذِي  
 يَنْصُرُ اللہ کی حیثیت اور سکون کا لا کافروں نے وہ جان سے  
 جب دونوں گئے غار میں جب کہ لگا اپنی رفیق کو تو غم نگہا اللہ حماد ہے

ساتھ ہے یہ اہمیت بیان ہجرت میں ہے اور اس اہمیت سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت ہے باعث فتوحات ہے اور ان صحیفوں  
 سے بھی یہی معنوں ثابت ہوتا ہے بشارت جلیلہ مدین اسی ہجرت  
 کو نصرت غزوہ بدر کی وجہ قرار دی ہے اور یہاں اسی ہجرت کو  
 ساتھ فتح مکہ منظمہ کو ذکر کیا ہے اور انہیں دونوں غزوں پر گویا  
 کہ مدار کار نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا پہلی کے نشان  
 یُکَلِّمُكَ مِنْ هَٰذَا عَنْ بَيْتِهِ وَیُکَلِّمُكَ عَنْ بَيْتِهِ تَازِلُ ہے اور دوسرے  
 میں سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح وارد دوسری سند بشارت سنائی  
 ربورہ ۹ خداوند سلطنت کرتا ہے زمین خوشی کریں چھوٹے بڑے  
 جزیری شام و مدین ۲۔ بدلیان اور کالی گہاٹن اوسکے انس  
 پاس میں صداقت اور عدالت اوسکی تخت کی بنیاد میں شش  
 طرزیان اور قرآن سے ثابت ہے کہ یہ بشارت ہے اور استقبال بشارت  
 حال بلکہ بزبانہ ماضی بوجہ یقین اکثر تفسیر کرتی ہیں بشارت جلیلہ مدین بابل  
 کی خرابی کی نسبت یہ فقرہ ہے پھر اسے بابت بڑھاس کے لکھا  
 بابل گریرا اگر بڑا اور اوس فقرہ میں خرابی بابل کہ جو خدا پرست  
 بعد اس بشارت سے ہوئی بعینہ ماضی بوجہ یقین تعبیر کیا اور ایسی ہی  
 بہت جگہ ہے اب بعد ہمد مقدمہ بذاتہی سلطنت خداوندی شورشالت بشارت  
 رضیہ کریں اور یہ دونوں بشارت ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو جمع  
 ہیں اور نیز فقرہ خداوند سلطنت کرتا ہے اور فقرہ دوم چھوٹے بڑے جزیر  
 شام و مدین رسالت عامہ کو بیان فرماوے ہے اور رسالت عامہ بھی آیت ہی  
 صادقہ کتاب رسول الثقلین میں درس دوم بدلیان اور مدین بشارت سنائی

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تہ اور وہی تھا کہ آپ کو سر پر بدلی سایہ کی مہر پہنی تھی  
 یعنی بطور اعجاز شفاء میں بیان آیات غنہ مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی ہے  
 من ذلک اطلاق اللہ تعالیٰ کہ بالتمام فی سفر تین آیات سے پر سایہ کرنا اللہ تعالیٰ  
 کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدل سے سفر میں وہی روایت ان حدیث و نسائہ  
 رانیہ لما قدم و ملک ان یظلمہ و کرت ذلک لمیسرة قاجر ہا انا برای ذلک غنہ خرج  
 معہ فی سفر یعنی ایک روایت میں ہے کہ خدیجہ اور اونکی اور عورتوں نے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو وقت ماحبت سفر شام سے دیکھا کہ دو فرشتے آپ پر سایہ کر رہے تھے  
 پس یہی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر ہے ذکر کیا پس منیرہ نے کہا کہ تمام سفر میں جب سے میں آپ  
 ساتھ گیا تھا یہ امر دیکھا ہے و قدر وی ان حلیمہ رات عمامہ نظیوہ و معہ ہا اور  
 تحقیق روایت کیا گیا ہے کہ حلیمہ کی دانی نے دیکھا ایک بدلی کو کہ آپ پر سایہ  
 کرتے تھے اور آپ اس وقت حلیمہ کی ہی پاس تھے اور فقرہ دوم و ریح دم عدالت الخ میں  
 آپ کو دونوں خلیفوں ابو بکر صدیق اور عادل عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے اور حضرت  
 صدیق بنہ زید بن علیہ السلام کی تو اور حضرت عمر کی شان میں وارد ہے کہ اسلام عمر سے  
 شوکت اسلام بری اور اونکی اخیر وقت تک برابر دیدہ اسلام برہنہ ہا اور دونوں آپ کی  
 تخت پر یعنی منبر پر آپ کی اور جانشین نبوی اور اون دونوں صاحبوں کا انتقال کا فیہ  
 بعض قسم کی بند و نسبت میں فرق آیا اور اطلاق زید عدل مشہور ہے ہم سہ ایک  
 اگ اوسلر اکی آگئی جاتی ہے اور اوسکو دشمنوں کو ہر طرف جلاتی ہے اگ اوس دشمن  
 شاطین اور اگ شہاب ثاقب سفار میں بیان آیات مولد نبی میں ہے من ذلک  
 حرسہ السماء بالشہد اور انہیں آیات ولادت ہی حفاظت آسمان کو ساتھ  
 شہاب ثاقب گرم ہم اوسکی بجلیوں کے عالم کو روشن کیا زمین دیکھتی ہی ہے  
 اگشی فقرہ اول میں اوس نور کا بیان ہے جو وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہر ہو آیات مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں متضامین سے واراقتہ من النور الذی خرج  
 من عند ولادته ترجمہ کو نہیں آیات سے دیکھنا آپ کی والدہ کا ایک نور کا جواب آپ کے ساتھ  
 ظاہر ہوا واراقتہ اذواک ام عثمان بن ابی العاص میں تدلی النجوم وظہور النور عند ولادته حتی  
 ما نظر الالم نور ترجمہ اور انہیں آیات سے ہے وہ شئی کہ دیکھی عثمان بن ابی العاص کے  
 ران سے لگنے اور نزول کی ستاروں اور ظہور نور سے آپ کی پیدائش کے وقت یہاں تک  
 کہ سوا ہی نور کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا قول الشفاء ام عبد الرحمن بن عوف لما سقط علیہ  
 علی یدری کو تہل سمحت فاعلا یقول حکم اللہ و صار لی ما بین العرب والمشرق فی فطرت  
 الی فتور الیہ و ترجمہ اور انہیں آیات سے ہے وہ کچھ ان کی شفاء ام عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ  
 فر کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین ذی انہو ہاتھوں پر لیا اور آپ روڈ لگو  
 ستامین ذی ایک نائل سے گھنٹا تھا حکم اللہ اللہ بخیر رحم کرے اور روشن ہو اسیر  
 لگو مشرق کو مغرب تک بیان تک کہ مین ذی محل روم کو دیکھے اور فقرہ ثانی مین ذی زلزلہ  
 عالم کا بیان ہے ایوان کسری میں زلزل ہوا شطرا کی فصل مذکور مین ہی و ما جبرے  
 من العیائب لیلہ مولد بن الشجاع ایوان کسری و سقوط شرفانہ و غنض بجرہ طبریہ محمود  
 ناز فارس کاں لبا الف عالم ترجمہ اور انہیں آیات سے ظہور عجائب کا چوب شب میلاد  
 تبریزی میں ظاہر ہوا مین محل کسری کا اور گزرا نگرون ہاوس کی کا اور سو کہ جانا بجرہ طبریہ کا اور  
 بھجنا آگ فارس کاں اور ہریر میں سونہ بچہ تھی ہم یہاں خداوند کی حضور سے موسم کرمان پہل  
 گئی ساری زمین کو خداوند کو بروش آپ کی اعزاء مبارک کے نقش تہیرون میں ہو جاتی ہی  
 شہزادہ خندق مین شہنشاہ کہود ذی وقت ایک تہ کی سے نہ ٹوٹ سکا آپ ہی فی ابوی  
 نور ابراہیم قوت باطنی ہی تھا اور زمین توقصہ سراقہ مین گہل گئی اور اسلیمہ اوس کا گھوڑی  
 گود سپاہی چلایا تھا اور اس کا خلیفہ ثانی عادل عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کرامت الحاصل  
 زمین ہوئی ہے اور وہ بھی ایسا صحیح ہے اور وہ قصہ پورچیا کلب سے کہ زمانہ خلافت عمر

میں وہی ایک بڑی سی زمین میں خشک ہو گیا اور وہ بھاری بھاری سی خدشت میں اتر گئی۔  
 میں حاضر ہوئی اور اسے دعا دی کہ زمین کو کیا اب نے بجائے اندر عزوجل زمین سے دھڑکی گئی  
 م در ۱۰۔ آسمان اور اسکی صداقت کی بنیادی کر زمین اور سا بی آستین اور اسکی جلال کو بیکار  
 میں تھا فقرہ اول کا بیان قول قائل رحمت اللہ بیان شفا زمین گزر گیا اور بیان فقرہ دوم  
 یہ ہے کہ لکچر پویشش کے وقت تمام عالم کی سیر کر آئی گئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے  
 بعد ثبوت آکا جلال ساری خلقت دیکھتی ہی رہ گئی م، شرمندہ ہو دین وہی سب  
 جو کہندے ہوئے بہت پوچھتی ہیں اور مور تون پر پہنچتی ہیں اسی ساری مسودہ تمہارے  
 سجدہ کر تیرے نام دلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ منظر اور از نقد جاگم رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تمام قریش گہراڑی اور برونہ فتح مکہ منظر ہی سقوط اہتمام  
 باخارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور تجدہ کو ساتھ میں اگر اس سقوط کو قبضہ  
 تو بجا ہو اور بہت شیشہ وغیرہ سے مضبوط کئے ہوئے تھے اور یہ امر زمانہ نبوت اور  
 قبل نبوت زمانہ ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا۔ ۱۰ + ۱۰  
 دوسری سند بشارت میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم  
 مکاشفات ہو جناب ۱۲ اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک  
 عورت سو رچکواڑھی ہوئی اور چاند اسکی پانوں تلے اور اسکی سر پر بارہ نشان  
 تاج تدار ۲۲ اور وہ حاملہ تھی اور در سے جلانی اور جتنی کو آئینہ تھی اسی زمانہ میں  
 ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ ازوہا جسکے سات  
 اور دس سینگ اور اسکے سر وں پر تاج تھی ظاہر ہوا (۳۴) اور اسکے دم چنے  
 آسمان کی تہائی تہائی پہنچی اور زمین پر ڈالا اور وہ اڑدیا اور اس عورت  
 اگر جو جتنی پر تھی جاگڑا ہوا تاکہ جب وہ چنے تو اسکو بچے کو نگل جاوے (۳۵) اور وہ  
 فرزند زریہ جینی جو کہ لہری کا عصبالیکے سب قوموں پر حکومت کرے گا اور اسکا زکا خدا

کی آگ اور اس کے تخت کے آگے اور ٹالیا کیا (۶) اور وہ عورت بیابان میں جہان اور  
 جگہ ہی جو خدا کی طیار کی تھی ہباگ گئی تاکہ وہ ان وی ایک ہزار دوسو ساٹھ دن تک اس کی  
 پرورش کریں (۷) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اس کے فرشتے لڑے اور  
 اژدہا اور اس کے فرشتے لڑے (۸) لیکن غالب ہوئی اور نہ آسمان پر اور نہ بہر جگہ  
 ملی (۹) سو بڑا اژدہا نکلا گیا وہی پڑانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے  
 اور جو ساری جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا اور اس کے فرشتے ہی اس کے  
 ساتھ گرائے گئے (۱۰) پھر میں ایک بڑی آواز کو آسمان سے یہ کہتی خاکہ اب نجات اور  
 قدرت اور ہمارے خدا کی سلطنت آئے اور اس کے مسیح کا اختیار ہی کیونکہ ہمایون پر  
 تمت لگانا اور لا جورات دن ہماری خدا کے آگے اور نہ تمت لگانا تاکہ ایا گیا (۱۱) اور  
 اونہون فریبی کر لہو ہو کر سبب اور اپنی گواہی کے بات کو باعث اس کو جیت لیا اور  
 اونہون نے اپنی جانوں کو دے کر تک غریزہ جانا (۱۲) اسو سٹے تم نے آسمانوں اور  
 اونہون کی رہنے والوں کو شعی کر و افسوس اونہون خوشگی اور تیری کر نہ ہو والی ہیں اسلئے کہ  
 ابلیس بڑی غصی سے تمہارا ذکر کہ وہ جانتا ہے کہ اس کے لئے تیری ملت ہی (۱۳) اور جب  
 اوس اژدہا نے دیکھا کہ میں زمین پر گرایا گیا تو اوس نے اوس عورت کو جو فرزند نہ بنیہ  
 جی تھی ستایا (۱۴) اور اوس عورت کو بڑی عقاب کر دے کہ وہ اس کے پاس  
 کو سامنی سی بیابان کو اپنی مقام تک اڑ جائی جہاں ایک زمان اور د زمان اور  
 نیم زمان تک اس کی پرورش متفر کی گئی (۱۵) پھر اوس سانپ نے انہونہ سے  
 پانی کی ندی کرماند اوس عورت کی پیچھے بہایا تاکہ ایسا ہو وی کہ اسی ندی بہا  
 یجا دی (۱۶) پر زمین نے اوس عورت کی مدد کی کہ زمین نے انہونہ کو لایا اور  
 اوس ندی کو جواشہ دی نے اپنی منہ سے بہائی تھی پی لیا اور اژدہا عورت پر غصہ  
 ہوا اور اس کی باقی اولاد سے جو خدا کی حکم مانتی اور مسیح کی گواہی رکھتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب  
 بیت و عصا کی ہی اور آپ کی تین ولادت کا ذکر ہے اور وہ عورت آپ کی والدہ  
 ماجدہ ہیں اور وقت ولادت شریف کو نور فرماؤ گویا تہا اور تمام مکان نور سے  
 منور تھا اور بشارت میلادِ محمدی کی شرح میں سند اسکی شتائی قاضی عیاض سے  
 منقول ہو چکی ہے اور آپ کی ہی سر پر وہ تاج تھا جس میں بارہ ستارہ تھے یعنی اقطاب  
 وقت از انام حسن تہا امام مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین تہا اور وہ تاج رست  
 محمدی تھا اور درود کا آپ کی ہی ذکر ہے اور وہ فرزند نرینہ شفیع اللہ سبحانہ  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب سیف و صاحب عصا ہیں اور حکومت آپ کی  
 اظہر من الشمس و دجوان کو گویا مالک آپ ہی ہیں اور آپ ہی کو شیطان پلید اور  
 اسکی لشکر کی سر سے اللہ جل جلالہ نے بجایا اور حفاظت فرمائی و لا الحمد للکافی  
 اور آپ کی پیدائش کی وقت سی سی بیہر بار شہاب ثاقب کی شیطان لعین پر ہونی چھین  
 گویا کہ تہائی ستارے زمین پر آ پڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت ولادت  
 شریف ابر غیبی میں غائب ہو گئے اور عرش عظیم کی طیت اوٹھائے گئے اور تمام بشارت  
 و مغارب کو آپ کی جمال باکمال سے منور فرمایا گیا اور اپنی ہی بیابان میں یعنی سبیل  
 نبی سعدی بن حلیمہ سعدیہ اپنی والدہ رضاعیہ کو گہرا کھنڈا دو سو سالہ و ن جو آپ  
 پر ورنے کے مقرر تھے پر ورنش پائی اور بعد گذر فی اس مدت کے بعد شوق صدر اور  
 املا سکینہ کی پوری بارہ سو سالہ و ن یعنی سبیل ہی تین برس کے بعد پھر مکہ معظمہ  
 میں آپ رونق افروز ہوئی اور اپنی والدہ ماجدہ یعنی حضرت خاتون آمنہ کی آنکھوں  
 مبارک میں قیام بکرا اور یہ عورت دانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ  
 سعدیہ ہیں اور آپ کی ہی گوش دراز کو گویا کہ عقاب کی پر ویدی گئی تھی کہ بعد رسول  
 شرف و مکہ بیت پرورد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے منہل ہو سکے جائتا تھا اور تمام

زمان نبی سعد کے سوار یوں سے آگے بڑھا جاتا تھا اور اپنی ہر ایک زمان اور دور  
 در نیم زمان یعنی سارے تین برس بیابان بنی سعد میں پرورش پائی جو آج  
 پیشتر کیواسے مقرر ہو اور آپکی ہی پیدائش کے بعد شیاطین کو جبکہ نہ ملی آسمان  
 اور میکائیل غزوہ بدر کی دن مثل جبریل علیہ السلام کے غزائیں بہانہ تھے  
 اور آپکی ہی پیدائش کے ساتھ سلطنت خداوندی جل جلالہ زمین پر آئی  
 اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سلطنت کا بھی وقت قریب آیا اسلئے کہ جو  
 موقوف علیہ نزول تھا وہ یہود چکا اور شیطان بھی ہمت لگا کر والدہ گریا  
 گیا اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیا کہ ذبیح اللہ وابن محمد <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup>  
 اسلام اور یہ یہ تہ شہادت وحدانیت و رسالت فی شیطان سے باز رہی حیات  
 ملی اور صحابہ نے ہی مرنے کو قبول کیا اور اپنے جانوں کو عزیز سمجھا ان اللہ  
 اشترى من المؤمنین أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون  
 اسی بارہ میں اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے اور شیطان اب نہایت  
 درجہ بر غضب ہوا اور پر غضب ہے مگر کیا کر سکتا ہے ~~ہم~~ <sup>ہم</sup>  
 دشمن اگر قویست مہربان قوی ترست <sup>۱</sup> شعور <sup>۲</sup> چہ غم دیوار امت را کہ باشد  
 جو توشیہ بیان <sup>۳</sup> چہ باک از موج بحر <sup>۴</sup> آنرا کہ باشد نور کشتیان <sup>۵</sup> اور شیطان  
 نے واقعی کوئی مدد ہی اپنے منہ سے بہائی ہوگی تاکہ خاتون آمنہ کو ضرر  
 پہونچائے مگر اللہ کے حکم سے زمین اسے نکل گئی اور اس کا حال  
 ظاہر ہوا اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت جو گوشتی  
 دیتی ہیں اس بات کی کہ بیشک جیسے مسیح علیہ السلام نے باپ پیدا ہوئی  
 اللہ جل جلالہ نے مثل آدم علیہ السلام کے او کو بے باپ پیدا کیا  
 اور انکو رسول نبی اسرائیل کیا اور معجزات بینہ انکو عطا فرمائے اور وہ



سچے رسول اللہ ﷺ نے مثل اپنے تمام رسولوں کے اور انکو بھی بہتر کی مشرت  
 سے محفوظ رکھا اور شیطان مغرورہ بدر میں کفار قریش کے ساتھ ہجرت کے بعد ان کے  
 تین آیا اور شیخ بنی آکھو ظاہر کیا اور کفار کے ابوہامس النخعی جیسا کہ  
 کہراہ نکلا بدکار بنا اور جب اوپر فرشتے اترنے لگی اور جبریل علیہ السلام  
 اور میکائیل علیہ السلام سوار ہو کر اپنے اپنے لشکر ملائکہ کو لیکر مدینہ پہنچے  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑی آپہنچے اور عدو اللہ نے جانا کہ اب کچھ پس نہیں  
 چاہیگا اٹیروں کے بل پڑا اور یہ کہ کبیرائی آسمانی ماکائرون ائی اخاف اللہ  
 چلے یا اور ہم سب سے اندر جلتا ہے کہ ہم صراط مستقیم پر ہیں اور صراط  
 مستقیم کی طرف بلا تے ہیں اور افراط نصاریٰ اور تفریط یہود سے  
 نکال کر لوگوں کو راہ راست پر لاتے ہیں گو کسی راہ راست پر لانا کسی  
 شخص کے اختیار میں نہیں ہے بلکہ حیو اللہ ذوالجلال جانتا ہے وہی راہ راست  
 پر آتما سے چنانچہ فرمایا واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم فصل  
 سافون اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک عرب شہر مکہ معظمہ میں  
 پیدا ہوئے پہلی سند بشارت جلیلہ بدریہ میں ہی النبوة فی العرب ہی شہاد  
 دوسری سند بشارت مصطفائیہ میں ہے اور اسکی بستیان قیدار  
 کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کر نیگے سلح کی لبنی والی ایک گیت کا نیگے  
 تیسری سند بشارت تنزیلیہ میں ہی باوجود اسکے خراوند میو واہ یون فرمایا  
 ہے ویکھو بن حیر بنین بنیاد کر لئے ایک تہر کہونگا ایک آنا یا ہوا تہر کوئی  
 سری کا سفیوٹ نیو والا تہر او سیر جو ایمان لاوی اما ولی نکر گیا صوف عرب  
 عرب ہی اور آباد دیہات ترجمہ ام القری شہر پہاڑ مدینہ منورہ کا ہوا صیون نام ام القری  
 کا ہی اور تہر ترجمہ بنیہ کا ہی اور تہر بنیہ کا نام ہی قاصون ہی البتہ کفایتہ الغنیۃ

اور شواہد ان دعاوی کی اپنے اپنے مواضع میں گذر گئے جو نہی سند شہادت  
 طلوعی استثنایاً ۳۳۰ اور یہ وہ برکت ہے جو سو سو مرتبہ خدا کی اپنے مرنے سے  
 آگے نبی اسرائیل کو بخشی اور اوستی کہا خداوند سینا سی آریا اور سعیر سے طلوع ہوا  
 اور فاران کی ہے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا خدا کا سینا سی آریا حضرت موسیٰ  
 علیہ السلام پر توحید کا نازل کرنا اور انکو رسالہ عطا کرنا اور اوستی تم کلام مونا  
 اور اللہ عزوجل کا طلوع ہونا غنچہ پیر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا  
 نازل فرمانا اور انکو عطا فرمانا ہے اور ان عزوجل کا جلوہ کرنا فاران سے پیدا کرنا  
 محمد رسول اللہ کا جبکہ انقب نو رہی اور فاران میں سے اور انکو رسالہ بھی بولین  
 عطا ہوئی ہے اور پہاڑ و لون نام رسالہ النبوت عند القریٰ یقین میں پس الہی ہی  
 تسمر اسرہی واجب اسمیلم ہے اور اسمائیل علیہ السلام کے قصہ میں آچکا اور وہ  
 داران کو بیابان غن ربانہ راج النبوت میں سے توحید میں باوجود اس تکلف  
 و تبدیل و تغیر کے ہے کہ حق سبحانہ نے تجلی کی سینا سی اور طلوع کیتا پیر سے  
 اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پیار کا نام ہے جسے طور سینا اور طور سینین  
 ہی کہتے ہیں اور اوستی پر تجلی کی حق تو الے نے اور کلام کیا موسیٰ علیہ السلام  
 اور ساعیر ہی ایک جگہ کا نام ہے موضع اجروہین کہ جہان حضرت مسیح علیہ السلام  
 پہنچے تھے اور ظاہر ہوئے اوسمیں نبوت آپ کے اور نازل ہوئے اون پر انجیل اور  
 فاران اسم عراقی ہے اور نبی ہاشم کی پہاڑ کا نام ہے کہ ایک میں انوہین  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور جی ہی آپ پر انوہین میں نازل ہوئے  
 اور وہ تین پہاڑ ہیں ایک ابوقیس کہ مکہ اوسکے نیچے آیا ہوا ہے مقابل میں یقینان  
 جو یثرب اوسی تک اور یقینان کہ شرق کو جانب متصل شعب بنی ہاشم اور بقول مشہور انوہین  
 مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضی اور ابن ختیہ نے کہ علماء امت صحیحہ اور خواتمہ کہیں پیشین اور

[illegible]

و محمد بن رسول اللہ علیہ السلام میری بشارت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے  
 برس کی بدخوبت سے ہجرت کے ہے اس لئے اکی ہجرت کا ذکر تمہیں کہہ دے اور میں  
 ایسا ہے اور دیا چہ رسالہ ہذا میں مذکور ہو چکا کہ باعث تالیف رسالہ ہذا ارشاد نبوی صلی  
 اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری بشارت کلمہ کلمہ میں امت میں ہے اور بشارت سب سے زیادہ  
 ہیں اور اکثر ایسی ہیں کہ ایسے یہ کہ یہاں اس کے واسطے اور قیمن کے بشارت کے بغیر بیان رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم و غیبت دعوی علم غیب ہے پس اس سبب ان تمام بشارت میں ہم  
 کو اس میں جمع کر دینا مناسب ہو تا کہ ناظر کو آسانی ہو اور دلائل مثبتہ ان بشارت کی  
 اپنی اپنی مواضع میں مذکور ہیں مگر اول مبشرات ہجرت کا ذکر مناسب ہجرت بشارت قبل ہجرت  
 فارانیہ مبنیہ باب سوم صحیفہ مطبوق علیہ السلام درس ۱۳۱۲ الیٰہی قوم کو رہائی دینے کے بعد  
 ہان اپنی سو ح کو رہائی دینی کو لے کر چلا بشارت مصطفیٰ مبنیہ باب ۲۲ صحیفہ سیدنا  
 علیہ السلام درس ۳۳۱۲ اخذ او نہ ایک بہاد کو مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی ہجرت  
 او سکائی گا وہ چلا آئے گا ہان وہ غیب کی لے بلا سکا وہ اپنی دشمنوں پر بہادری کرے گا  
 بشارت مباہلہ مرقومہ باب ۲۲ صحیفہ سیدنا علیہ السلام درس ۱۳۱۲ اور وقت ہو کہ دن ہو کہ رات  
 میں ہم ہان اور کوئی نہیں کہ میرے ہاتھ سے چہرہ اس کی من کام کر دے گا کون نہیں  
 جو زمین ہرج کر دی بشارت جلیلہ بریدہ کو صحیفہ سیدنا علیہ السلام درس ۱۳۱۲ النبوة فی  
 العرب بنی قیدار ۱۲۱۲ بانی یسعی کا استقبال کرنا اسی تیار کی سر زمین کی باشندہ  
 روٹی لے کر ہان کو والے کی ملو کو نکلے گا کہ کیونکہ وہی تلوار وہی ساسنی سے جنگی ہان  
 سے اور کچھ ہوے کمان سے اور جنگ کرے گا سے ہان کی ہان خداوند فرمے  
 یون ہان یا مینو ایک برس ہان خرد ورک سے ٹھیک ایک برس میں قیدار کی ساری  
 شہیت جاتی رہی گے اور تیر اندازوں کی جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گت  
 چاہیں کہ خداوند اسے اس کے خلیفے یون خرد یا مینو اس بشارت میں مذکور ہجرت چھوڑیں

اور میں ہر مگر شروع اس مکتوبوں کا تیرہویں دس کر سب سے بشارت تو یہ سیر سیر و سیر  
 ۱۳- اور اس نویدی کو بھی سے بھی ایک قوم بیدار کر لگا اسلئے کہ وہ بھی سیری نسل  
 سے گو کہ مگر ہجرت بظاہر اس دس میں نہیں مگر کہ قوم اس کو میان کر دے کہ کیا  
 من قبل بشارت قدیم الامہ دس ۱۳- میں نے رات کی روتیوں کی وسیع دیکھا اور  
 کہا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کی بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الامہ  
 تاکہ ہو بخدا دی یا ہو اس کی الی اسے ۱۴- اور سلطنت اور حشمت اور سے دیکھی  
 کہ سب قومیں اور خفاہ زبان بولنے والی اس کی ہندو شکاری کریں اس کی سلطنت ابدی  
 سلطنت ہو جو جاتی نہ ہی گی اور اس کی مملکت ایسی جو رائل ہوگی اور اس دس میں گویا  
 عطای رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہو کہ یہ دس سیر و دس اور میان سلطنت و حشمت  
 من سب سے بھی کہ اشارہ فرماتا ہے یعنی یہ سلطنت اور حشمت ہو جو ہجرت سے گویا  
 ہو بشارت تشریف دس اور دس کی کہ یہ وہ آرام گاہ ہو کہ جو ہر کسی  
 میں آرام دیکھو اور چین کی حالت ہو نہ ہو نہ ہو سے ۱۵- اسو خداوند کا کلام اول سے  
 بہ ہر حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تہوڑا بیان تہوڑا بیان  
 تاکہ دی ہو جاوین اور چہاڑی گین اور شکست کہا دین اور دامن میں ہنسین اور گرفتار  
 ہو دین اور گو بظاہر ہجرت کا اس بشارت میں ذکر نہیں ہے مگر آرام گاہ یعنی مدینہ منورہ  
 اور بیان سفر تروی کل مٹھید مدینہ منورہ میں سفر ہجرت کو بیان فرمادے ہو بشارت  
 عارفانہ حقیقہ عینیاہ باب ۱۰ دس ۱۴- سیری سوا می سیری است سیری طرف کان  
 اسی سیری کردہ کہ ایک شہریت چہ سے راج ہوگی اور اپنی شرع کو قوموں کی روشنی  
 کے لئے قائم کر دے کہ سیری راست بازی نزدیک ہے سیری نجات حل نکلی ہو اور  
 سیری بازو قوموں پر حکمرانی کی ہوگی سیری مملکتیں میرا انتظار کریں گے اور میرے  
 بازو پر اور کہ تو کل ہو گا ہر انبی انکھن آسمان کی طرف اوٹھا اور بھی زمین پر لگا کر

کہ آسمان دیو دین کی مانند غائب ہو جائیگے اور زمین کپڑی کی طرح پورائی ہوگی اور  
 وہی جو اوس پرستی میں اور بیٹریج میں رہا ہے میری نجات ابد تک رہی گی اور میری شہادت  
 موتوں کی جگہ ایسی (۱۶) میری سندھو ای تم سب جو صداقت شناس ہو اسی لوگو جن کے  
 دل میں میری شہادت ہی انسان کی ملامت سے مٹ ڈرے اور انکی طعنہ زنی سے ہر  
 (۱۷) کیونکہ اکثر انہیں کپڑی کی طرح کھائیگا اور کہہ م اور نیچے پٹنہ کی پیدل  
 اگلا پیر صداقت ابد تک رہی گی اور میری نجات ابدت و رشت (۱۸) سو وہی تھا  
 جنہیں خریدی بھی پہرینگی اور گاتی ہوئی صہون میں آدین گے اور ابدی خوشی  
 سر پر ہوگی وہی خوشی اور خورجی حاصل کریں گے اور غم اور الم بہانہ جائیں گے  
 (۱۹) جو تمہیں تسلی دیتا ہی میں ہی ہوں تو کون ہی کہ انسان سی جو مر جاتا  
 اور بنی آدم سی جو گھاس کی مانند ہو جاتا ڈرتا ہی (۲۰) اور خداوند اپنی خالق  
 کو بدول جاتا ہی جس فی آسمان پیدا کی اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر  
 ظالم کی جوش و خروش سی کہ گویا کہ وہ ہلاک کر نیکو طیار ہی ڈرتا ہی پڑھا  
 جوش و خروش کہاں ہی (۲۱) جہاں ہوا بند ہوا جلدی لسی آواز کیا بجای گا  
 وہ غار میں نہ مری گا اور اسکی روٹی کم نہوگی (۲۲) میں خدا تیرا خدا ہوں  
 جو سمندر کو تھما دیتا ہوں جو وقت اسکی لہریں جوش مارین اور سنگا نام رب الافواج  
 (۲۳) اور میں اپنی باتیں تیری موندہ میں ڈالیں اور تجھی اپنی سانی کے تلی جہا  
 رکھتا تاکہ افلاک بر پا کروں اور زمین کی بنیاد ڈالوں اور صہون کو کہوں تو مری  
 گروہ ہی ہش ہش بات بلی منتقل نہیں ہونی اس سب اسکی شرح ہی نہیں ہونی چاہیں  
 سب کے کہ کہ اگر شہادت بطور بیان خود اسبات کو بیان فرماؤ گی کہ شہادت عظیم انسان  
 کا رخانہ جدید قائم ہوگی اور پہلے شہادتیم اور سہو کا انداز ہوگا اور وہ شہادتیم  
 میری طرف ہی ہوگی یعنی شہادتیم اور اسکی شہادتیم اور اسکی شہادتیم اور اسکی شہادتیم

میں سی جاری ہوگی بلکہ اور دن میں سی ہوگی اور حضرت نبوت خجاندان ابراہیم  
 اور عیسیٰ انبار انبار ابراہیم علیہ السلام کا سیدنا اسماعیل واسحاق علیہما السلام  
 اور بنو نضیر آل غنیس علیہ السلام کی اور پیچیدہ الہی الٰہی کے کو اور عطا فرمایا  
 وکرامت کا یعقوب علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کی طرف سے اس خیر کو نبی اسماعیل  
 کے ساتھ نام لکھی وہی اور فقرہ دوم ورس ہذا میں اپنی شرع کو قوم بن کی  
 روشنی کے لئے قائم کرونگا عموم بخت اس رسول بہتہ کی طرف شیر ہے اور وہ  
 اس مبشر علیہ السلام کے بعد ہماری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہے  
 اور نور ہی لقب تو عیسیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ظہور نور کا وقت  
 ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ہماری دعویٰ کا موید ہی ورس  
 (۴) قولہ میری است بازی نزدیک ہی شش علی تو لکم تمام انباء کرام بنی  
 اسرائیل علیہم السلام راست بازی نہ ہی تبلیغ میں نہ اور امور میں پس کہیں طریقہ نبی یا رسول  
 بنی اسرائیل پر یہ کلمہ صادق نہیں آسکتا اور آنحضرت کا لقب نبی صادق ہی کذب بارخیزد  
 کرام سی حال ہی قولہ میری باز و قوموں پر حکمرانی کرے گی شش بیعت غزوہ جدیمہ کے  
 شان میں ید اللہ فوق ابد ہم مانل ہی یعنی اللہ کا ہاتھ اونکی ہاتھوں پر اور متشابہ ہونی ہر  
 دونوں برابر ہیں شش بیعت خدا سی ہی تجوی بی واسطہ نصیب ہے دست خدا سی نام محمد  
 و تنگہ کا ہے اسی معنی میں ہی اور بار میت اور میت الیکبرنا الہ بری ہی اسی معنی کو انوادی  
 ہی اور صبح علیہ السلام کب حکمران تھی قولہ بحری ملکین میرا انتظار کرینگے اور میری بازی ہو  
 انکا تو کل ہوگا شش صداقت پیشین گوئی شیوع ملتہ السلام کی شرعاً غیر باجنوباً شمس  
 کی خبر دی نبی ورس (۵) قولہ بر میری نجات اید تاک رہی گی اور میری صداقت  
 موقوف نیجائیگی شش مضمون انما نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحاظ فون ہی اور شریعت عیسوی سے  
 تحریف و پس غیر کما نبی ابد تاک پہلی ہی نہ ہی ہمارے پھر سوچ ہی لکھی اور میری صداقت انکو کجا کی غلط اوکرا اللہ

کہی شاید شریعت حدیث شریعت مانی البعد المؤمنون الا بالکفر یعنی اللہ اور مومن  
 نہو ای صدیق کے لئے اور کسی کو کفر سے لے کر خلیفہ بلا فصل لکھ دیکھے اسی مضمون میں ہے  
 اور تفسیر میں فقر و میر میر تر امہ اوقت ابدا تک رہے گی اور میری نجات بشت بشت  
 عظم رسالت کو نبوت کو بیان فرمادی ہے اور بقا اہل سنت و جماعت کی قیامت  
 تک خبر دی ہے ورس الامین قولہ یون خدا نے ضرر پہا ہے ان اللہ اشتہری المومن  
 بنیم و اموالہم بان لیم الخیر الا یہ کے بشارت دی ہے اور مہاجرین کی عنتی ہوئی  
 بیان فرمادے ہے قولہ پہرنگی اور گاتی ہے مہیون میں اوشکی اور ابھی خوش  
 اونکی سر پہرنگی بیان حجتہ الوداع ہے اور مہیون بقتب کتہ خط کا جو کما بنیادہ مرارا اور  
 کلمہ پہرنگی اس امر کو بیان کر رہا ہے کہ اول ہجرت ہوگی اور بعد ہجرت مہاجر سے لڑکر  
 امین گئے اور مکہ منظم میں پہنچیں داخل ہوں گے اور لبیک کہتے ہوئے داخل ہوں گے  
 تھے اور اسی کو گانے کے ساتھ تفسیر کیا ہے بارہویں اور تیرہویں درس میں بیان  
 باعث ہجرت ہے اور ظالم ابو جہل اور اسکا جوش و خروش ہجرت سے  
 اٹکی ہی سال تک رہا اور پھر تمام ہو گیا اور اسی ہی انسان کے ساتھ تفسیر  
 کیا ہے اور بعض تفسیرین نے تفسیر ایہ کریمہ دان لیس للانسان الاما سی میں بھی  
 انسان کے ابو جہل ہی مراد کی ہے بلکہ انبوت میں خواص امت محمدیہ کے بیان میں  
 سخت تفسیر کرتے کریمہ کی ہے و از مفسران بعض گفتہ اند کہ مراد بیان انسان ابو جہل  
 است ورس قولہ یحیا یا مومنہ ہو اجلدی سے ازاد کیا جائیگا وہ فارین نہ مری گا  
 شش بہر غار غار نور می جس کا ذکر اس اتہ کریمہ میں ہے الا تفرقہ فقد نصرہ اللہ اذا  
 خیرہ الذین کفروا ثانی الثنن ازہما فی النوارۃ یقول لصاحبہ لا تخزن ان اللہ معنا فانزل  
 اللہ سکینۃ علیہ ایدہ کجودہ لم یزوا و جعل کل الذین کفروا السفلی و کلمہ اللہ ہی العلیا و اللہ  
 تفرقہ تکمیل اور وہ غار میں نہ مری گا شش کوئی صادق ہے اور نبوی کہ ہو ملک حیات ثانی



کی اس غار میں خیر دی ہے اور وہ سانس مجھ کا کہ جس پر باغیچہ کی پائونڈی کا مالکین محبت  
ان اللہ معنی یہ وعدہ غار میں نریگا بار بار کہ ساتھ ہی پورا ہوا تو قہر اور آدھکی روٹی  
کم نہ ہوگی چونکہ ہجرت ترک نہیں کی تھی اس لیے اعزہ واجیاب و جاذبہ و مال و غیرہ کا جو اسباب  
حیثیت بطا ہر بیان سب کا نام ہے اس لیے یہاں بھی ذکر فرمایا کہ چونکہ ہجرت ہو روٹی  
کم ہوگی اور کلام اللہ شریف میں دربار ہجرت فرمایا ہے ومن یہا جری سبیل اللہ کھجی فی  
الارض مراغما کثیرا و ستودھن ۱۶ میں نے اپنی باتیں تیری سونہ میں دالیں درسل میں  
کہ بیان کرتا ہے کہ قرآن شریف تلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر نازل ہوا اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اتنے کہ ہو گئی نہ یہ کہ کھیل تو میرے  
مکتوب بلجادی قولہ اور تجی اپنی ہاتھ کہ سایہ سے چپا رکھا تھا کہ افلاک کو ہر باکرون  
اور زمین کی بنیاد والوں مضمون حدیث شریف اولاک لما خلقت الافلاک سے بھیج  
بشارت سینہ و سینہ ہجرت میں بن اور باقی بشارت نیز وہیہ ہجرت سے جلا ہر علاقہ میں کہ اس  
وہ بشارت بعد کہ ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل ہو گیا یہاں ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کھلی سند بشارت مصطفیٰ ورس الہیایان اور اسکے بستان  
قہار کی آباد دیہات اپنی اواز بلند کریں گی سلع کے لسنہ والے ایک گیت گائیں گے  
خداوند ایک بہادر کا نام نہ نکلے گا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی عزت کو اسکا ٹیگا الخ  
بیان بشارت ہذا میں ثابت ہو گیا ہے کہ سلع بیمار بدینہ کا نام ہے  
یہ سیکر طرٹ عروہ اضراب خندق کہودی گئی تھی جسکی وجہ سے عروہ اضراب  
کو عروہ خندق بھی بولنی میں اور اس درگاہ میں کے یہ معنی ہیں کہ کلام اللہ شریف  
ام القریٰ اور مدینہ منورہ میں نازل ہو گا اور جو کہ اس بیان سے یہ خدشہ پیدا ہوا  
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ام القریٰ میں پیدا ہوں گے اور رسالت بھی اہل وہن  
عظما ہوگی یہ مدینہ منورہ میں کلام مجید کی نازل ہوگی کیا منہ لیس واسطے رفع

اس قدر شہ کے تیرہ سو بیس میں فرمایا خداوند ایک دیوار کی مانند لکھی گئی تھی محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی ایک نوازیدین سے پیدا ہوا ہونگے اور دین مسوشت  
 ہونگا اور تیرہ برس تک برابر رہیں گے تا کہ یہ سیدنا نازل ہو تا کہ دنیا کا اور آب و عہد و وعید  
 سناوین گئے اور صد ہا معجزات بتیہ اور آیات قاسمہ دکھائیں گے مگر وہ ایک نیکو  
 بلکہ پیر پر خاشاں ہو گا اور جانیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جی شہید کر دین  
 اس وقت خداوند کریم حکیم ہجرت آپ کو عنایت کرے گا اور آپ ہجرت  
 کریں گے اور ہجرت ہی باب جو اکل جانیگا اور تباہی کفار کا حکم ملوگا  
 دو مہر می کند بشارت باد صبیحہ زبورہ ہم خداوند بزرگ ہو اور لائق ہو کہ ہمارے  
 خدا کی شہرین او کی مقبوس ہا پر او کی تالیش بہت طرح سے کیجاوے بلندی سے  
 خوب صورت تمام زمین کی خوشی کو جیسوہو گیا او کی او تر اطراف ظن برٹی بادشاہ  
 کا شہر سے ہو۔ او کی محالوں میں مشہور ہو کہ خدا جانی پناہ ہو کیونکہ دیکھ بادشاہ باہم  
 آئی اور ایک ساتھ گزروں دی دیکھا فوراً دنگ ہو کر سے گہری اور بہاگ گئی  
 ہا کی کمی نے او نہیں دیا پکارا اور ایسے دردنی جیسا جو کے وقت عذرت کو ہوتا  
 ہا۔ اوں پر رہی ہوا ہی جو ترسیں کے جہازوں کو توڑ ڈالتی ہے جیسا ہوتا سناو لیا  
 ہی لشکروں کو خداوند کو شہرین حم نے دیکھا خدا او سے ابد تک برقرار رکھی گا  
 بشارت صبارا خرابی کو بد شہر ہے جس سے خداوند کریم فراروں خار کفر کو جو کر  
 گہا ہی نہ نہ منورہ علی صاحبہا اللہ صلوات و تسلیات غزوہ اضراب میں حلقہ ماری  
 مونی تھی او کہا رہیگی اور پوچھوں کو ہوا ہو نہ لگنے دی اور یہ بشارت فی الحقیقت  
 مبین اس نصرت الہی غزوہ اضراب کی ہو اور مسوق لہ او کی واسطے ہے پس اس کی  
 شرح بیان غزوات میں تو مناسب تھی مگر اسودہ کہ بسبب بیان ہوا ہوا ہی صلی  
 اللہ علیہ وسلم بیان مذکور ہوئی کہ شرح او کی بیان بھی کی گئی فاسع رحمت

یہیوں انقباض القریٰ ہی وقت پر اور کوہ مدین شہر پہلے انور کو اور یا کسی اور پر یا کسی اور پر  
 کو بولایا اور میری بادشاہ سید عالم محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور جن چھ ماہ تک  
 تین مہینے خلافت ظاہری کی رسالت عاتقہ کے ساتھ اس نام کو ساتھ لکھ کر گیا ہے اور تاکہ  
 حضور کی مذمت میں خلافت کی ایمان ملک پہنی خلافت آپ کو شہر کا خلیفہ  
 ہی کہتی تھی بوجہ دار الحجہ مدنی آپ کی ہر مدینۃ الرسول صلی سے ہوا نام تھا  
 اور وہ مدینۃ بطرف اتر یعنی شمال واقع ہے اگر شک ہو نقشہ موجود ہے  
 مدینۃ منورہ کی نسبت انکی طرف سے ہونا کہ آپ کی نام سے پہلے شہر  
 تھا اس طرف بھی مشہور ہے کہ خرابہ اور بنیاد علیہ وسلم میں ہو گا درس ۱۲۰  
 محلوں میں مشہور ہے کہ خرابہ جی پناہ ہے ہم کیونکہ دیکھ بادشاہ ہم امی الخ بیان  
 غزوہ خرابہ اور خرابہ جی پناہ ہے ترکیب مقلوبہ دراصل جی پناہ خدا  
 پر یعنی خداوند کریم نے اپنی حبیب کا دار الحجہ و دار الامن مدینۃ منورہ کو مقرر  
 فرمایا اور یہ بات مدینۃ منورہ میں مشہور ہے اور یہ درس اس تجربہ کی طرف بھی  
 مشہور ہے کہ انصار نے کثرت غزوہ میں بیان کیا تھا کہ اس شہر پر جب کوئی غنیمت آئی  
 اگر مدینۃ منورہ میں رکھ لیتے شہر میں سے اس سے لے کر میں تو ہمیشہ فتح پائی  
 اور اگر باہر جا کر لے گئے ہیں تو شکست اوستائی ہے اور غزوہ احد میں تصدیر اس کی  
 ہو گئی اور نیز عدم رضاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احدی دن کا شہر باہر نکلتی ہے  
 درس اور اس تجربہ کا تصدیق فرماتی ہے اور قول دیکھ بادشاہ یا ہم انی خراب  
 کا کوہ یا کہ ترجمہ ہے غنیمت ہے اور سر دار ملک جو آئے چنانچہ انشا اللہ  
 اوسکا غزوات میں آگیا اور اوس کے ہاگ جانی کہ سب کا بیان ہو جو باوصا کا  
 یوں ہی ہوا ہے کہ میں نے درسی چلنا جس سے جو او کہ گئے ان کے گئے گئے  
 بیٹوں سے آخر وقت ہو کر ہاگ کو اللہ سے کوئی لے کر تری تو مثل قوم

قوم عامی بزرگ بخواه و آهوان و پس اس بشارت کی یعنی هونی کو بیان فرمائی گو یا که اس بشارت کا تشریح  
 حضرت وادو کی نزدیکی عین یقین کا ہے اور قولہ خدا وسی اید تک برقرار کرے گا اس امر کو بیان کرے گی یہ کہ شہر  
 مدینہ اگر رسول قیام قیامت تک باور میگاہان بشارت اس سیر و ہمیشہ غیر متعلقہ بشارت خاصہ اس کا  
 شہادت ہے جناب باب ۹ اور س ۱۲ اور خون میں ویا ہوا یاس نہی ہوی تھا اور اس نام حکام خدا  
 انجیل ہے جناب باب ۱۱ اور س ۱۴ افادہ و روح الحق ذاک فہو لعلہ کل مع الحق لیس من غنہ بل تکامل بل لیس  
 و غیر کم باسیانی ترمیم و مطلقہ مرزا پور لیکن جب دروچ آوی وہ تہین ساری سچائی کی راہ بتا دے گا  
 کہ اپنی نگہ کی بلکہ جو کہ وہ سونگی سوکھی گی اور تہین آئندہ کی خبرین و کی صحیفہ ایسیجاہ باب ۱۲  
 سر آئندہ اقبال مند ہوگا اور وہ ستودہ ہوگا یعنی آپ کی تمام حرکات سکنات قابل تفریق کی ہوں گی اور نام  
 ایک کام ہوگا آئندہ میں فصل سرایہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان میں غزل الفزلات باب  
 درس ۱۸ ای برو مسلم کی ایسویں تہین قسم دیتی ہوں کہ اگر تہین میرے محبوب بلجانی تم اوسی کہو کہ میرے  
 عشق کی بجائے ہوں ۹ تیری محبوب کو دوسری محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہے ای تو جو عورتوں میں  
 جیلہ تیری محبوب کو دوسری محبوب سے کیا فقیستہ تو جو تہین ایسی قسم دیتی ہے میرے محبوب سرخ و سفید  
 دس ہزار آدمیوں کو درمیان وہ چند ٹی کی مانند کہڑا ہوتا ہے اسکا سر ایسا جیسا جو کہا سنا آوسکی زلفیں  
 بیج درج ہیں اور کوسی کی سوکالی ہیں ۱۲ اسکی انگلیں ان کو تروڑنے کی مانند ہیں جو لب زیادہ وہ ہیں  
 تھا کی خلقت سے شہتی ہیں ۱۴ آوسکی رخسارین پھولوں کی جین در بسان کی ابھری ہوئی کیان کی مانند ہیں  
 اسکی لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مریکتا ہے ۱۴ آوسکی ہاتھ ایسی ہیں جیسی ہونی کی کڑیاں جن میں  
 خرمیس کے جواہر چڑھ گئی اسکا بیٹ ہتی و انت کا سینا کام و جس پر نیلم کی گل بنی ہوں ۱۵ اسکی سیر ایسی  
 جیسی سنگ مرمر ستون جو سونی کی پالیوں پر کھڑی کھڑی جاوین اسکی قامت لبنان کی سی ہے  
 وہ خوبی میں و سنگ سردی اسکا مونہہ شیرنی ہے ہاں وہ سرایہ عشق انگیزہ ای برو مسلم کی  
 یہ میرا پارا ہی ہے میرا جانی ہے الفیڈ باب ۱۴ دیکھ ای میری جانی تو شکیل ہو دیکھ خوبصورت ہی  
 تیری انگلیں تیری پیادہ کی بھی کھوترون کی سی ہیں تیرا بال بکریوں کی گلی کی مانند ہے جو کہ

بلکہ یہ پختی ہونے پر ادا انت میرے پیش کی کی مانند جو میں بال کتری گئی اور جو تھانہ درگشتی بنا  
 ہر ایک دو دو چوٹی تھی اور انہیں سے ایک ہی پانچ پانچ نہیں ہے ستر ہی لیا یہ پختی قمری اور تھانہ  
 یہ امر نہ تو ہے تیری ستر تیری چادر کی چچی آدمی انار کی مانند میں ہم تیری گردن پانچ پختی  
 ۱۰ ڈکچیز جو سدا نہانی کی لٹی بنایا ہے سپر ہر پیران لکائی گئی ہوی سب کی سب پہلو انوکھ پیر پختی  
 ۵ تیری دو چہاتیاں دو آدمیوں کی کی مانند ہیں جو ایک ساتھ پہ پاموی پوز ہوسوئی در میان چہرے پر  
 ۶ جب کہ دن ڈھلی اور سایہ پڑی ہیں تیری پہاڑ اور لبان کی سیلو کو جاوے لکائی سیر ہی رہا ہے  
 تو سر ہر حال پر تجوہ میں کوئی عیب نہیں فیض اباب تیری بانو کہ گر گایاں پہنی ہوئی تھی  
 کیا خوب معلوم ہوئی میں تیری کو لون کی گولائی جو اہر کی لٹری کی مانند ہے جیسا کسی استاد کا پیر  
 بنایا ہو ستر تیری ناف گول پیالہ ہے جس میں ملائی ہوئی کی کی نہیں ہے تیرا پٹا گھنوں سب  
 ایک ڈھیری ہے جس کی آس پاس سوسن لگی ہیں ستر تیری دو چہاتیاں دو ہر بروئی مانند ہے  
 جو ایک ساتھ پہ پاموی تھی تیری گردن پانچ پختی دانت کی برج کی مانند ہے تیری انگلیں ان گندو  
 مثل ہیں خوش جنوں میں بہت زمین کی پھاٹک پر میں تیری مالک لینان کی برج کی مثال ہے  
 جو دمشق کی رخ بنایا ہے تیرا سر تجوہ پر کربل کی مثل ہی اور شیر اسر کا بال ارغوانی مانند ہے بادشاہ  
 تیری کا کلوئی الگا ہوا ای مجوہہ تو کیسی جھیلہ ہی عیش کی لٹی کیسی جان فزاہی ہے یہ تیری قاف  
 تار کی مثال ہی اور تیری چہاتیاں انکو رروئی کچھون کی مانند ہیں اور تیری ہتھوڑوں کا  
 راجہ سیب مامووی بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین فی الصلوٰۃ علی رسولہ محمد  
 والہ صلی علیہ وسلم ان تیرے ہاتھوں میں تمام سر پامی محمدی صلی علیہ وسلم کا  
 بیان ہوا ہے پانچوں باب کی ان دو درسون میں درس ۸ ای ہر دو سلم کی پختی میں پختی ہے  
 کہ اگر تھین میرا تجوہ بالائی تم ادسی کیونین عشق کی بہار ہوں ۹ تیری مجوہہ کو در ہر تجوہ کو  
 کیا نصیحت ای تو جو خور تو ان میں جھیلہ تیری مجوہہ کو دو ہر ہی مجوہہ سے کیا نصیحت ہی  
 جو تو میں قسم دیتی تھی دو عاشق اور دو معشوقوں کا بیان اور آئینہ جو عاشقوں کی کلام ہی

۱۸۸  
اور مذکور اوصاف محبوب ہی اور وہ دو عاشق قبلتین یعنی کعبہ معظمہ اور مسجد اقصیٰ صخرۃ القدس  
قبلتہی امیر ایمل اور دو محبوب محبوب الہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت روح  
مسیح علیہ السلام محبوب الہی منظور نظر کعبہ معظمہ میں اور مسیح علیہ السلام محبوب صخرۃ القدس  
کعبہ شریفہ فی صخرۃ المدسہ کہہ کہ اگر تمہیں میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بلجائیں تم اوسے کہو کہ میں عشق کی بیمار ہوں صخرۃ القدس جواب دیا کہ الہی میری اور شریعت  
دونوں پیدا نہیں ہوئی میں پس تو بھی اپنی محبوب کا سراپا منادی تاکہ میں شناخت کر  
پس کعبہ شریفہ فی تمام سراپا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
صخرۃ المدسہ علی اور رسول مہینے تک اود قبلہ آپ کا را اور پھر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الہی  
ایسی جان شمار کی طرف متوجہ کی گئی اور آیت کریمہ قدری القلب جہک فی السماء فلیک  
قبلہ تر فہا قول جہک شطر المسجد الحرام نازل ہوئی اب کعبہ معظمہ فی بیان سراپا نبوی  
آپ کی جسم مبارک کی رنگت کا بیان کیا بیان رنگت جسم مبارک باب ورسد  
میرا محبوب سرخ و سفید ہی کعبہ شریفہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم کی رنگت  
سرخ و سفید بیان کی اور واقعہ آپ کی جسم پاک کی سہی رنگت ہی اسلیں کہ اب جسم مبارک  
رنگت کی بیان میں علاج الثبوت میں ہی سیدنا علی مرتضیٰ کریم اللہ وجہہ الیک ایک روایت  
ابیض مشرب اور دو سری روایت میں ابیض مشرب بجمہر ابی جسم مبارک کی رنگت کی بیان  
وارد ہوا اور ابیض مشرب بجمہر اسی ہی اہلی میں جو سرخ و سفید ہو یعنی سفیدی میں سرخ  
دھمکتی ہو اور نیز علاج الثبوت میں ہی لسانی شریفہ میں ابو جریہ ہی روایت ہے کہ ایک روز  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ میں تشریف لے گئے تھے ایک بڑی کٹی چھایا بن عبد المطلب  
لہان میں عبد المطلب کی بیٹی یعنی حوالہ غزوہ جمل کی رسول میں صحابہ نے کہا ہذا الامراۃ لم تنفق یہ  
وسفید میں جو کٹی نگید کی ہوئی بیٹی میں قاموس میں ہی مشر وہ شخص ہے جسکی چہرہ کی سیاہی  
سرخ و دھمکتی ہو اور سفید یا سفید اسلام کا رنگ مبارک بہت ہی سرخ تھا شہرہ رنگ روزی و خوار

[illegible]

تھا سیدہ اور کچھ سرفری کی سات بھانجیاں تھیں اور کچھ اور بھی اور زکات میں کم کچھ انہیں  
بیان حسن احمدی غزل الغزلات باب ۳ دیکھو ایسی سرفری جانی تو تشکیل ہی دیکھ تو  
اس درہل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن کا بیان ہی اور حقیقت حسن ظاہری ہی  
ایک نام عالم کی حقیقت پر پا جو اتحاد اسلامی کہ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فیہ ایسی حسن کی بیان میں  
روایت ہی لم الرقبہ ولا بعد مثله نہیں دیکھا یعنی پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی  
ور نہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا مثل اور نظیر یعنی حسن جو بصورتی میں  
اور برادر بن عازب رضی اللہ عنہ حسن احمدی کی بیان میں روایت ہی ماریت میں فی ثلثہ  
فی حلقہ حراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ نہیں دیکھا ہی  
کسی سرخ جوڑی والی کو جسکی کانون کی لوتک بال ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
زیادہ خوشنما گویا کہ سب سے ایک چہری مبارک میں پہر تا تھا اور خابرن عمرہ رضی اللہ عنہ آج  
حسن کی بیان میں فرماتی ہیں کہ ایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ انھیال حلقہ حراء  
فجعلنا نظرا لیلۃ الی القمر فوجدت احسن من القمر چاندنی رات میں سرخ جوڑی ابھری ہوئی  
میں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس تھا میں کہ دیکھا تھا میں ایک اور چاند کو جسکی  
آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوشنما تھی اور اس حدیث کا اس رباعی میں ترجمہ کیا ہے  
رباعی در حلقہ سرخ دیدم اور اشب ماہ دریاہ و در و چونیک کر دیم لگا ہ جس حسن رخ آن پار بہیم  
احسن ز قمر و خدا هست آگاہ اور حضرت عالیہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ فی ایک حدیث میں  
لہا ہی کہ زمان مصر فی حضرت یوسف صمدیق علیہ السلام دیکھا کہ اپنی ماہ کاٹ لیتی تھی اگر چہ  
حبیب کو کہیں دیکھ باتیں تو اپنی دونوں ٹکری ٹکری کہ تین قسم کی تھیں امیر یوسف کو تو  
اپنی یوسف کی ندی اسبہ سرکشی ہیں او میرا لنگھان پیاں آست مبارک  
غزل الغزلات باب ۳ ورس ہزار آدھینوں کی درمیان دو پہنڈی کی بانہ کھرا ہوا  
ورس ۵ اوسکی قامت لبتان کی سی پورہ خوبی میں رشک سرور ہی باب ۳ ورس ۴

یہ تیری قامت تارکی مثال ہو بیش حضرت مسیح علیہ السلام کی قدر مبارک کی بیان میں حدیث  
 معنی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا: قد کو ابو لہی ہیں اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فیہ قدر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 خیر الرقبہ بیان فرمایا ہے یعنی ایک قدر مبارک میانہ قدسی کچھ بلند تھا پس آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام کی قد میں فرق ہوا اگرچہ کہ یہ فرق قلیل تھا اور شاید فی الواقع  
 ششہ ہوتا اس لیے اس سے سکوت فرما کر ایک اور وجہ قدر قامت مبارک کا بیان کیا اور وہ یہ ہے  
 کہ شریف کی ساتھ خاص ہے اور مسیح علیہ السلام کی قامت مبارک میں نہیں پایا گیا ہے  
 اور فرمایا وہ دس ہزار آدمیوں کی درمیان چوڑائی کی مانند کمر اتوا ہی یعنی قدر رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی قامت زیبا کایہ بجا ہو گا کہ اگر ہزاروں آدمیوں کی درمیان آپ ہونگی تو ان سے  
 ایک ہی قدر مبارک اونچا رہے گا اور بلند نظر آویگا اور درحقیقت آپ کی قامت مبارک کلمہ ہی حال تھا  
 کہ کوئی اس سے بلند نہیں ہو سکتا تھا اس لیے کہ سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے  
 لیس بالذہب طولا و فوق الرقبۃ اذا جامع القوم غمزم ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 بہت لابی نہ تھی مگر میانہ قدسی ایک قدر مبارک بلند تھا اور آپ جب قوم میں تشریف لے جاتی تو انکو  
 دہنپ لیتی یعنی آپ ان سے بلند نظر آتی اور وہ پست اور کوتاہ و کمالات دیتی اور ایسی ہی ام المومنین  
 سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ اگر آپ تنہا ہوتی میانہ قد نظر آتے  
 اور قوم میں منسوب بطول ہوتی اور اگر دو آدمیوں کی درمیان ہوتی تو وہ دونوں سے بلند نظر آتے  
 اور جنس میں دونوں شانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکو شانہ نفسی بلند اور اہری  
 ہوتی رہتی تھی اور ساتویں باب کا چیمہ تیری قامت تارکی مثال ہے ہی اسی مضمون کو دیکھو  
 یعنی جیسی کو خود رخت تارکی برابر نہیں کر سکتا ہی ایسی ہی کسی اور قد مبارک محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری نہیں کر سکیا بیان عظیم جسم مبارک اور جملہ اوسکی تمام  
 اہانت کی سہی عظم اور فزہی اور فحمت جسم مبارک کو بیان فرمایا ہے انسان ملک شام میں



اسید باری اور سبک سائے تشبیہ دیتی سی معلوم ہو کہ آپ قوی الجشہ اور عظیم الجثہ  
 ہو تکی اور در حقیقت آپ عظیم الجثہ تھے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اے نبی قیامت  
 مبارک اور پانچویں باب کا یہ عمدہ و خوبی میں شگ سر دہی ایسی قیامت مبارک کی راستہ کو  
 بیان فرماتا ہی اور ایک قدر مبارک ہمیشہ سید راہ بنی میں آپ باعتبار راستہ قیامت مبارک کہہ کر  
 شہر بن اہل علی قدر شریف وہ میانہ معتدل موزون لطیف دان و درازی رہی نہ کہ کوتاہ  
 قیامت عالی بدر اعتدال قیامت رعنا کا یہ اعجاز مستحکم ہم جیسو وہ قدر شمار نہ تھا  
 جس جگہم ہوتی تھی شاہانہ جلوہ فرما مسند ارشاد پر محفل غرت میں اعلیٰ آیت  
 ہم نشین و نشی دو بالا آپ ہی رباعی آن سر و کہ کشید بودا گلشن بودست میانہ قدر نہ کوتاہ نہ دراز  
 تا ہم ہر ای قیامت ای قمری داریم بجاک قدرش روی نیاز بیان سر مبارک  
 سائون باب این ہی تیر اسر تیرہ کرل کو مثل ہو قیامت کرل ایک قلعہ ہی دریای شام کی کناری  
 اوس تشبیہ کی عظمت اور بزرگی سر مبارک کی ثابت ہوتی ہی اور در حقیقت  
 آیت عظیم الجثہ تھی یعنی ایک سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا اور علیہ ابن ابی ہالہ و صاف بنی  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ لفظ وارد ہوا ہی اور پوری حدیث یہ ہی عن الحسن بن علی رضی اللہ  
 عنہما قال سالت علی بن ابی ہالہ و کان و صاف عن علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و انما اتھو  
 ان یصعد لی منہ اثنا العلو یہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما متجہا لک و جہہ  
 عند انہ لک لیاۃ البرہ انوار من المزیج و اقصر من المشرب عظیم الجثہ رجل الشعران الفرقت  
 عقیقۃ فیما و ان فلان و از شجر شجرۃ اذہبہ اذا ہو و فر ازہر اللول و اسع الجید لریح الحواب سوا ابغ  
 من شجرۃ ان ہینا عرق بہ را الغضب قتی العز من لہ نور علیا و حبیبہ من لم یتاملہ اثم کنت اللہ سبیل اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم الانسان و قتی المسر بہ کان عقیقۃ جید و مہمتی صفاء الفضة معتدل الخلق باون  
 تہا سگ سواد البطن و الصدر و عرقین الصدر و بعد یامین المنکبین ضخیم الکرا و یمس النور المتجدد و صلو  
 یامین البیتہ و السرة و یشر بحری کا خطا حاری الشہین و البطن باسوی ذلک اشوا الذر عین و یمن

واعلی الصدیر طویل از نردین رجب لمر احه شتون الکفین القدرین مسائل الاطراف او قال شاکل البشر  
 خضبان الاله فمضین منیع الدنن بنو عنیا الاله اذا ال مال قلما یخطو کفیتا و میشی میونافس علی  
 اذا میشی کما یخط من شیب و اذا التفت التفت بجمیعاً خافض الطرف انظر ال الارض اکثر من انظر  
 ال السماء و جل تشبه الاملا خطه یسوق افعیا به یبید من بقی بالسلامه روایت کی امام باصفانی

حسن سبط رسول جعقانی	که بندگان ابی کماله میرا خال	رسول الله کا تھا واسطی
کیا میو سوال اوس با خبر سر	خیر دی حلیه خیر البشر سر	کہ ہوں مشتاق ان باتو کا بخیر
بیان کہ کہ تو حال جد اجسد	عرض میری جہت سکروہ وال	کہوں جو ہو سکی اسناد احوال
اُباس خنک یون جسی اوسم	رسول الله تہ فخم مغنم	نگاہوں غنیمت ہے یعنی خوش سیرت
دو غنیمت ہی بزرگ و نامور تہ	حقاً روی النور کی نہ پریجو	تمہر جو جسطرحی جو دوہوین کو
میانہ کب قدر خیر اور اُباس	میانہ بن سہمی وہ قدر جدا	اگر کوتاہ کہی تہا نہ کوتاہ
عرض کم کیفیت کی یہاں رتہ	قد و بالا کا تہا انکو یہ عالم	میانہ سر دراز طویل سہم کم
بزرگی تہی سر عالی میں پیدا	نہایت حسن مع زونی ہویدا	ختم چو بیعیان بالونین کین
چہ کہ شوقیہ کی لیکن بہم	بکہر تہی جو فرق پاک پر بال	دو فرقہ انکو کہ دیکھی بال
اگر از خود نہ بال و نی بچر تہ	تکلف سونہر گز فرق کرتے	بجال و فرہ کے بال اگلے
گذر تہ نہا تو گوش سنو تہ	در خشنالی کا عالم رنگین	کشادہ تہی جمیع عالم آرا
مقدس دولون ابرو مقوس	مقدس دولون ابرو مقوس	باندا از مناسب طاق ابرو
نہ تہی ہونستگی آپس میں و کو	عجب خمدار و باریک و مقول	بخوبی طاق تہا نانی ہوا کو
سیان ابرو انک رگ ہویدا	بہت ہو فی غصہ کی وقت پیدا	کہوں کیا جہد اپنی کا عالم
کہ تہی نور و کشت جس سو توام	معلی بیخی خیر البشر تہی	باندا از بلندی جلوہ کو تہی
جو کوئی ذائق دیکھتا تہا	بلندی کا گمان ہوتا تہا پیدا	ماہم آپ کی رخسار نیکو
بہلا تشبیہ و نمین کس سی او کو	تریبانی کشادہ وہ دہن تح	کشادہ وہ دہن تہا نیکو

پهرون دانتون کویاوه حسن  
آبیا سیدی تها تاناف گلبو  
مت غایمی ده گردن تھی اسی  
بوقع خود مناسب اور زیبا  
شکم سینہ صفائی مین برابر  
سر سر آخون مین تھی بزرگی  
گلوی پاک سی تاناف والا  
مسترد سی تها صفائی بر لب  
ده او کی صدر عالی کی بلند  
کشاده تھو کف دست مصفا  
کشیده تھین ده انگشتان والا  
که حاصل او گلیو تھی بزرگی  
کف پا مین تھی یہ خوبی  
که تھی پای مبارک نرم و لطیف  
زمین پر جب خزان آیت جا  
بزی راه جانی سرور دین  
تو او سر تھی عیان یہ صفات  
نظر که تھی صورت زرخا یا  
زمین اکثر مشرف تھی نظری  
سایا تها لحاظ او کی بصر مین  
تو یہ ارشاد و فرات تھی حضرت

سید و صفات کبیرین بشاوه  
دوست گردن شایان لاج  
بشکل نقره بانور و ضیائی  
بخوبی تھی تندر فتنه عالم  
گر سینہ عریض و مین خوشتر  
بدن جو که گلبا دیشاک سی تها  
خط مو تها آجا باریک زیبا  
کمانی دو نو نشان او بار  
خطا مو سی رکھی تھی اجڑی  
بزرگی اوس کف پای مین تھی  
لقب ہی سائل الاطراف چکا  
یہاں جو سائل و شایان کمال  
تھ تھی تھی زمین پر و تھی  
جدار تھی زمین سی بون پیا  
قدم کو بزی بر کنده او تها  
ہو ایہ حال ہی وار بجا  
بلندی سی تھی گویا میل لستی  
ہست تھی انکو جو کہ کاسے  
نملک کم بہرہ و برکتا بصر سے  
ایمان کر تھی راوی بعد  
چلو تم مجھی آسے کر کے مقرب

دقیق المسرب یعنی خیا مو  
تھا راوی فی شکل صورت طبع  
تھون کیا عفو و عفو انکو  
تھی عفو مین مراد باہر  
فراخی دو لون شان و تھی اسی  
درخشندہ وہ نور پاک سی تها  
سوا اسکے شکم سینہ مسر  
میر تھی تھی بزیب کنت  
طویل تھند دو لون تھی  
نایان و لون قد مو تھی  
تھا یا شایان الاطراف کافی  
ہو تها شک گرد او کیو پیا  
ہو او اور و بوضعت یا قدر  
کہ پانی او کو تھی گزرتا  
او تھین ہو تا خیال میل شیز  
کہ جسد ام آب جاستد قرار  
او تھین جب یکہتا استظا  
نظر یعنی سکو ماطن کا  
تامل سوج تها کی سی تھی  
تھ جب تها تھی آسے  
عجب خلاق تھی خیر الورا

کہ ہوں مخدوم و مرتب خادم ہوں  
 سنبلیہ و رعاد و صحن کی  
 کہ ہوتا جو کہ فی اونی طاق  
 جناب پاک کردار و سکون و شگام  
 بقدر سلام دین اسلام  
 بانی آن سرکہ بزرگ خوش سلب  
 کوئی کہ سپہر عالم خوبی بود  
 المختار آن دلبرین ترکا  
 سر تا بقدم جلوہ محبوبی بود  
 بیان موعی مبارک باب ۴ و رسالت ارباب بکریون کی کہ مانند جو کوہ جلیعہ و پریشی ہو  
 باب ۵ و رسالت او سکی زلفین پیچ و پیر و من اور کووی کی کہ کالی مین باب ۵ و رسالت تیری سر کمال  
 ارغوانی مانند بادشاہ تیری کا کلون سی الکا ہی ان ہلون مین انخست حملی المد علیہ وسلم کی  
 مبارک کے ہلون کا بیان ہے بیان کنیت موعی شریف باب ۴ و رسالت ارباب بکریون کی  
 کلی کی مانند ہے جو کوہ جلیعہ و پریشی ہوں اس و رسالت مین انخست حملی المد علیہ وسلم کے  
 موعی مبارک کے بکریون کی گلی کے بالوں کی ساتھ تشبیہ دی یعنی کثرت و قلت مین اور اس تشبیہ سے  
 کثرت موعی مبارک کا پتہ ملا اور در حقیقت محبوب خانہ کعبہ حملی المد علیہ وسلم کی مبارک بہت زیادہ  
 چنانچہ بخاری شریف کی کتاب الفسل مین یہ حدیث مروی ہے اور اس سے کثرت موعی مبارک کا  
 حال معلوم ہوتا ہے باب من افاض علی راسہ ثمن ابن جعفر قال قال لی جازمانی ابرہہ بن  
 جرض بالحسن محمد بن الحنفیہ قال کیف الفسل من البناۃ فقلت کان النبی صلی المد علیہ وسلم افد  
 لث الکف فی فیضہا علی راسہ ثم یفیش علی ساجد جودہ قال الحسن فی رجل کثیر الشعر فقلت کان  
 النبی صلی المد علیہ وسلم اکثرہ منک شعرار وایت ہی ابو جعفر سے کہا اور سنی کہا نہیں و یا نہیں آیا  
 میری پاس تمہاری چچا کا مینا تقریض کرتے تھے ساتھ حسن محمد بن الحنفیہ کے کہا اور سنی ہی شہر  
 جناب سے پس کہا مینی نبی صلی المد علیہ وسلم لیتی تھی تین دو پوٹے پانی پس دانتی تھی ہونکو  
 اپنی سر پر پہرہا تھی شہرے اخیر تمام بدن کے پس کہا حسن تحقیق مین ایک مرد ہوں و ہا ہا ہا ہا  
 کہا مین نے رسول اللہ صلی المد علیہ وسلم تجھسی زیادہ بالوں و اسے بیان کیفیت  
 راستی و ثر و لید کی موعی شریف باب ۵ و رسالت او سکی زلفین پیچ و پیر مین اس و رسالت  
 ابکی زلفون کو بخیر از بیان کیا اور اس سے معلوم ہوا کہ ابکی بال مبارک سید ہی نہ ہو سہرے

بالوں کا رنگ ہونے اور او میں کہ نہ دیکھو بین ہو گا اور واقعی ایک مبارک کے بال  
 ایسی ہی ہے اس لیے کہ حدیث مذکور میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور بعض روایات میں  
 جعد جل آیا ہے اور مطلب ان دونوں روایات کا واحد ہے یعنی ایک بال گو کہ بالوں کے  
 لیکن نہ بہت زیادہ بلکہ اس قدر تہی کہ بین سے نہ فون میں پیر جائے اور مسیح علیہ السلام  
 مبارک کے بال سیدہ تہی یعنی بالکل سیدہ ہی ہے اور او میں نہ دیکھو بین نہ تھا  
 اور گو کہ بالے نہ تہی چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے بیان زلف رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم باب ۵ در سن او سکی زلفین پیچ دیرچین اس درس سے معلوم  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک پر زلف تیری ہوئی ہونے اور رات و دن  
 ایک جگہ پیچ ہونے اور واقعی ایک زلفین چھوٹی سی نہیں اور بعد از طاقات عاشق  
 کہ نہ شریف سے ہوئی او سدن چار زلفین لگی چھوٹی ہوئی تین اور کانون کی نو اور  
 اور شانوں تک بال جناب نے چھوڑی تین اور بمقابلہ غیر اقوام کے کہ وہ اس طریقہ  
 بال نہیں رکھتی تین صورتوں پر اطلاق زلف صحیح اور درست ہے بیان رنگت  
 معوی شریف عالم طفولیت و شباب باب ۵ در سن او سکی زلفین پیچ دیرچین اور کوئی  
 کسی کالی تین اس جگہ کی جزو اخیر سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفین  
 و شباب میں رنگت سر کی بالوں کی مثل کالی ہرند گودی کی سیاہ ہوگی اور واقعی  
 ایک سر کے بالوں مبارک کی بھی رنگت تھی اور مفسرین کے نزدیک واضح دلیل  
 افواجی بین ضعی چہرہ مبارک ہے اور لیل سیاہ زلف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ہے اور ساتویں باب کا یہہ جہہ بادشاہ تیری کا کاوشنے الکا ہے اسی قسم کی  
 جہر دی رہا ہے اور اس جگہ بادشاہ سے بادشاہ حقیقی بالک الملک اللہ جل جلالہ  
 اور انکا گویا کہ ہم معنی کہانیکی ہے اور مسیح علیہ السلام کے بال لکین سے چھوڑے  
 اور مسیح ہونگی کہ اوس ملک والوں کے ایسی ہی بال ہوتی تین چنانچہ مثلاً پورے

ساتھ ایس پانچویں باب میں بھی وہی تشبیہ مراد ہوگی اسلی کہ ایک شی کا دونوں جگہ  
 بیان یعنی ایک آنکھوں مبارک کو کہوتی کی آنکھوں کی ساتھ تشبیہ ہوگی نہ نفس کہوتی  
 ساتھ اور مضائقہ محذوف ہوگا اور قرینہ اسکا وہی ہے کہ ہوتی باب میں اسکی تصریح  
 موجود ہی پس پانچویں باب کی تقدیر ایسہ عبارت ہوگی اوسکی آنکھیں کہوتی کی  
 ہونگی نہ ہوں اور پھر کہوتی کی آنکھیں کسی قسم کی ہوتی ہیں لیکن صورت اطلاق  
 میں فرد کا قائل مراد ہوتا ہے اور پھر قرینہ تشبیہ بھی موجود ہی اسلی کہ اس تشبیہ  
 سی عدلی کا بیان کرنا منظور ہی اور عمدہ آنکھیں کہوتی کی ہوتی ہوتی ہیں  
 اور ہوتی چور اون آنکھوں کو کہتی ہیں کہ جنہیں سرخ ڈوری ہوتی ہیں پس اس  
 سی معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ہوتی چور ہونگی اور  
 اونہیں سرخ ڈوری ہونگی اور درحقیقت آپ کی آنکھیں ہوتی چور تھیں اور اونہیں  
 سرخ ڈوری تھی اسلی کہ آپ کی آنکھوں کی وصف میں اکثر روایات میں اشکل آیا  
 اور بعض روایات میں اشتمل آیا ہے اور اشکل ایسی آنکھ کو کہتی ہیں کہ جبکی سپید  
 میں سرخ ڈوری ہوں اور اشتمل اوس آنکھ کو کہتی ہیں کہ جبکی سیاہی میں سرخ  
 ڈوری ہوں اور ایسی دونوں قسم کی آنکھوں کو ہوتی چور کہتی ہیں اور بعض روایات  
 میں جو آپ کی آنکھوں مبارک کی صفت میں ادعج آیات اور ادعج اوس آنکھ کو کہتی  
 ہیں کہ جبکی سیاہی میں سرخ ڈوری ہوتی ہو وہ اس روایت اخیر کی مخالف نہیں ہے بلکہ موافق ہی  
 اسلی کہ سیاہی میں جہاں سرخ ڈوری نہ تھی وہاں سیاہی عمدہ تھی اور کہوتی کی  
 کی سیاہی ہی بہت ہی زیادہ ہوتی ہی اور ساتویں باب کی اس جملہ میں تیری آنکھیں  
 اون کندوں کی مثل ہیں آنکھوں مبارک کو جو ضوآن کی ساتھ تشبیہ دینی سے  
 معلوم ہوا کہ آپ کی آنکھیں بزرگ اور بڑی اور تر و تازہ ہونگی اور واقعہ آپ کی آنکھیں  
 مبارک بڑی اور تر و تازہ تھیں اسلی کہ سیدنا علی مرتضیٰ کریم اللہ وجہ سے

روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی انکسین مبارک بڑی تین ششہر کیا بیان جو خوبی چشم سیاہ بہ آیت تارخ ہر جسکی گواہی  
 تھی سفید ہی اور سیاہی و میان ہا سرخ دوری او میں شکر ششہر سیاہ و سیاہی و سیاہی  
 تین ہم دونوں ہی اعتدال ہا شکل العین ہی وار دہواید و صف چشم حضرت خیر الوہی ہا  
 شہل العین ہی مذکور ہی ہا وصف میں او کی کہ عین جو کہ انفس القصبہ جو وصف مال ہا  
 چشم خوبان جہان کا جمال ہا دہ سہی او سیاہی و میان ہا عین مجربہ قد امین تھی بیان  
 اور ان سبب ہی زیادہ خاص چشم حضرت سی رکتی اختصار یعنی دہ چشم مبارک و لہذا  
 نور و تاریکی میں یکساں ہر دیکھتی میں لوگوں جو تھر تھر تھر شب میں ایکو تھانظر ہا  
 دوسرا ایک اور مہیا تھانہ چشم پاک صابر اعجاز کا ہا پیش نظر آپ جیسا کہ تھی ہا  
 پیشہ کی بھی تھی و سیاہ دیکھتی ہا سیاہان چشم وہ فرکان ہا سہرہ از جلوہ گاہ امتیاز  
 مردم عین جیا کیو اسلی ہا سیاہان مرکز کان کی تھانہ ہا سہرہ  
 نشان جو ہر چارہ و چہ نہر ہا در سلسلہ جہد دل غلق اسیر ہا ملک ملکوت صید چشم سیاہ  
 ابر و چو کمان کشیدہ فرکان ہا بیان مثنی مبارک اور مثنی مبارک کی بیان  
 ستون باب میں ہی تیری ناگ لبنان کی برج کی مثال ہی جو عشق کی سرخ بنا ہا  
 اس جملہ میں سیدنا محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثنی مبارک کو برج کی سامنے  
 تشبیہ دی اور برج در میان ہی بلند ہوتا ہی پس اس تشبیہ ہی معلوم ہوا کہ محبوب  
 خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثنی مبارک در میان ہی بلند ہوگی اور حقیقت میں بلند  
 تھی اسلی کہ ابن ابی یالبہ و صاف مثنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایکو اتقی العزیز بیان  
 اور اتقی العزیز اوس شخص کو کہتی ہیں جسکی ناک در میان ہی بلند ہوگی  
 مابعد کشیدہ ہووے آن مثنی ہا و نور و خفا شمع بر و مگر نہی ہا و آبر آن بلند تھی نور پیر  
 و آتش بلند از نور مثنی ہا شمع مثنی و ممتاز بر نور و بلند با کمال خود خفا ابر چشم ہا



دیکھتا ہوئی تامل آن کرہ۔ او سکوروہ بنی بلنداتی نظر۔ بی نہایت پرندہ سی بنی بلند  
 غزال حال سی تھی بھندہ۔ وہ جو ظاہری بندہ دور کے مشتعل تھی ارتفاع کوکری  
 بیان رخسارہ محبوب الہی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس بیان  
 میں چوتھی باب کی درس (سلا) میں ہی۔ تیری رخسارہ تیری آباد کی بھی آوی  
 انار کی مانند ہیں۔ اور پانچویں باب کی درس (سلا) میں ہی اوسکی رخسارہ ہو  
 گی جن اور سلطان کی اور سرتی ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ پس چوتھی باب میں رخسار  
 مبارک کو انار کی ٹکڑی کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور حدیث ابن ابی ہالہ و صاف  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں چاند کی ساتھ تشبیہ دی ہی اور حدیث شیبہ سی مقصود واحد  
 جو رخساروں مبارک کا قرقمانہ اور سرخ و نورانی ہونامی اور وہ حدیث یہ کہ تیلانہ و  
 علاو القم لیلۃ البدر۔ آپ کا چہرہ مبارک روشن اور تابان تھا مثل چودہویں راٹر چاند کی  
 اور صید الاسلام میں آپ کی نسبت لکھا ہی رخسار سرخ تھی اور پانچویں باب میں رخسار مبارک  
 کو کیاری کی ساتھ تشبیہ دی ہی معلوم ہوا کہ رخسار مبارک بلی نہونگی بلکہ امیری ہوئے ہوئے اور حقیقت  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسار مبارک ایسی ہی تھی اسلئے کہ حدیث ابن ابی  
 مین سر در عالم کی نسبت سہل الحدین واقع ہوا اوسہل الحدین اوسکو تھی  
 ہیں جسکی رخسار تو بلی نہون اور بہت مونی ہی نہون بیان لب مبارک  
 محبوب خانہ کھیمہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس بیان میں پانچویں  
 باب میں ہی درس (سلا) اوسکے لب ہوس میں جسے ہتھا ہوا امریکہ نامی چوتھی باب میں ہوا  
 تیری لب ایسے ہے جیسے قرقری ڈوری ہیں۔ پس پانچویں باب میں لب مبارک  
 کو سوسن کی ساتھ تشبیہ دی اور سوسن کے دو قسم ہیں۔ آواز  
 اور ابرسا آزاد و سپید ہوتا ہی اور ابرسا آسمانی رنگ اور چوتھی باب میں  
 یوں مبارک کو قرقری ڈور و سوسن کے ساتھ تشبیہ دی اور قرقری



بشری زکریا بن علی بن ابی طالب و زکریا بن علی بن ابی طالب  
 کی سب مبارک بارگاہ و درم و ملائیم ہوئی اور او دانت ہی اور کثرین ہوئی اور شہر  
 سوسن ابرسار کی ساقی ہی اسانی کہ مجربان عالم کے لیے نیکوئی از نیکوئی ہوئی۔  
 نصوصاً اہل عرب کی تو اکثر ایسی ہی سب ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی لبون مبارک میں یہ سب اوصاف ہوئی اسلئے کہ درج النبوت میں ہوا  
 اور نہ بلفظ طہر لفظ کی جیسی کہ لب اور ہر وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 تمام بشری افضل تھی اور یہ لیلیا کا جناح ہی کہ او صاف مذکورہ کو مع شمس تریا  
 شامل ہی بیان دین مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور او  
 تو کہیں جوئی باب میں ہی تیرا موتہ خوب تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت  
 ضلیع الفم واروہی جتا بحر حلیہ ابن ابی ہار و صاف تھی صلی اللہ علیہ وسلم  
 یہ لفظ واروہی اور ضلیع الفم اسی کہتی ہیں جس شخص کا موتہ کشادہ ہو پس آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت مبارک کشادہ تھا کہ یہ کشادگی خوبی اور نیکوئی کی تھا  
 ہی اسلئے کہ کوالہ مدارج النبوت منقول ہیں چکا ہی کہ طہرانی فی اوسط میں روتا  
 کی ہی کہ لب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہر وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی تمام بشری عمدہ تھی رباعی درج و انش کردم شد سورخ ہا بتوان پیش کردی  
 مشورہ ہا در عادت فشاں بسیار ہا شیرین دین نگار ہا خوش ہا رخ ہا  
 ہا کشادہ وہ دہان بالہا او سکی و اصفانی ضلیع الفم کہا ہا وہ دہان ہا کشادگی کی تھا  
 سن زیبائی و اسلوبی کی تھا وہ دہان دہان حاصل علی ہر خوشنما خوشنما خوشنما  
 بیان خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی و انمول مبارک  
 اور آبی دہان مبارک کی صفت میں جوئی باب میں فرمایا ہی تیرا دانت ہمیشہ  
 کھلی کی مانند ہیں جیسی بل کتری گئی اور جوہرانی نیکو ہیں او نیکو ہر ایک

پہنچی تھی اور اونیں ہی ایکٹا باجھہ نہیں ہی اس درس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دندان مبارک کو بہر یون کی دانتوں کی ساتھ تشبیہ دی اور مالہ الشبیبہ پیدی اور چمک ہی اور در حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک سپید اور چمک واری تھی۔ اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ میں اٹکی دندان مبارک کی صفت میں نکلہ اشنبہ وارد ہوا اور اشنبہ دانتوں کی رونق اور تروتازہ کو کہتے ہیں اور ہر دانت سی مدلول و امتثالی سال عمر مراد لیکر بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا اور فرمایا جنکی بال کتری گئی یعنی اگر عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شخص کو دریافت کرنا چاہی تو ہر دانت کو ایسی بہر فرم کہ جسکی بعد پیدا ہوئی بال کتری گئی ہوں اور جنبہ بہر کا بچہ پیدا ہوتا ہی تو ایک سال گزرے گا بعد اوستی بال کتری تین چنانچہ کہ بہر یون سی ہمہ امر تحقیق کیا گیا ہی اور دانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تنہیں تھی تو تنہیں برس بہر ہو گئی اور ہر ایک انہیں برس کی واسطے دو حمل بہر کی مدت جو برس روز تھی ثابت کر تو تنہیں برس اور ہونے اور تنہیں کو تنہیں کی ساتھ ملائی سی جو نشتہ برس ہوتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریفی روایات کی موافق نیشتمہ برس کی ہوتی ہی اور نیشتمہ برس کو اگر شمسی بنا تو وہی جو نشتہ کی قریب ہونگی اور کسور کو ایسی مواضع میں نہیں لیا کرتی ہیں والہداعلہ و علمہ کم و احکم میان خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کا از گردن مبارک کے بیان میں ساتویں باب میں ہے کہ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کی مانند ہی جو تھی باب میں ہے تیری گردن ایسی جیسے کہ داود کا برج جو سلاہ خانی کی تھی تاجی او سپر جزر ہمدان لنگائی گین ہیں وی جکی سب پلو انین کی سپر ہیں اس و تریز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی برج

کی تہذیب کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور حدیث شریف میں گردن مبارک کی ہاتھی دانستہ کی  
 بت کی گردن کی مانند تشبیہ دی اور وہ حدیث ابن ابی ہالہ بنی اور ابن ابی اویس  
 یہ ہیں۔ کون خلیفہ حمید و ہشتم فی صفاء الفقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن  
 مبارک چاندنی کی مثل تھی اور خوبی میں ہاتھی دانستہ کی بت کی گردن  
 کی مانند تھی اور چونکہ آپ کی گردن مبارک بیماری تھی اسوجہ سے اوسمی تہذیب کی سائبر  
 تشبیہ دی ریاضی آن گردن روشن چوہ سراج و باج و از گردن ہاچین بر خراج  
 دریا و لطیف در صف الفکر خام بہ چو گردن آن بت کہ تراشند ز عاق بہ  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام الاذنین تھی یعنی پورے کانوں واسطے  
 تھی اور آپ کی گوش مبارک چھوٹے نہ تھی بلکہ بڑے اور جوڑے تھے  
 مگر خوبی اور عمدگی کی سائبر اور یہ لفظ مدارج النبوت میں چارچ کیسے  
 آپ کی کانوں مبارک کی صفت میں نقل کیا ہے پس اسلئے اونکو سپر لیون کی سائبر  
 تشبیہ دی اور وہ دو ہزار کا کام دیتی تھی اور یہاں چٹائی بھوئی آسمان کے  
 طلیط کی آواز سنہرتے۔ بیان محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاتھوں مبارک کا۔ اور اس بیان میں پانچویں بائیں ہی ورس ۲۱  
 اسکے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سوئی کی کڑیاں جنہیں ترسیں لے جو اہر خڑے کٹی  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاتھوں مبارک پر بال تھے چنانچہ حدیث ابن  
 ابی ہالہ و صاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی نسبت وارد ہوا ہے اشہار  
 الذرا عیدوا منہ بنین یعنی آپ کی پانچوں اور موزوں ہون مبارک پر بال تھے پس اونکو  
 جو اہر کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ آپ علیل الفصدین والذرا عیدوا یعنی  
 بڑے قوی بازو وار و ہاتھوں واسطے تھے اسلئے اونکو سوئی کی کڑی بیان کیا  
 بیان عمدہ مبارک بحسبہ مبارک کہ بیان میں جو باب میں ہی ورس ۲۱

دو چہا تیان دو آہو بچون کے مانند ہیں جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور جو سوسوں  
 کے درمیان چرتے ہیں اور ساتویں باب میں ہی دس تیرے دو چہا تیان دو آہو  
 برون کے مانند ہیں جو ایک ساتھ پیدا ہوئے تھے اور تیر ساتویں باب میں دس تیرے  
 تیرے چہا تیان انگور دن کی چھوٹکی مانند ہیں سوسن ابر سار سی بیان ہی  
 غرض ہے اور سوسن ابر سار میں چرنی کی بیدہ یعنی ہیں کہ دونوں پستانوں کی  
 گردا گرد بالی ہوں چنانچہ تھی اسلئے کہ حدیث ابن ابی بکر و صاف نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم میں آپ کی نسبت اشعہ الذرا عین والکعبین و اعلی الصدر وار ہووا  
 اور ترجمہ ان کلمہ نکایہ ہے کہ آپ کے دونوں بازووں پر اور مؤذن ہوں کبار  
 اوسینہ مبارک کی اوپر کے جانب بال سے اور چونکہ حرکت لطیفہ قلبی اور  
 حرکت لطیفہ روحی دونوں پستانوں کے قریب ہیں اسلئے ان کو آہو برون کہ  
 ساتھ تشبیہ دی اور اسلئے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 طفلان امت مرتبہ شیرہ شریعت الہی مٹی ہیں اسلئے ان کو انگور دن کے  
 پچھے بیان کیا اور شوق صبر کے بعد حکمت اور ایمان سے پیر ہونیکے ہی خبر دی  
 ہے اسلئے کہ انگور کے شراب بنتی ہے اور جس قسم کا انگور ہو گا اوستی قسم  
 کی شراب ہوگی یعنی اگر انگور دنیا ہے تو بیوشی عالم آخرت سے اوستی  
 حاصل ہوگی اور جو انگور اوستی عالم کا ہے تو بیوشی اس عالم سے حاصل  
 ہوگی اور بیان انگور اوستی عالم کا مراد ہے اور اس سے وہی شراب  
 ایمان حکمت سیرگی اور اوستی سے کفایہ ہوگا و اللہ اعلم و علامہ اسم و اکرم  
 بیان شکم مبارک چھوٹ جانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کبار  
 اور شکم مبارک کی وصف تین یا چوبیس باب میں وارد ہوا (دیں ۴۲) اسکا بیٹ  
 ہاتھی و انت کا سا کام ہی حسیہ پر شکم کی بی ہوں اور ساتویں باب میں دس تیرے

گول پیالہ ہی جبین ملائی ہوئی تھی کی گئی تھیں ہی تیرا پیٹ گویا ان کی ایک تیری ہی  
 مسکے آں پاس موسن گئی ہیں ان حملوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکم  
 مبارک کا بیان ہی بیان ترحمی شکم مبارک باب ۲۵ درس ۱ تیرا پیٹ گویا  
 کی ایک تیری ہی آپکا شکم مبارک نہایت نرم تھا چنانچہ مدارق النبوت میں  
 ہی کہ ابن ابی ہالہ فی بیان کیا ہے کہ منی شکم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو دیکھا کہ گویا کہ کاغذ تہ پر پتھر رکھی ہوئی اور اسی نرمی گویا درشت بیان  
 زبانی ہی بیان سفیدی شکم مبارک - باب (۲۵) درس ۱ اوسکا پیٹ  
 ہاتھی دانت کا سا کام ہی آپکا شکم مبارک سفید اور گور تھا اور بالی اوسکا اوپر  
 تھی چنانچہ حدیث ابن ابی ہالہ میں ہے عاری اللہ میں والیٹن - دونوں پہنا  
 اور شکم سپر بال نہ تھی اور اسی گور اپن کا درس مسطورین بیان ہی - پیالہ  
 ناف مبارک - باب (۲۵) درس ۲ تیری ناف گول پیالہ ہی جبین ملائی  
 ہوئی تھی کی گئی تھیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف مبارک اُبھری ہوئی  
 نہ تھی جیسی بچپن اشخاص کی خاص کر لڑکیں میں ہوتی ہی یا گہ گہری تھی اور  
 اسی گہرا ہی - ناف مبارک کا اس درس میں بیان ہی - بیان لطیفہ  
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم - جملہ مذکور میں تیری  
 ناف گول پیالہ ہی جبین ملائی ہوئی تھی کی گئی تھیں لطیفہ سر کا بیان ہی -  
 اور جی سی شراب محبت الہی مرادی - بیان سبیل مبارک باب (۲۵) درس ۱  
 اوسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہی جس پر تیل کی تھی ہون - آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ناف سی گھوٹی مبارک تک شکم مبارک یہ ایک خط مبارک  
 بالون کا تھا چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مذکور میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بشیر سری کا خط ملا ہوا تھا گھوٹی سی ناف تک سارے خط بالوں کی اور اسکا

اس جملہ میں بیان ہی اور اسی کہ ہندو میں سیکھ گیتی ہیں۔ رہا سچے  
تانات ہر آن سینہ صاف وز ییابند بودست خط دقیق از مویا  
بختہ سیم لودہ نقش الفیہ فیہ فیہ کہ چہ حسن احمد آید کیتا  
بیان شوق صدر۔ اور جس جگہ ہر خط نیلی تھا اور جس جگہ نشان شوق  
تھا اور اس درس میں اور نیز جملہ تیری ناف گول پیالہ ہی حسین ملائی ہوئی  
کی کمی نہیں اس طرف اشارہ ہی بیان موتی مبارک کمال عالی صدر تیرا پیس  
کی ایکٹ ہیری ہی جبکہ آس پاس سوسن لگی ہیں۔ اس درس میں موتی مبارک  
عالی صدر سوسن کو ساتھ تشبیہ دی ہے اور یہ موتی مبارک مثل سوسن کی گرد اگر دیکھ  
گوتی چنانچہ ابن ابی مالہ کی حدیث میں وارد ہے۔

ایمان کیا و اس بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی قدم مبارک محمد اور خیمہ نبوی بہاری ہوں گے اور ذاتی قدم مبارک  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تھی اسلئے کہ خیمہ الدارین بریدہ  
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البشر مرقوم ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک تمام اومیون سے عمدہ تھی  
اس روایت سے عمدگی اقدام مبارک کا ثبوت ہو گیا اور سید بہاری  
موتی قدم مبارک کی یہ بھی کہ حدیث ابن ابی نائلہ و صاف ہے صلی اللہ علیہ  
وسلمین آب کی نسبت شین القذین یا ہوا اور شین القذین میں اوس شخص کو  
کہتے تھیں جسکی قدم خیم اور بہاری اور برکوش ہوں اور نور بیان علیہ  
مبارک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نطق اور شیرین  
لہجہ کا بیان فرمایا ہے خلق محمدی یا چون باہر ہے اوس کا موہہ شیرینی  
ہے اور شیرینی کی دو سپین ہن اور دونوں قسم کی شیرینی  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں موجود تھی شیرین زبان  
نواب تھی ہی اور جمیع اقوام عالم کے اس شیرین زبانی آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ساتھ شیرین زبان ہن اور کہتے ہن کہ اب خلق اور  
حیث شیرین تھی اور بحسب تصدیق شعر مشہور ہے ہر کجا حیثہ لود شیرین  
مردم و مرغ و مور کہ آئندہ الکی شیرین زبان ہوگی وجہ سے تمام مخلوق  
الہی الکی گرد ہوئی اور یہ قول انکا اگرچہ سراسر باطل ہے چنانچہ لفظ  
اسکا علاوہ دلائل آخر رسالت صادقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
اس رسالہ سے بھی خوب ظاہر ہے مگر شیرین زبانی کا اثر ہے اور  
ایسی لوگوں نے یہ بھی غنیمت ہے یہ شیرینی ماطنی آنحضرت صلی  
علیہ وسلم کا یعنی خوش خلقی کا بیان ہوا اور شیرینی ظاہری آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان ہے کہ لب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا بطور اعجاز اگر کسی کھاری گوی میں پڑ جاتا تھا تو وہ کو آٹھ شہرین مولا  
میرا جناحہ السوسنی اللہ عنہ سے جو اگلی خادم تھی روایت ہے کہ ہماری نظر  
میں ایک کھاری کوان تھا ایک درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آب  
وہنج میں بطور اعجاز دلا پس وہ شیرین ہو گیا اور پھر مدینہ منورہ میں اوس سے زیادہ  
کوئی کو ان شیرین نہ تھا اور بعد بیان طلق و خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کہا اس لئے کہ اصل نسخہ عربی  
خزل فقرات میں بعد اس جملہ کے ایک نام تصنیف جمع محمد جم بیان کیا ہی اور  
اوس بولی میں جمع باورم کے ساتھ آتی ہے واحد کو تفلیحاً جمع بولا کرتے  
ہیں اور اس ترجمہ میں عشق انگیز کے ساتھ ترجمہ کیا ہے اور چونکہ باب میں  
جملہ ترجمہ میں کوئی غیب نہیں کے ساتھ ترجمہ کیا ہے اور کو ترجمہ کرنا مومن  
کا اصل سے طرے خالی کی بات ہے لیکن یہی یہ ترجمہ اقرب  
الے الصواب ہے ناخ مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ترجمہ بتا لگتا ہے کہ اردو  
نام ترجمہ محمدی کا یہی پیش ترجمہ کو دیکھ گا وہ کسچہ لے گا کہ نام مبارک خانہ  
کعبہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد ابو کا اور چونکہ باب کی اس جٹ  
درسل میں جب کہ دن آدمی اور سایہ بری میں مٹکی پہاڑ اور لبان کے شے  
کو جاؤ لگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مقدمہ پیش  
اور زبان و لادف کا بیان فرمایا ہے اس لئے کہ سر کی مشہور ہی سے اور  
لبان نہ ہی عمان اور میں کے پہاڑوں میں مدامو تا ہے اور باعتبار روض  
و پائے جس کا فردا قرامی قیامت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کی پیش لبان و دن و شے اور سایہ بری کے ہوئی ہے اور انجیل



مٹی کی مٹی دین باب میں بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منقول  
 ہے اور اس میں سیدنا شیخ علیہ السلام کے پیرائش آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی ایک گتہ دن اس سے بیان کی اور وہ بشارت سے انبیاء  
 کے اس زمانے میں بھی منقول ہوئی اور اس توین باب کے اس  
 درس میں میں نے کہا میں اس تار پر چڑھوں گا اور اس کی شاخوں  
 کو تھام کر گولہ گانی الحال تیری دونوں چہاتیاں انکوردن کی گچوں  
 کرماندہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ شباب کے ایک قصہ  
 کا بیان ہی اور وہ یہی کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی  
 عالم جوانی میں کعبہ شریف کی پہر از سر نو تعمیر ہوئی اور واسطے مشاہدت اپنی  
 خدا کا اسماعیل علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تہر  
 کعبہ شریف کو اپنی دوش مبارک پر اوٹھا لے پس وہ تار رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم میں اور بیان اسکا گذر گیا ہے اور پھر دن کعبہ شریف  
 کا دوش مبارک پر اوٹھا نا کعبہ شریف کا اس تار مبارک پر چڑھتا ہی اور دونوں  
 ہاتھوں مبارک سے جو کہ پھر دن کو تھاما اور وہی شاخیں تار مبارک کی  
 تھیں پس گویا کہ کعبہ شریف نے ہی شاخوں مبارک کو تھام رکھا اور حملہ  
 فی الحال تیری دونوں چہاتیاں انکوردن کی گچوں کرماندہ میں اس امر کو  
 بیان کر رہے کہ اسی وقت میں عالم غیب سے القا ہونا شروع ہوگا  
 اور سب سے مبارک شریعت الہی سے پرہیز کرنے لگے گا اور ایسا ہی ہوا  
 اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ تہر اوٹھا نیکی وقت  
 ازار مبارک کہول کے دوش مبارک پر ڈالی تاکہ تہر کی بدن مبارک  
 کو کھلے نہ کہ نہ ہر سخی سے آپ پر ہوش ہو کر کہہ دے اور جب آپ کو

موش آیا آپ نے ارطال کی اور فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ یہ منہ نہوا  
 کروں۔ تیس ہزار حج النبوت میں نقل کیا ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ  
 روایت ہے کہ وہ ہونے لگا کہ میں مقوقس یعنی شاہ اسکندریہ  
 کے پاس گیا اور مقوقس نے کہا کہ مجھے صلی اللہ علیہ وسلم نبی رسول میں اگر وہ قسرت  
 لاؤں قیط و نصاری میں تو وہ اونکا اہل کفرین تپن میں رہتا ہے۔  
 کہ اس کے بن اسکندریہ میں تپن اور تمام کنیوں میں وہاں کے  
 گیا اور لکھے او صامت قیط اور نصاری سے پوچھی اور اسکندریہ  
 میں ایک بادری تھا اور وہ اونکا بزرگ تھا اور وہ اپنے بچوں کو اسکے  
 پاس دعا کی واسطے لاتی تھی اور وہ اسکے واسطے دعا کرتا تھا پس میں  
 اوس سے کہا آیا کوئی اوڑھنی بھی مہیوت ہوگا اوس سے کہا ہاں وہ آخر  
 انبیا میں درمیان عیسی بن مریم علیہا السلام اور اوس کے اور کوئی نہیں  
 ہے۔ ہکولہ شک عیسی بن مریم علیہا السلام نے اوس کے اتباع کا حکم  
 کیا ہے وہ نبی عربی امی میں نام اوس کا اچھڑے میاں قد کوتاہ نہ دراز  
 دونوں آپکی آنکھوں میں سرخی تھی کہ سید وہ سرخ بلکہ سرخ و سپید  
 اونکی بال بہت ہونگی موٹی کپڑی پہرتیے اور کہانا جو ملایا کرے گا کہنا  
 لیا کریں گے تلوار حامل کرتیگی انکی اصحاب ایسی ہوں گے کہ اپنی جانوں کو  
 آپ پر فدا کریں گے دوست رکھنے آگے اپنے باپ اور بیٹوں سے مہوش  
 ہوں گے ایک زمین میں جہان درخت سلم ہے اور ہجرت کہنگی ایک  
 حرم سے طرف دوسری حرم کو اور ہجرت کہنگی زمین بشور بحر مازار  
 کی طرف اور ہرنگی از نصرت ساق تک اور دھڑکی اطراف اعضا کو  
 اور مخصوص ہونگی سائنہ ایسی صفات کے کہ پہلی بیٹیوں میں وہ صفات

بہتوں ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا ہی اور وہ مبعوث ہونے کی تمام عالم  
 کی طرف اور ان کے لئے تمام زمین میں ہی حکم میں ہوگی اور وہ یہی ہوگی  
 لئے خاک سے ختم کرنا قائم مقام و خدو کے ہوگا جس جگہ وقت نماز  
 امیر کا تیمم کرے گی اور نماز ادا کرے گی اتنی اس روایت کی تصدیق رسالہ  
 مذکور سے ہو گئی ہے اور سرابا بنوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق یہی  
 غزل الخرات کی عینوں بایوں سے ہو گئی ہے لہذا یہ بیان مہر نبوت \* \*  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پر مہر نبوت تھی اور اپنی اس  
 مہر نبوت کا بھی چند جگہ بیان آیا ہے پہلی صحیفہ نسیماء علیہ السلام میں  
 ہے صحیفہ نسیماء علیہ السلام باب ۹ ورسا حارثی لہو ایک لڑکا تولد ہوا کہ کھڑکی  
 کا نشان اوکلی کا ندھی پر ہی ہوگا اوکلی ہی نام ہونے کے عجیب اور مشیر  
 اور مشورہ عظمی کا بادشاہ اور الہ قوی مسلط اور سمدی بابت اور سلامتی  
 کا بادشاہ اوکلی حکمرانی اور سلامتی کی افزائش کی کچھ انتہا نہ ہوگی وہ واو  
 کے تحت سلطنت پر آج سے لیکر اب تک عدل و انصاف سے نظم و نسق  
 کرے گا شش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ختہ بنی گزرے ہیں  
 اوکلی داہنی ہتھیلی پر شان نبوت ہوتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی مہر نبوت شانہ مبارک پر ہوتی اور یہ مہر نبوت پیدائشی ہی تھی  
 لہذا کہ میں بھی ویسی ہی ہتی جیسی کہ پڑبانے اور جوانی میں تھی پس  
 ایک ہی یہ بشارت ہے اور اپنی ہی مہر نبوت کا بیان ہے اور اپنی ہی  
 اسماء شریفین سے عجیب اور مشیر میں اور اب کو بھی حکم مشورہ ہوا ہے  
 اور اب ہی مشورہ عظمی کے بادشاہ میں اور رسالت آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی جیسی کہ بنی اسماعیل کے واسطے تھی ویسی ہی بنی اسرائیل

اور اسے امتی اور آپ ہی برہی حاکم ہیں اور آپ ہی سب کا باب ہر تمام  
 مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی ہے اور آپ کے ازواج و فرزند  
 امہات المؤمنین ہیں اور حکمرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ  
 انتہا نہیں ہے آپ سب پر حاکم ہوتے اور آپ سب کے بعد باقی کوئی  
 رسول و انبیاء سے حاکم نہیں ہے اور جیسی حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام  
 بنی اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ تھی ایسی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 تھے رسول اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ ہیں اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے  
 نہ شانہ مبارک پر مہربوت تھی اور نہ انکی نام عجیب و شہید تھی اور نہ آپ  
 بادشاہ ہوئی اور نہ اپنی حکومت کی اور نہ آپ پر نبوت ختم ہوئی پس  
 یہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کے ہے کہ نہ نبین ہو سکتی بلکہ یقیناً  
 صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اور انکی مہربوت کا  
 بیان ہے و هو الطوبی و و سر سے اظہار  
 الحق میں نقل کیا ہے کہ فاصل حیدر علی قریشی نے اپنی  
 تالیف ارو و منہ عنہما صہ سیف المسلمین میں کہا ہے  
 یاد رہی اسکا ان ارشاد ہے صحیفہ پیمبر علیہ السلام کا  
 ۱۶۶۶ عیسوی میں از منی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور یا لیسویں باب  
 میں کتاب مذکور کی اس ترجمہ میں ذکر مہربوت آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کا اس فقرہ میں موجود ہے سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ أَجْدَدُ الْأَشْجَارِ  
 اسکا ترجمہ علامہ علیہ السلام اور میری رائی میں یہ حجلہ باب مذکور کے  
 دو و تین ورس میں ہوگا اس لئے کہ درس مذکور کو شروع میں ترجمہ حجلہ

ایک نیا گیت گاؤں یہ بھی غزل انوارت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی مہربوت کا بیان فرمایا یہ اس لیے کہ ساؤن باب میں فرماتے  
 ہیں میری بوا میری زوجہ ہے مقتل کیا ہوا ایک باغیہ ہے اور منہ  
 کیا ہوا ایک۔ سو مانتی اور سرسبز ایک چشمہ ہے یہ خطاب آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کر چکا اور آپ چونکہ بن مبارک سے خوشنواں تھی اور آپ پر  
 مہربوت تھی چنانچہ جو قائم مقام قتل نبوت کی تھی اس لئے اس مضمون کو باری الفاظ  
 ادا کیا منقل کیا ہوا ایک باغیہ ہے اور چونکہ آپ کی اونگلیوں مبارک سے بطور  
 انجمن حشری جاری ہو جاتی تھی اور پھر مہربانی قائم مقام قتل تھی اس لیے  
 اس مضمون کو باری الفاظ ادا فرمایا منہ کیا ہوا ایک سو تھی اور سرسبز  
 ایک چشمہ ہے اور واسطے چستان بنائی کی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو صاف خطاب فرمایا ایدکنہا شجرہ بمرحہ وسفید ہے اور پھر  
 دفعہ بطور موت تعبیر کیا ہے اور فرمایا یہ یافو کہ کا بیان ہے ہو گا شاہد کی کیا ہے  
 اور پھر کہی ہوا فرمایا کہی بہن فرمایا کہی زوجہ فرمایا حقیقی مہنی کو بی بہان  
 مراد بہن ہو سکتی اور بطور فحاز زوجہ من الوجہ واسطے بنائے چستان  
 کہ جو جا فرمایا اور حاکم انی کا نشان اس کے کا ندی پر ہے اور اثر سلطنت  
 علی ظہر یعنی نشانی حکمرانی کی اسکی پشت پر ہے اور سرسبز ایک چشمہ ہے  
 یہ بیتوں اس امر کا نشان دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 درمیان دونوں شانوں مبارک کہ مہربوت ہوگی اور اس مہر کو پشت پر  
 بنی کہہ سکتے ہیں اور شاہد بھی کہہ سکتے ہیں اور چونکہ جسم مبارک کا جو سوا  
 سر مبارک کو تھا ختم بہان اگر نہ ہوا تو سر مبارک ایک چشمہ ہے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کہ جسم مبارک کو بیان فرما سکتے ہیں اور پھر مہربوت ہے

لی سکتی ہیں والدیندا علم اور چوتھی مکاشفات یوحنا کی اونیسون باب میں  
سہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہربانیت کا بیان فرمایا ہے مکاشفات  
یوحنا باب ۱۹ اور سارا اول چیزوں کے بدترین نے آسمان پر بہت  
لوگوں کی بڑی آواز یہ کہتے ہوئے تھی ہلکویا ہلکویا نجات اور حلال اور عزت  
اور قدرت خداوند ہماری خدا کے ہیں ۲ کیونکہ اسکی عدالتیں راست اور  
برحق ہیں اسلئے کہ اسنے بڑی کبھی کی جینی اپنی زنا کاری سے زمین کو خراب  
کیا عدالت کی اور اپنے مذہبوں کی قوموں کا بدلہ اسنے لیا ہے  
پھر دوسری بار وہوں نے کہا ہلکویا ہلکویا اور اسکا دھواں ابدالہاؤ تک اٹھتا  
ہوگا اور وہی جو بیس بزرگ اور چار جانا داراوند ہے مہربان کرے اور خدا کو  
جو تخت پر بیٹھا ہے سجدہ کیا اور کہا آتش ہلکویا ہلکویا اور تخت سے ایک آواز  
یہ کہتی ہوئی نکلی تم سب جو اسکے منہ ہی ہو اور جو اس سے ڈرتی ہو کیا  
چہوئے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستائش کرو ۴ اور میں نے ایک  
بڑی بڑی آواز اور بہت بانوں کی آواز اور گرج کی آواز یہ کہتی ہوئی کہ ہلکویا ہلکویا خداوند تقا اور  
مطلق بادشاہت کرتا ہے اور ہم خوشی و خورجی کریں اور اسکو عزت دیں اسنے  
کہ پہلی کا پیادہ آہو نجا اور اسکی دلہن نے اپنے ایکو سونوارا ہی اور اسے  
یہ دیا گیا کہ وہ صاف اور شفاف اور مہین کٹانی کپڑا پہری کہ میں کٹانی  
کپڑا مقدس لوگوں کی راستیاں ہیں ۵ اور اسنے مجھے کہا لکھ مارکٹ  
جو بڑی کے جشن میں بلائی گئی ہیں اور وہ مجھ سے کہتا ہے یہ خدا کی بات  
برحق ہیں اور میں اسکے بانوں پر اسی سجدہ کر نیکیو گرا اور اسنے مجھ سے کہا  
خبردار ایسا نہ کہ میں تیرا اور تیری بہانو کا جن پامس یسوع کی گواہی ہو  
میں مذہب میں خدا کو سجدہ کر نیکیو گرا جو گواہی یسوع پر ہے نبوت کی

اور وہی چراغِ ایزدین کے آسمان کو کیلا سوا دیکھا اور دیکھو ایک نفرتی نیکمور اور  
 اس کا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عبارت کرتا اور  
 کرتا ہے ۱۲۔ اور وہی انکھیں آگ کے شعلہ کے مانند اور اس کے سر پر بہت سے  
 تاج اور اس کا ایک نام لکھا ہوا جی اس کے سوا کسی نے سچا نام ۱۳۔ اور خون میں  
 نہ وہ باہوا لباس پہنی ہوئی تھا اور اس کا نام کلام خدا ہے ۱۴۔ اور وہ خون  
 جو آسمان میں بہن صاف اور سفید اور کثافتی لباس پہنی ہوئے نفرتی نیکمور  
 یہ اس کے پیچھے پونین اور اس کے مونہ سے ایک تیز تلواری نکلتی ہے کہ وہ اس سے  
 قوموں کو ماری اور وہ لوہی کے عصا سے اون پر حکمرانی کرے گا اور وہ خود قادر  
 سلطان خدا کے قہر و غضب کے محرمین و نہ تباہی اور اس کے لباس اور اس کی  
 ران پر یہ نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند انتی  
 اس بشارت سے اس جگہ مقصود اس حوالہ اس کے لباس اور اس کی ران پر یہ  
 نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے اس لئے  
 کہ اسی حوالہ میں مہربوت کا بیان ہے اور لباس سے موصوفہ لباس مراد ہے  
 یعنی حسین مبارک اور مہربوت میں بعض روایات کے موافق یہ لکھا تھا جہ  
 حیث کثرت فی المناصب ترجمہ توجہ کرے طرف چاہے تو پس شک تو فتح دیا  
 گیا ہی اور یہ الفاظ گویا کہ ہم مع جہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کی خداوند  
 کی ہیں اور اگر ہوتا ہم وہ نشان مہربوت قائم مقام کئے کے ہی تھا اور ران  
 پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچنہ لکھا تھا غالباً ترجمہ میں غلطی ہوئی اور  
 زبان میں ایسا لفظ مراد ہو گا جس کی ران اور شانہ دونوں معنی ہوں اور ترجمہ  
 اس جگہ پر شانہ کے ساتھ ترجمہ چاہیے تھا لیکن ران کے ساتھ غلطی ہو  
 کر دیا اور صدیق یا رخا خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ران پر البتہ مہربوت

خلافت تھا اور روضۃ الاحباب میں اسکا ذکر کیا ہے اور یہ بھی بیان کیا  
 ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک راہب فی صدیق رضی اللہ  
 عنہ کے اس تل کو دیکھ کے بشارت دی تھی کہ تم نبی آخر الزمان کے خلیفہ ہوگی  
 میں اگر یہ اوسین تل سببیاں ہی تاحم کچھ عبارت درمیان سے ساقط  
 ہوئی ہے واللہ اعلم وعلیہ السلام و احکم اور شرح اس بشارت کی یہ ہے کہ میری  
 کسی پائل تھا چنانچہ اور بابوں میں اس کتاب کی اسکی تصحیح موجود ہے اور  
 اسکی عدالت کی گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں وہ مفتوح  
 ہوا اور انبیاء الہی کے خون کا بدلا اوس سے لیا گیا اور فقری گہوار رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدل فقری کو فرمایا ہے اور امین اور صادق  
 الکی القاب شریفہ سے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انہیں  
 مبارک سرخ تہین یعنی اوٹین سرخ دوڑے تھے اور آپ ہی نبی بذات خود  
 قتال فرمایا ہے اور آپ کے سر پر بہت سے تاج تھے اسلئے کہ آپ کی امت و جوامع  
 میں نہارون صاحب تاج ہوئے وہ آپ کی ہی طفیل سے ہیں اور وہ گویا  
 کہ آپ کی ہی سر مبارک پر تاج ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ  
 احد میں سر مبارک سے خون جاری ہو گیا اور متام  
 لباس آپ کا خون سے تر ہو گیا تھا اور غزوہ بدر میں نہارون  
 فرشتے گہروں پر سوار ہو کر لڑائی کفار کے واسطے میدان میں حاضر  
 تھے اور ایک جے جے تھی اور فرشتوں کا لباس اسوقت میں سپید ہی  
 تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کلام خدا ہے یعنی  
 نور احمدی فقط بحکم الہی ظہر کن پیدا ہوا اور تمام مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ  
 وسلم سے پیدا ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نور شہداء و نبیوں کو



اپنے مرنے کی ترنگہ ارست یعنی دعا سے ہلاک کیا اور بارہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب ہی اللہ بازی کی اور اولن پر حکمرانی فرمائی اور بارگاہ احمدی  
 یعنی اللہ علیہ وسلم میں ایک عساتہا اور وہ بے انحصار صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت  
 کی پاس چلا آتا تھا جب وہ لایا گیا بتی کوشش سے خلافت نکل گئی اور خلافت  
 نبی عباس رضی اللہ عنہ خات ہو گئی اور ترک اولن پر غالب ہو گئی رباعی اسی خاتم  
 الانبیاء و خیر آدم و مقصود و توبہ و خلق عالم از صہر نبوتیکہ داری بر پشت پشتور  
 رسالت تو وارد خاتم بیان خوشبو و حرم مبارک غزل الفزلات کی ساتویں باب  
 میں ہوا اور شری قہنوں کا راجحہ سب سا ہو دے۔ اس جملہ میں فرمایا اور شہادت  
 دی کہ ایک تہنوں سے بھی خوشبو آیا کر گئی یعنی تمام حرم مبارک سے خوشبو آ کر  
 کی اسلئے کہ جب تہنوں سے بھی آتی تو پھر اور حرم سے خوشبو نہ آئی کیا منے  
 اور واقعی ایک تمام حرم مبارک سے خوشبو آیا کرتی تھی چنانچہ انہیں رضی اللہ عنہ  
 سے روایت ہے کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم اگر کہیں تشریف لے لیتے  
 ہوتے اور ایک پیچھے کوئی آپ کا عاشق صادق مکان پر حاضر ہوتا پس وہاں  
 سب خوشبو و حرم مبارک کے چلا جاتا تھا اور آپ کی قدیموسی حاصل کرتا  
 تھا اور آپ سے مبارک سے بھی خوشبو آیا کرتی تھی انس رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ اپنے لڑکے کو رخصت کر دینے اور سکر  
 شہر کے گھر بھیجی اور اسکے پاس اسکی خوشبولگانی کو کچھ نہ تھا پس  
 خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تاکہ آپ اسے کہ لفظ عطا  
 فرمائیں تاکہ اس نے خوشبو خریدی اور آپ کے پاس اس وقت لفظ کچھ  
 موجود نہ تھا پس آپ نے عطر کی پیشی طلب فرمائی اور خدمت نے  
 پیشہ مبارک سے اسے اوسمین ڈالے اور فرمایا کہ اسمین خوشبو سمجھا اور

اپنے لڑکے سے کہہ کہ اسی خوشبو کی جگہ استعمال کرے پس جب وہ لڑکے  
 اوستے ملتی تھی تمام مدینہ میں خوشبند پہیل جاتی تھی اور مدینہ والے اسی سوچتے  
 تھے اور اس گھر کا نام بیت البلیسین ہوا یعنی گھر خوشبند والوں کا اور یہی خوشبو  
 کی دھڑی غزلوات میں کیا پونچھ کر پھر تو فیصلہ حضرت علی علیہ السلام کو کرنا ہوا کہ مبارک  
 بیباکین میں ان نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ میں پھر پہیل تو مقدمہ ترجمہ  
 حکام اللہ تعالیٰ میں انجیل پڑھ کر بشارت نقل کی اور یہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے  
 برمانہ سے دی ہے اور عبارت اس کی یہ ہے اسی پڑ پڑ جان سے کہ گناہ اگرچہ  
 چھوٹا ہو اور صغیر ہو مگر اللہ اس پر سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہیں  
 ہے اور چونکہ میری مان اور میری شاگردوں نے دنیا کی سبب سے خطا کی  
 اللہ ان سے غصہ ہوا اور یہ مقتضایہ عدل انصاف کے یہ ارادہ کیا  
 کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی کچھ سزا دی جائے تاکہ عذاب دوزخ سے ان کو بچا  
 ہو اور وہ ان تکلیف میں نہ پڑیں اور بلاشبہ اگرچہ میں تو یقیناً میری تھا مگر  
 بعض لوگوں نے چونکہ محکوم کہا کہ میں اللہ میں یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو  
 برپا کیا اور مقتضایہ عدل کا یہ ہے کہ قیامت کے دن شیاطین میرے  
 اوپر نہ نہیں اور میرا شہادت میں پس مقتضایہ انہی رحمت کے اور مستحق حسن  
 سمجھا کہ یہ منشی دنیا میں ہے یہود کی موت سے پہلی کہ گمان کرے کہ شخص  
 میں سولی دیا گیا ہوں مگر یہ ذلت اور شہادت باقی رہی تاکہ اتنی محمد رسول اللہ کی سر  
 ہو جائے اور نہ کسی کو سب لوگوں کو اس غلطی سے آگاہی ہو کی اور یہ شہادت لوگوں  
 کے دلوں سے اور شہادت گمانتھی اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام  
 مبارک محمد رسول اللہ موجود ہے وہو المطلوب اور یہ بہت بڑی بشارت  
 اگرچہ لہرائی اس پر یہ اعتراض کیے ہیں کہ ہمارے پادریان سلف

اہل انجیل کو رو کیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ تمہاری یاد یوں کر قبول ہو گی  
 اعتبار سے اور یہی ہے بیان اسکا کیا مولیا کہ اوس سے زیادہ متصور نہیں  
 اور یہ انجیل انجیل قدیمہ سے ہے اور دوسرے اور تیسرے قرن کی کتابوں  
 میں اسکا ذکر موجود ہے پس اس سے معلوم ہو گا کہ یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی پیش سے دو سو برس پہلی لکھی گئی ہے اور نبی الامم کو دو سو  
 برس پہلی کو ان ایسی خبر صحیح دی سکتا ہے پس ضرور یہ مسیح علیہ السلام کا ہی قول  
 ہے اور اگر یہ دعویٰ کریں کہ اہل اسلام نے اس کتاب میں تحریف کر دی پس  
 جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تشبیہ مجنونانہ ہے اور دیوانوں کی سی بات ہے  
 اسلئے کہ مسلمانوں نے ان انجیل اربعہ کی طرف تو توجہ کی ہی نہیں اور بزبانہ کی انجیل  
 سے جو اس پادری سیل کو مشکل ایک بڑی کتب خانہ سے دستیاب ہوئی کہانت  
 آثار مطبوعہ اور اگر تحریف بھی ہوئی ہوتی تو یہ بشارت اکلید و نسخون میں ملتی  
 ساری عالم کے نسخون میں کس طرح درج ہو جاتی دوسرے یہ کو ضروری کہتے  
 ہیں کہ علمای اہل کتاب جو مسلمان ہوئے انہوں نے عہدین سے بشارت  
 محمدیہ نقل کیں اور انہیں تحریف کی پس اونکو زعم کے موافق میں کہتا ہوں ان  
 علماء کبار نے عہدین کی بشارت محمدیہ میں تحریف کی اور اپنی طرف سے بنا کر  
 لکھ دیں اور پھر یہی تمام عالم کے نسخون میں اونکی تحریف نے اثر کیا اسلئے  
 کہ تمہاری قول کے موافق یہی میں کوئی بشارت احمدی نہیں ہے پس کسی  
 اثر کوئی تحریف بعض مسلمانوں کے نسخون انجیل بزبانہ میں جو نصرتیوں کی  
 پاس موجود ہیں یہ احتمال آؤ **ہفت من کسج العنکبوت** ہے  
 اور نہایت مٹ ڈر جی ہے تنہ یہ خبر چھپنے پہلے اعجاز عیسوی میں ترجمہ  
 مطبوعہ شدہ علم سے نقل کی تھی اور اعجاز عیسوی ۱۲۰۰ ہجری صلی اللہ

علیہ وسلم میں بیع ہو کر قطار مہینہ میں شہر ہوئی اور شرع ہے اور کتاب میں تصریح ہے  
 اسے پسندیت سے کے دوسرے خیال میں متغیر ہو جاسکتے ہیں اور ہر قسم کی  
 شریعت کو مثل تبدل و زیادتی وغیرہ کو دوسرے خیال میں دخل دیا جاتا ہے  
 اسلئے کہ اگر محض ہیں اور پوچھو اس نے فتویٰ محض از دہنی نکاح عطا فرمادیا ہے  
 اور میں فقہ سے کتاب ہذا میں اس امر سے خبردار کر چکا ہوں پس اگر کوئی شخص  
 اس بشارت کو بعض شرع میں جو کسی اور سنہ کی چیز ہوئے ہیں نہ پاوے  
 تو تردد و اور شک میں نہ پڑے اور میرے ساتھ اپنا ظن ہمارے ساتھ اور اس  
 سنہ کے نسخہ کو تلاش کرے کہ انشاء اللہ کہیں اس نقل میں سرسختی و تفاوت  
 نہ یاوے گا خاصہ اگر وہ نسخہ جو عند المناظر موجود ہے چاہے اس سنہ مذکور  
 کے بعد کا ہو اسلئے کہ یاد دیران پر دست اگر دوسرے چاہے میں خبر  
 مذکورہ سے ساقط کر دین تو کو عجیب نہیں بلکہ یہ تو ان کی مثل امر طبعی کی ہی انتہی  
 و تائید ہے واضح ہو کہ عقیدہ غیر لائقہ سے عقیدہ تملیث فی التوحید و التوحید  
 فی التملیث مراد نہیں ہے اس لیے کہ اس قسم کے گناہ کو بعض الناس کی طرف  
 نسبت کیا ہے نہ اپنے والدہ مادہ حدیقہ مکرہ مہ غلطہ رضی اللہ عنہا کی طرف  
 اور غیر عقیدہ مذکور و سلیک متفقین کے اعتقاد کے موافق قرآن عین و تہ قابل الھیال بتجہ  
 بالیہ شاید وہ امور صادر ہوں جو مرتبہ صلیفیت کے خلاف نہ ان کی تہجرت و یہ گمان ہو ان کو کہ  
 حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت بظاہر ہی اپنی ہوگی اور حواری باریع مسیح علیہ السلام  
 منتظر خلافت ظاہری تھے اور بہرہ تو کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی نزول فرمائیں گے اور ہم نقیبا  
 اور وزیرانہ ہو کر اور بطرس فی اس غلطی سے انہیں گناہ کیا اور بشارت تملیث سے ناچار رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کر اور بیان کیا کہ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صیحت ہو گئے مسیح  
 علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور مسیح باریع کتاب اعمال پوچھا کہ یہ قصہ مذکور ہے اور جواب دینا کہ

اس وقت مشیر سے دو سہری سند غزل الوہات کے پانچویں باب میں  
 ہے اور وہ بالکل محمد ہی یعنی تفسیر کیا گیا ہے اور نام بھی ان کی ہے  
 اور جو تہی باب میں ہے اسی میری پیاری نورس جمال ہی تجھ میں کوئی عیب  
 نہیں ہے اور یہ بھی ترجمہ نام پاک محمد کا ہے وہو المطلوب تیسری سند  
 صحیفہ سبحان علیہ السلام باب ۲۲ در ۲۲ دیکھو میرا بند اقبال منہ ہو گا وہ  
 بالا اور ستودہ ہو گا در ۱۵-۱۱ اس طرح وہ بہت سی تو محول پر چڑھ گیا اور  
 بادشاہ اوس کے لگے انیاموند بند کرنگی کیونکہ وہ کہہ دیکھو جو اون سے کھا  
 گیا تھا اور جو کہہ اوہوں نے نہ سنا تھا اور یافت کرنگی انتہی یہ بشارت حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور عہدہ و رسول کی نسبت کلمہ میں ہے ہتے ہیں اور  
 عبد اللہ الیک القرب ہے اور ان کی والدہ ماجدہ کا نام ہے اور اقبال منہ ہی  
 ان کی ظاہر ہے اور قد مبارک الیک اسید یا اور بلند تھا اور انہوں فصل میں ہے  
 بیان گدز گیا ہے اور ایک تودہ ہی تمام اوصاف و اخلاق و عادات و افعال  
 و حرکات و سکناات ان کی ستودہ ہیں۔ و ستودہ ترجمہ محمد ہی اور محمد کا اپ کا  
 نام ہی اور بند رہوں ورس کا بھی مطلب ظاہر ہے اور جو وہ ہیں در اس  
 بشارت کا مطلب خطا کرنے کو بڑا دیا ہے نیز علیہم صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو تہی سند صحیفہ سبحان علیہ السلام باب ۹ در ۹م خلافت مجھے دور سے بلایا میں  
 منور اسے ماکہ بیت میں تھا اور اوسے میرا نام مذکور کیا اور میری حق  
 شہر کی مانند کیا اور اپنے ہاتھ کی سایہ ملی محی جیسا یا اور مجھے خدنگ درخشاں بنا  
 اور پتھر کش میں محی پتھان رکھا اور کیا تو میرا بند ہے میں شہر سب محمود  
 اور بعضی محول میں ہی خدا کے نزدیک محمد بنو انتہی شش حضرت سبحان  
 علیہ السلام یہ بشارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک ہے ارشاد فرماتا ہے اور دوری میں

یہ معنی ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین شام میں پیدا ہوئے بلکہ اور  
 زمین میں جو امیہ کے مثل ہوا اور اس سے اور جو پیدا ہوئے اور پھر بلائے  
 جاوے اور زمین شام میں تشریف لائے جہاں معراج کی رات کو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم بلائے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور وہاں انبیاء  
 اور رسول علی نبینا وعلیہ السلام کے امام ہوئے شعور دران مسجد امام انبیاء  
 صفت پیشینیان۔ پیشوا شدہ ایسی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان  
 میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ اپنی ماں کی پیٹ میں  
 تھے یہی سے آپ کا نام مذکور ہوا کا ہوں وغیرہ نے بشارات قربہ ولادت  
 احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی شروع کر دین فوشیروان نے خواب کیے  
 بتوں نے ہی آوازیں دینی شروع کر دی کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قربہ  
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ مدینہ عاکہ وہ ہلاک ہوا اور آپ  
 بڑے فصیح و بلیغ بھی تھے باوجود آپ کے امی موسیٰ کے کہ پہلے ہی آپ فصیح  
 و بلیغ تھے اور حجامہ اپنے ہاتھ کے سائے تلے چہارہ کرا اس امر کو بیان  
 کری ہیں کہ آپ انبیاء علیہم السلام کے بعد پیدا ہوئے تاکہ آپ کی شریعت کا  
 کوئی نسخہ نہ ہو اور آپ سب شرائع کے نسخہ ہوں اور آپ شیر و خورشید ہوں  
 آپ نے ہزاروں اپنے دشمنوں کو ہلاک کیا اور شیر و خورشید کے مثل اونسے بڑے  
 کو پہاڑ والا اور عبد اللہ آپ کا لقب ہوا اور محمد آپ کا نام ہے اور محمود بھی آپ کا  
 لقب ہے **پانچویں** صحیفہ بیضاہ علیہ السلام باب ۵۵ میں تم سے  
 ابدی عہد باندہ ہو گا اور داؤدی لقینی رحمتیں تم پر کروں گا ویکھو میں اوسے  
 لوگوں پر گواہ بناؤں گا اور خلق کا فرمانروا خدا ایک گروہ کو جسے تو نہیں جانتا ہلاک  
 اور وہ تو میں جو تجھ کو نہیں جانتی تیری پیچیدہ و بڑی نیکی کیونکہ اوسنی تجھ ستودہ کیا ہے

میں اس بشارت میں اسے کھریدے، اللہ پاک بیشک ان خطابہ کر سکے فرماتا ہو اور  
 اسی امتہ مرحومہ سے آپ ہی غیبی اندازہ شریعت ابدی اور نیکو دینی اور اولیٰ عہد  
 ہوا کہ ترجمہ عذاب جہنم و مسخ ہو گا اور داؤد علیہ السلام کو حبیب نورت و خلافت  
 عطا ہوئی تھی اور نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رسالت و خلافت عطا  
 ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان محشر میں اپنی امت پر گواہ ہو گا  
 اور آپ کی امت اور نبیوں کی امت پر گواہ ہو گی کہ انہوں نے اللہ کو احکام اپنی اپنی  
 شہوتوں کو پیروی کیا اور اس میں خیانت نہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ہزاروں امتی مشرق سے مغرب تک ہیں کہ وہ آپ کے پیچھے دوڑتی ہیں اور آپ  
 از ملک مشرق عرب کو نہ جانتے تھے اور آپ کا نام محمد ہے اور شہودہ محمد کا بڑا ترجمہ ہے  
 وہو المطلوب بیابان نام مبارک احمد سزاوول اظہار الحق میں ہے کہ خلافت عطا ہوئی  
 میں جو اردو زبان میں مولوی حیدر علی صاحب کی تصنیفات سے نقل کیا  
 کہ بادی اوسکان ارمینی کے ترجمہ یسعیہ علیہ السلام کا سہ ماہ جو چھ سو چھ  
 عیسوی میں ارمینی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور بیا لگسویں میں کتاب مذکور  
 یہ فقرہ ہے و اثر سلطنت علی ظہر و داسمہ احمد یعنی نشان الکی حکومت و نبوت کا  
 اور الکی پشت بر ہو گا اور نام آپ کا محمد ہو گا و دوسری سند بشارت فار قلیط  
 اظہار الحق میں ترجمہ عربیہ مطبوعہ سلطنت و سہ ماہ مطبع لندن۔  
 ترجمہ اردو ترجمہ عربی مذکور چودھویں باب میں۔ انجیل یوحنا سے لے کر تم مجھے  
 محبت رکھتی ہو تو میری وصیتوں پر حفاظت رکھو اور میں طلب کروں گا آپ سے  
 پس عطا کرے گا وہ ملک و فار قلیط دوسرا تاکہ ابد تک بہتار سے سامنے رہے  
 روح حق وہ کہ نہیں طاقت رکھتا ہے جہاں کہ قبول کرے اور سکوا اس واسطے  
 کہ نہیں دیکھتا ہے اور سکوا اور نہیں پہچانتا ہے اور سکوا اور تم پہچانتے ہو

کہ وہ یقین ہے تمہارے نزدیک اور وثابت ہے تم میں (۱۶) اور فارقلیط  
 و روح قایم ہے جسکو باب میرے نام سے بھیجے گا اور وہ سکھلاوے گا تمکو  
 ہر شے اور وہ پاؤں دلاوے گا تمکو جو میں نے تمکو کہا ہے اور اب بنے تمکو اوسکے  
 ہونے سے پہلے کہدی ہی تاکہ جب وہ ہووے تو تم ایمان لاؤ اور پند رہو میں  
 باب میں انجیل یوحنا سے اسطرح ہی (۱۷) پس لیکن جب آویگا فارقلیط وہ  
 کہہ بہنو نگاہ میں اوسکو تمہاری طرف باب ہر روح حق وہ کہ باب سی نکلتی ہے گواہی  
 دے گی کہ وہ میری واسطے اور تم گواہی دو گے اسواسطے کہ تم میری ساتھ ابتدا سی ہو  
 اور سولہویں باب میں انجیل یوحنا سی ہی لیکن میں کہتا ہوں کہ تمکو سچ کہہ رہا ہوں  
 ہی تمہاری واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ اگر میں نہ جاؤں تو فارقلیط تمہاری پاس  
 نہ آویگا پس اگر گیا میں تو یہید و نگاہ میں اوسکو تمہاری طرف پس جب آویگا وہ سر  
 کہے گا غلطانہ کہ اور اوپر پہلائی کہ اور اوپر حکم کہ لیکن اوپر غلط کے پس اسواسطے کہ وہ  
 میرے اوپر ایمان نہیں لائے اور لیکن اوپر پہلائی کے پس اسواسطے کہ  
 میں جانوا لاہوں طرف بائیں اور تم مجھے بہنہ دیکھو گے اور اوپر حکم کہ پس اسواسطے کہ سردار اس  
 عالم پر حکم کیا گیا ہے اور تحقیق میری بہت سی کلام ہے کہ تمہا میں اوسکو تمہاری نسبت لیکن تم اوسکے  
 اوٹھائیگی اب طاقت نہیں رکھتی ہو (۱۸) پس جب آویگا روح حق وہ پس رہے گا وہاں  
 تمکو جو حق اسواسطے نہیں بولتا اپنی طرف سے بلکہ کلام کرتا ہے ساتھ ہر ایک اوس شے کی کہ نسبتاً  
 اور خبر دیکھا ساتھ اوس شے کی کہ قریب ہی کہ آویگی (۱۹) اور وہ میری بزرگی کہے گی اسواسطے  
 کہ وہ لیگا اوس شے کی کہ میری طاقت (۲۰) کل وہ شے کہ واسطے باب کے پس وہ میرے واسطے  
 ہے پس اسواسطے کہ میں نے کہ وہ میری چیزوں سے پاؤں سے گا اور تمکو خبر دے گا  
 تمہارے اردو و مطالعہ ہر زمانہ اور انجیل یوحنا باب (۲۱) اگر تم  
 بخیر رہو گے تو میرے حکم نہ بھی عمل کرو (۲۲) اور میں انہی راہیں درختوں



کرونگا اور وہ ہمیں دوسرا سنی دینوالا بتا دے گا کہ مجھے تمہاری ساتھ رہی (۱۷)  
 یعنی میں جسے دینا مانا نہیں کر سکتی کہ کیونکہ اسی نہ دیکھتی تھیں اور وہ جانتی ہی نہیں  
 تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہاری ساتھ رہتی تھیں اور تم میں ہو دی گئی (۱۸) میں نہیں  
 پیغمبر بنوں گا میں تمہاری پاس آؤنگے (۱۹) یعنی یہ باتیں تمہاری تھیں  
 ہنوز (۲۰) میں لیکن وہ تسلی دینوالا جو روح قدس پر جسے باب میری نامہ تھی  
 نیچے گا وہ تمہیں سب چیزیں سکھلا دیگا اور سب باتیں جو کچھ سینہ تمہارا ہیں میں  
 یاد دلاؤنگا (۲۱) اور اب میں کہتا ہوں کہ واقعہ ہونی ہے پتہ کرنا کہ  
 جب وہ روح میں آوی تو تم ایمان لاؤ (۲۲) بعد اسکے میں کسی بہت کلام  
 نہ کرونگا اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں ایضاً  
 باب ۱۵ - (۲۳) لیکن سب کہ وہ تسلی دینوالا جسے میں تمہارے  
 نبی باب کی طرف سے پہنچاؤنگا یعنی روح حق جو اب اسے نکلتی ہے اسی تو وہ میری لئے  
 گواہی دیگا اور تم ہی گواہی دو گے کیونکہ تم شروع سے میری ساتھ ہو۔ ایضاً  
 باب ۱۶ - (۲۴) لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہاری گواہی  
 جہان پر فائدہ دے گی کیونکہ میں اگر نہ جاؤں تو تسلی دینوالا تمہیں پاس نہ آویگا بلکہ اگر  
 میں جاؤں تو میں اسے تمہیں پاس پہنچاؤنگا وہ آنکر دنیا کو گناہی اور راستی سے  
 اور عدالت سے تفسیر دے گا (۲۵) گناہ سے اسلئے کہ وہ جہاں ایمان نہیں لائے  
 اور راستی سے اس لیے کہ میں اپنی بار بار میں جاتا ہوں اور تم بھی میری دیکھو  
 عدالت سے اسلئے کہ اس جہان کو سردار پر حکم کیا گیا ہے (۲۶) میری  
 اور بات سے باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں برابر تم ان کی پروا نہ کر سکتے  
 (۲۷) لیکن جب وہ بغیر روح حق آوی تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگی  
 اسلئے کہ وہ اپنی تہ کیسی بلکہ جو کچھ وہ سنیں گی سو کہیں گی اور تمہیں آئندہ کی خیریں دیں گی

(۱۴۱) وہ میری بزرگی کرے گی اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے بچے گی اور تمہاری چیزوں سے بچے گی  
 (۱۴۲) اس سب سے پہلے جو باب کی تین میری بین اس لئے ہیں کہ تمہارے وہ میری چیزوں  
 سے بچے گی اور تمہیں دیکھاویں گی تو وہی دیکھاویں گے دیکھو اور یہ تمہاری دیر اور  
 مجھے دیکھو کیونکہ میں باب کو پس جاتا ہوں میں یہ مسلم فرماتے ہیں کہ میں مسیح علیہ  
 السلام کی بولی عبرتی تھی اور یونانی تھی اور فارسی کی جگہ یونانی تھی جو  
 میں اب لفظ پیریکلیطائیں ہی اور اس لفظ کی معنی تسلی دینا ہے کی ہیں چنانچہ  
 اردو ترجمہ وارز تسلی دینا کی کہ سائنہ ترجمہ کیا ہے یا گریہ ترجمہ فارسیط کا صحیح  
 نہیں ہے بلکہ صحیح ترجمہ پیری کلوٹوس ہے جو ٹھیک ہے معنی احمد ہے اور یہ دعویٰ کہ فارسیط  
 کا صحیح ترجمہ احمد ہے عبرانی زبان کی لغت دیکھو سے ثابت ہو سکتا ہے پس یہ بشارت حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیام احمد ہوئی وہ ہو المطلوب پادریان نصاریٰ تعصب  
 و تقلید آباء سے اس بشارت سے آنکھ چھپاتی ہیں اور حشیم پوشی کرتی ہیں اور وہ اس  
 بشارت کو عوام کی کہتی ہیں کہ یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے  
 بلکہ روح القدس کی نازل ہوئی ہے خبری اور انکی اس تعریف کو سنو ای کلمہ فارسیط  
 ترجمہ نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور الفاظ ہی رد کرتی ہیں (۱۴۳)  
 یہ ہے کہ تمہید کی اس جگہ ضرورت ہوتی ہے کہ مامور کو طاقت انکار کرنیکی یا مامور  
 ہو اور حجب مامور کو مامور یہ سے انکار کرنیکی طاقت ہی نہ ہو تو ایسی جگہ تمہید  
 رواسی اور خلاف قاعدہ ہے اور اس جگہ پہل اس بشارت میں تمہید کی اور  
 فرمایا اگر تم مجھے محبت کرتے ہو تو میری حکموں پر عمل کرو پس آگے ایسے حکم کا  
 بیان ہوا ضرور چاہی کہ حواریں کو اس سے انکار کی طاقت ہو اور وہ حکم محمد  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ ہر نہ روح القدس کی قبول کرے گا  
 اس لئے کہ روح القدس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے اس واسطے کہ وہ تو مثل جان

تمام ہم میں سے جانی ہی اور جو اربعین کو اذکر بول دیاں ہی پہلا دیتی ہی اور وہ سیکر  
 طرح ترقی یولیان یولنر لیتی تھی (۳) یہ کہ اس بشارت میں یہ جملہ ہی میں  
 باپ کر دخواست کر دیکا اور روح القدس تمہاری عقیدہ کر موافق خدا کا تیسرا  
 جزو ہی اور متحد خدا ہی اور جب یہ بات ہی تو پھر درخواست کی خدا کو کیا معنی ہوئے  
 (۴) یہ کہ اس بشارت میں یہ جملہ ہی ہی تاکہ وہ ہمیشہ تمہاری ساتھ رہی اور اس  
 جملہ سے معلوم ہوتا ہی کہ روح القدس اسوقت جو اربعین کی ساتھ نہ تھی اور یہ  
 تمہاری اس عقیدہ کی کہ روح القدس اور خدا اور مسیح تینوں متحد ہیں مخالف  
 ہی اور اگر بالفرض تینوں کا انجاء نہیں ہی بلکہ روح القدس اور خدا ہی متحد ہیں  
 تو اس ورس سے فہم ہوتا ہے کہ ہذا القول خدا کی معبودیت لازم آئی اور نیز اگر  
 روح القدس بالفرض نازل ہی ہوئی ہو تو فقط ایک دو مرتبہ نازل ہوئی ہوتی  
 کہ ہمیشہ کیسی صادق آسکتا ہی اور وہ کوئی کلام نہیں لائی تھی کہ اوسکا ہمیشہ  
 رہنا گویا کہ روح القدس کا ہمیشہ رہتا ہو (۵) پھر اس بشارت میں تعریف  
 فارقلیطین فرمایا کہ وہ تین سب چیزیں سکملہ دیکا اور یہ آئندہ حضرت علی علیہ  
 وسلم کی ہی تعریف ہی تہ روح القدس کی اسلئے کہ اوسے کو چاہی سکملہ یا ہی (۶)  
 یہ کہ اس بشارت میں فارقلیط کی ساتھ ایمان لائیکا حکم فرمایا ہی اور یہ حکم محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ہی مخصوص ہی اسلئے کہ روح القدس ہی تو ان  
 کی طاقت نہیں تھی وہ ان ایمان لائیکی حکم ہی کیا علاقہ اور نیز لفظ ایمان صاف  
 دلالت کرتا ہی کہ یہ پیغمبر اللہ کی رسول کی ہی جیسے ایمان لانا فرض ہی نہ کہ یہ  
 اس بشارت میں ہی میں مسیحی سچ سچ کہتا ہوں کہ تمہاری ہی میرا جانا ہی ہے  
 کیونکہ اگر میں بخاؤں تو تلسی دنیا لاتم یاس نہ آویگا اور اس جملہ سے معلوم ہوتا  
 کہ جسکی یہ خبر ہی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ تھی جو اربعین میں قیام قیامت

ایک نہیں ہو سکتا ہر اور روح القدس مسیح علیہ السلام کی ساتھ تھی اور اوپر نازل  
 ہوئی تھی اور جو ان میں پرہیزگار تھے ان میں سے ایک نے یہودیوں کی خدمت میں پہنچا بلکہ  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سے اس لئے کہ ایسے دور میں وہ لوگ صاحب  
 شریعت کا ایک زمانہ میں ہوتا تھا جیسے ہے (۷) یہ کہ اس بشارت میں ہے  
 کہ وہ دنیا کو اس وجہ سے سزاوار شہر ایک گا کہ وہ مجاہد ایمان بنیں لائے اور یہ انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہے اس لئے کہ آخر ہی حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان  
 نہ لائے وہ دنیا کو گنہگار ٹھہرایا ہی نہ روح القدس نے (۸) یہ کہ  
 اس بشارت میں ہی میری اور بہت سی باتیں ہیں پر اب تم اذکی برداشت نہیں  
 کر سکتے ہو لیکن جب وہ روح حق آویگا وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگا  
 اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہی گا بلکہ جو کچھ وہ سنے گا سو کہیگا اور اس سے معلوم ہوتا ہے  
 کہ وہ شخص جسکی یہ بشارت تھی کچھ احکام شریعت عیسوی میں زیادہ کرے گا اور بعض  
 احکام میں زیادتی کی آویگی اور یہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر  
 صادق ہے اس لئے کہ بہت سی احکام میں شریعت عیسوی سے شریعت احمدی میں  
 کئی زیادتی ہوئی اور بہت سے احکام زیادہ ہوئے نہ روح القدس پر آ  
 کہ روح القدس نے کوئی حکم شریعت عیسوی میں نہیں بڑھایا اور اگر تحلیل اکثر  
 محرمات کی اور تعلیم عقیدہ تملیت کی اسکی طرف نسبت کر دی تو وہ روح  
 روح قدس نہ ہوگی اور نیز روح قدس تمہارے نزدیک مسیح ہی پر سننے کی کیا معنی  
 البتہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ سنتے تھے سو فرماتے تھے **مَا يَنْطَلِقُ عَنِ**  
**الْهُوَانِ هُوَ الْوَحْيُ** آپکی شان میں نازل ہو (۹) یہ کہ اس بشارت میں  
 ہی کہ وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا اور یہ آئندہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف  
 کہ اتنی آئندہ کی خبریں ہزاروں دین اور بال برابر آپکو فرمائے خلاف واقع نہیں ہوا

اور روح القدس نے ان کی خبر دی تھی (۱۰) یہ کہ اس بشارت میں ہی کہ وہ میری  
 بزرگی کریگا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفت ہی اس واسطے کہ سچی بزرگی  
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی کہ گردن جو بھڑائی اور جھوٹ سے آپ کو بڑی کیا اور مرتبہ  
 رسالت کا آپ کی ان ہی ثابت فرمایا یہود و نصاریٰ افراط و تفریط میں تھی اور وہ حقیقت  
 تعظیم حق کو ہی نہیں کرتا تھا۔ (۱۱) یہ کہ اس بشارت میں ہی کہ وہ میری پیروی  
 پاویگا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہے کہ آپ اور سیدنا مسیح علیہ السلام  
 اصل رسالت الہی میں برابر ہیں اور روح القدس فی کونسی خیر حضرت مسیح علیہ السلام  
 کی بانی اور وہ اب عیسیٰ علیہ السلام تو آپ کی نزدیک ایک سے ہیں پہر تاں کی کیا معنی یہ  
 گیارہ دلیل میں سو ہی اسکے کہ فارقلیط نام مبارک احمد کا ترجمہ ہے اس بات کا کہ  
 کہ یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور روح القدس کی نزول کی خبر تین  
 ہی جو شاید حواریں برابر ہی ہو اور اس بشارت پادری پانچ ششکرتی ہیں (۱۲)  
 یہ ہی کہ فارقلیط کو اس بشارت میں روح القدس اور روح الحق کی ساتھ تفسیر کی  
 ہی اور یہ دونوں عبارت ہیں اقصیٰ ثم ثالثی یعنی خدا کی تیسری نور سی معاذ اللہ  
 من بعد القول نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی (۱۳) یہ ہی کہ اس بشارت  
 میں حواریں سے خطاب کریں گے تو یابا کہ فارقلیط روح الحق تم پاس آؤ گا اور مجھ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم حواریں کی پاس کہاں آئی آپ تو ان کی انتقال سے صد بار پہلے  
 بعد پیدا ہوئی (۱۴) یہ کہ اس بشارت میں فارقلیط کی وصف میں فرمایا ہے  
 جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی ہی کیونکہ نہ اسی دیکھتی ہے نہ اسی جانتی ہی اور یہ وصف  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہی اسلئے کہ ان کو دنیا ہی دیکھا ہی اور جانتا  
 (۱۵) یہ ہی کہ اس بشارت میں فارقلیط کی وصف میں فرمایا ہے کیونکہ وہ ہمارے  
 ساتھ رہتی ہے اور یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف نہیں ہی اس لئے

کہ آپ حواریین کی ساتھ کہاں رہی (۱۵) یہ کہ کتاب اعمال حواریین کی پہلی باب میں  
 یہ عبارت تھی باب ۱- ورس (۱۴) اور ان کی ساتھ ایکجا ہو کی حکم دیا کہ تم ہر دو سلم سے  
 باہر نچاؤ بلکہ باب کی اس وعدہ کا جسکہ از کہ تم سے ہو چکا ہے راؤ ویکو (۱۶) کیونکہ  
 جو خدا کی بانی سی نبیسمہ دیا ہی لیکن تم توڑی دنوں کے بعد روح قدس سی نبیسمہ  
 پاؤ گی اور یہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ فارقلیط سی دہ روح القدس او  
 ہی جو یوم الدار معاذ الخیر من القول نازل ہوئی تھی نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم اللہ اسلئے کہ سو عذاب سے ہی وہی مراد ہی یہ پانچ اعراض فہرستوں کی تھیں اور یہ  
 اعراض کا جواب یہ ہی کہ یاد رہی فہرست صاحب میران الحق فی مفتاح الاسرار کی دوسری  
 باب کی پہلی فصل میں کہا ہی کہ لفظ روح اللہ اور روح فہم اللہ اور روح القدس تو یہی ہے بلکہ  
 میں تمہیں واحد مستعمل ہوتی ہیں انتہی پس اس جگہ او سنی و دعوی کیا کہ لفظ روح اللہ اور  
 روح القدس بمعنی واحد تہمین میں آتی ہیں اور حل الاشکال میں او سنیہ کہا ہے  
 جس شخص کو توریت و انجیل کا کچھ شعور ہے وہ جانتا ہی کہ روح القدس اور روح الحق  
 اور روح حتم اللہ وغیرہ بمعنی روح اللہ ہیں اسلئے اسکا اثبات ضروری نہ جانا پڑے  
 او سنی و دعوی کی موافق معلوم ہوا کہ یہ سب الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہیں پس ہم  
 نظر اس سے کہ یہ اسکا دعویٰ بنی فہرست ہی یا نہیں اس امر کو تسلیم کرتی ہیں مگر اسکی منکر  
 ہیں کہ یہ سب الفاظ سب جگہ بمعنی اقنوم ثالثہ ہی آتی ہیں اور اسکی قول کی موافق ہم  
 ہی کہتی ہیں کہ جسکو کچھ شعور تہمین کا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ الفاظ اور مستعمل ہیں  
 مستعمل ہوتی ہیں صحیفہ خرقیال باب (۱۳) ورس (۱۱) خداوندیہ واد اولیہ  
 کو یون فرمایا ہے ویکمہ یون تمہاری اندر روح داخل کرونگا اور یہاں روح بمعنی نفس  
 ہی بمعنی تیسری اقنوم کی جو انکی ریم کی موافق ہیں خدا ہی معاذ اللہ اور جو وہی باب میں  
 کی پہلی رسالہ کی ہی ای پیار و تم ہر ایک روح کو یونین مکر و بلکہ روح کو آدیا کہ وہی خدا کی



ہو گئی ہیں اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی کلام میں اور بہت جگہ یہ دونوں لفظ ان معنوں  
 میں آئی ہیں انجیل مذکور کی گیارہویں باب میں ہی میری باپ سی سب کچھ بھی سونپا گیا  
 اور کوئی بیٹی کو نہیں جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا مگر بیٹا اور خیر پر بیٹا  
 ظاہر کیا جا ہی اور یوحنا کی انجیل کی سترہویں باب میں ہی اسی عادل باپ دنیائی بچہ  
 نہیں جانتا مگر بیٹی ہی بچی جانتا ہی اور اونہوں نے جانتا ہی کہ تو نے مجھے بھیجا ہی اور  
 ایسی ہی اور بہت سی مقاموں میں اسی معنی میں یہ دونوں لفظ آئی ہیں اور چونکہ  
 مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ ترجمہ عربی مطلوبہ ۱۲۷ اور ۱۲۸ میں یہ فقرہ اسطر جبر ہی  
 لاندہ مستقر حکم دیکھو اور فارسی کی ترجمہ جو ۱۲۷ اور ۱۲۸ اور ۱۲۹ اور  
 ایسی ہی اردہ کی ترجمہ جو ۱۲۷ اور ۱۲۸ میں چہی ہیں وہ سب ان دونوں ترجموں  
 عربی کی موافق ہیں اور ترجمہ عربی میں جو ۱۲۷ میں چہی ہی یہ فقرہ اسطر جبر ہی  
 ہا کہ مستقر حکم و یکن فیکم و اد ثبوت سی ثبوت بزمانہ استقبال ہی تاکہ سب  
 ترجمہ موافق ہو جاویں اور باقی رہا فقرہ تم میں رہتی ہی اور مقیم عند کم پس اس فقرہ  
 میں ہی قیام استقبال اور وہ رہا مراد ہی جو زمانہ آئندہ میں ہو گا لیکن بسبب  
 شدت یقین کی اسی حال کی ساتھ تعبیر کیا ہو ورنہ سب کلام متناقض ہو جاوے گی اس  
 کہ ادیب کلمات بمعنی استقبال ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں میں اپنی باپ سے  
 درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلی دینو والا بخشیدگا کہ ہمیشہ تمہاری ساتھ  
 اور لیکن وہ تسلی دینو والا جسے باپ میری نام سی بھیجے گا وہ تمہیں سب چیزیں سکھلاوے گا  
 اور سب باتیں جو کچھ تمہیں کہی ہیں یاد دلاؤں گا بعد اسکے میں کلام نکروں گا اسلئے  
 کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور تمہیں اوسکے واقع ہونی سی پیشتر کہتا کہ جب وہ قور  
 میں آوی تو تم ایمان لاؤ پس یہ سب جملی امراتہ بمعنی استقبال ہیں پس ان دونوں  
 لفظوں کو ہی بمعنی استقبال سمجھنا چاہی اور یقین کر لینا چاہی کہ بسبب شدت یقین کے



اس صورت حال پھر کیا ہی اور شدت یقین کی وجہ سے حال کیا حال ہو جو استقبال کو مافی  
 کی ساتھ تعمیر کرتی ہیں دیکھو صحیفہ خرقیال علیہ السلام باب (۱۴) کہ اس باب میں یا جوج  
 باجوج کی خبر دیکھو اور انکا موعن تباہی نبی اسراسل کی پہاڑ بیان کر کے فرمایا ہی دیکھو وہ  
 بیونجا اور وقوع میں آیا خداوندیہ وہ یون کہتا ہی یہ وہی دن ہی جسکی بابت مینی  
 کہا اور ترجمہ فارسی میں وہ وقت میں یہ جملہ اسطرچہ ہی ایک رسید ہو وقوع پیوست  
 اور انجیل یوحنا میں مستقبل کو بعینہ حال بیان کیا ہی باب (۵) ورس (۱۵)  
 میں تم ہی سچ کہتا ہوں کہ وہ گہری آتی ہی اور اب ہی کہ جس دن میں مردی خدا  
 بیٹے کی آواز سنیکے اور کبھی شکے جاگیں گی پس جیسے اون و ونون جگہ میں شدت یقین  
 کی وجہ ہی مستقبل کو مافی اور حال کی ساتھ تعمیر کیا ہی ایسی ہی فیما نحن فیہ میں شدت  
 یقین کی وجہ سے مستقبل کو بعینہ حال تعمیر کیا اور ما نحن فیہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم کو پیدا ہوئی تیرہ سو برس سے زیادہ گزر گئے اور ان و ونون فقر و تکامل  
 ہی نہیں ہوا اور آخر فقرہ تو معروف ہی اسلئے کہ مردی بحکم خداوند مجبی و محبت زندہ  
 ہون کی یہ حکیم مسیح علیہ السلام اور جو خود اپنی زندگی پر قادر ہو تو وہ دوسری کو کس طرح  
 حیات بخش سکتا ہی خصوصاً جب کہ وہ مردہ ہی ہو اور مسیح علیہ السلام تو اموات میں  
 شامل ہونگی ہر کس طرح وہ اور نہ کو زندہ کرینگے اور پانچویں مرتبہ کا جواب یہ ہے  
 کہ ہم کتب سلیم کرتے ہیں کہ مو عذاب سے یوحنا کی انجیل میں وہ روح مرادی تیار ہے  
 قول کو موافق یوم الدنہ نازل ہوئی بلکہ اس سے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہی مراد ہیں اور یہ رسول ہی نبی حضرت و صلی اللہ علیہ وسلم تاک باہر نجا بلکہ  
 یہ معنی ہیں کہ کسی اوقات تک اپنا قبلہ سمجھو اور اس سے دانستہ رہو اور بعد نبی  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبلہ و اکی جمیع عالم کا کعبہ شدت یقین ہوگا۔ ذکر  
 نقب شریف مصطفیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحیفہ لیبیا کے

اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں سچی ہو تو تم اپنی گواہ لاؤ اور وہ گواہی  
 یہہ ہو کہ تم اپنی بزرگوں کو جمع کرو اور ادھر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی  
 شہادت بگڑان کی تشریف لاؤین اور تم دعویٰ کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق  
 نہیں ہیں اور اپنی دعویٰ کی صدق کی یہہ دلیل لاؤ کہ دعا کرو کہ اگر جو اہم میں ہو یا ہو وہ  
 ہلاک ہو چنانچہ نصاریٰ بخران سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مباہلہ قرار پانا  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت نمود پر مدینہ سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسین  
 رضی اللہ عنہما اور سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ مقام مقرر پر تشریف لائے  
 اور ادھر سی نصاریٰ بخران بنی آئی پس ایک شخص سے فرمایا: نکا بڑا اتنا یہہ بات کہی  
 کہ جس قوم نے اپنی نبی سے مباہلہ کیا ہے وہ ہلاک ہو گئی ہے تم مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک  
 ہو جاؤ گے اور تمہی وہ صورتیں نظر آتی ہیں کہ اگر پہاڑ کو کہیں کہ زمین پر سے تلجائے  
 تو تلجائی قسمت اونکی اچھی ہتی اور اب رحمت للعاالمین تہی مباہلہ سے باز آئی ورنہ سب  
 ہلاک ہو جاتی اور نہ یہ قبول کر کے چلی گئی اور اسید وجہ سے کہ یہاں اسکی کراپ حرم تلجائے  
 ہیں یہہ مباہلہ ہوئیو الا نہ تھا اسکا انجام نہ بیان فرمایا فقط اتنا ہی کہ وہی اپنی گواہوں کو  
 لاؤین تاکہ وہی سچی ثابت ہووین یہہ ہمارے نزدیک آئین حبلہ کی معنی ہیں اگر آپ کے  
 نزدیک اسکے کوئی اور معنی ہوں تو بیان فرمائی۔ دوسرا اشارہ یہہ ہے کہ دوسوین  
 میں ہی تو تم میری گواہ ہو اور میرا بندہ ہی جیسی مینی برگزیدہ کیا ہے تاکہ تم جانو اور مجھ پر  
 ایمان لاؤ تشریف لگوا ہے دو قسم پر ہی ایک وہ جو مدعی کی مفید مطلب ہو اور دوسری وہ  
 جو مدعا علیہ کی مفید ہو پس اس ورس کی معنی ہمارے نزدیک یہہ ہیں کہ محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری رسول ہیں اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق  
 رسالت کی گواہ ہو اور تمہاری ذمہ یہہ ہے کہ بیان کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی شہادت میں پہلی صحیفوں میں موجود ہیں اور ہم انکو اپنی بیٹیوں کی مانند چھپاتی ہیں

اور میرا بندہ یعنی عبد اللہ ابن عبد اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادھین اور آپنی  
 ذمہ صدق رسالت شیخ علیہ السلام کی گواہی تھی اس جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سلم فی گواہی جو آپکی ذمہ تھی پوری پوری ادا کی تم ہی اوس گواہی کو جو تمہاری ذمہ تھی  
 ادا کرو اور میرا بندہ ترجمہ مصطفیٰ ہی اور مصطفیٰ لقب خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہے تیسرا ائمہ ہدایا میں اور میں ہی سینے بیان کیا میرا زمانہ بعثت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی یعنی آپ اوس زمانہ میں مبعوث ہوئی کہ یہودیہ پر  
 نبی سے تو یہ توضیح کر چکی گئیں اور آپ مضموم اور محفوظ بھی ہوئی سچو متما شہدا ہمارے  
 تیرہویں ورس میں تمہید ہے اور پھر بیان فقہین اس زمانہ عام کا بھی اسلئے  
 کہ وہ زمانہ ہی عام تھا اور ورمیان میں بعثت مسیح علیہ السلام حاصل تھی اس سبب  
 تحقیق بعد تقسیم فرمانی اور خرابی بابل کا ذکر فرمایا اور بیان زمانہ عمر بن الخطاب  
 رضی اللہ عنہ میں خراب ہوا یا پانچواں شہادہ..... تیسویں ورس میں ہی  
 بیان بیابان میں ایک راہ اور صحرا میں ندیان بناو ننگا۔ اس ورس میں مقام  
 پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے اور بیابان سے بیابان فاران  
 مرادی جب کا چند مرتبہ ذکر ہو چکا ہے اور وہ بیابان عرب سی وہ جگہ ہی جہان اپ کہ  
 معظمہ آباد ہے اسلئے کہ اسماعیل علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے اور وہ فاران کی بیابان  
 میں رہا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئی اور جبل  
 قراہ پر بیابان فاران میں ہی آپ کو رسالت عطا ہوئی شہر میں آپ کو رسالت  
 عطا نہیں ہوئی اور راہ سی سبیل اللہ شریعت الہی مراد ہی اور یہی شریعت باعتماد  
 رسالت و ختم نبوت و کثرت معجزات و نعمت انتقال و شوکت و دیدہ ایک نبی نبی اور  
 اس اعتبار سے ہی کہ پہلی سرانج بنی اسرائیل کے انبیاء میں نہیں اور نہ ہی اسماعیل میں جو  
 یہ شریعت ایک نبی نبی اور مدیون سی آپ حیات باطنی کی ندیان مراد ہیں اور وہ

اکون جو مٹی پر بن سہیں گے نہ رہیں گے اور کمال ہی معرفت سمجھ گا اور لگتی کی زبان صاف  
 ابو ذرین مستعد ہو کر رہا (۸) پاجی آدمی پر صاحبِ عزت نہ کھلا سکا اور بخیل کو کوئی  
 اس کی ہمتی کا راز ہم کہہ نہ کر پا جی آدمی چند لمحوں کی باتیں کر رہے گا اور اس کا دل بڑی  
 کے مشغول ہے نہ کہ اس کے دل پر اس کے اور خداوند کی برخلاف دروغ گوئی کرے  
 اور سیاسی سے پنی کی چیز کو باز رکھے (۹) اور بخیل کی ہتیار زیور یوں سی وہ بھی  
 منصف سے بے باز نہ کر سکتا ہے تاکہ جہولنی باتوں سے مسکین کو اور محتاج کی حیثیت  
 وہ حق بیان کرتا ہو ہلاک کر کے (۱۰) لیکن صاحبِ عزت سخاوت کی منصوبہ  
 باز رہتا ہے اور وہ سخاوت کی کاموں میں ثابت قدم رہے گا .... بش ورس  
 اول ویکہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کرے گا اور شاہِ آدمی عدالت سے  
 حکم رانی کرے گا یہ مسلم عند الفریقین اہل اسلام و نصاریٰ ہے کہ اس جگہ  
 بادشاہ سی وہ خلیفہ اشد فی ارضہ مراد ہے جو صاحبِ نبوت و رسالت مبراؤ  
 صاحبِ حکومت بھی ہو گا اختلاف تشخص میں اس خلیفہ الہی کی سی نصاریٰ کے  
 نزدیک وہ خلیفہ الہی سیدنا روح اللہ ص علیہ السلام ہیں مگر آپ پر اطلاق خلیفۃ اللہ  
 اور بادشاہ کا کسی طور سے باعتبار زمانہ ماضی صحیح نہیں ہے اس لیے کہ سلطنت  
 ظاہری آپ کی نہیں ہوئی اور نہ آپ شراد جزا کی الہی تمہارے نزدیک آئی تھے  
 پس اس وجہ سے یہ آپ کی بشارت نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بشارت کسی اور نبی کی  
 ہے اور اس کا صاحب حکمت اور صاحبِ شراد جزا ہی ہو نا ضروری اور وہ ہی  
 باقر اریادریان نصاریٰ سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے نہیں ہوا اور بعد میں  
 مسیح علیہ السلام کی کہ سنے اور رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی سوا نہیں ہے اور مقدمہ کتابت کی دوسری فصل میں یہ دعویٰ میرین  
 دیکھا ہے پس اس وجہ سے یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے

اور آپ صاحب سلطنت ظاہری اور باطنی ہی سلطنت مہر ہی تو ایکو حاصل  
 تھی ہی اور باطنی اسوجہ سے کہ آپ صاحب جزا و سزا تھے قولہ اور شاہزادی الخ ختم  
 مسیح علیہ السلام نے نکاح ہی نہیں کیا پھر صاحبزادی آپ کی کہاں ہوئی اور بی مان اللہ  
 غر و جبل نے صاحبزادی آپ کو خطا نہیں کہے پس اسوجہ سے یہ بشارت مسیح علیہ  
 السلام کی نہیں ہو سکتی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت کاتم  
 رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب میں سادات ہی آج تک صاحب حکومت ہیں اور  
 سیدنا امام مہدی علیہ السلام تو آپ کی میرت و نام میں ہی موافق ہوں گے اور وہی صاحب  
 ہونگے پس اسواسطے یہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیدر احمد حضرت  
 امام حسن اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت ہی اور مسیح علیہ السلام  
 کی بشارت نہیں اور (۲) ہاں ایک شخص الخ منش صدور و رس ہوا  
 ہمیشہ بشارت ہذا ہے اور یہ ظاہر ہے پس ضرور ہی کہ یہ درس او سکی تعریف  
 و توصیف ہی جسکا تمام و رسوں میں بیان ہے اور جس پر تمام و رس صادق ہیں  
 اور پہلے و رس کی دوسرے فقر کا جسکے ایسی شرح بیان کی گئی ہے ذات مسیح علیہ السلام  
 پر یہ صریح صدق ممکن نہیں ہے جیسا کہ ایسی بیان ہو لیا اور اس و رس کی ہی تمام  
 جملے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر صادق نہیں آسکتی ہیں اسلئے کہ اس سرزمین کو پیر  
 دودہ او شہد کی قدیمین لفظ کے کلام الہی ہوتی ہوں اور برابر انبیاء کرام علیہ السلام  
 ہی وہاں بعوث ہوتی رہی ہوں اور جا بجا بانی کے چشمہ دہان آنگھونسے تہہ ہونے  
 نظر آتی ہوں زمین خشک نہیں فرما سکتے ہیں بہتہ ایسی سرزمین کو جس میں دودہ  
 بن عمدہ جانور جسے نہیں کہتے ہیں پیالہ ہوا اور نبوت ہی وہاں سے صد بار  
 سے منقطع ہے ہو اور بی آبی ہی وہاں کی مشہور و معروف ہو کہ بعض کچھ ہوں  
 میں ایک پیالہ بانی ایک ایک شرفی کو ہاتھ نہ آتا ہو اور وہاں کی رہنمائی شدت پیا

بین انہی میں سے ہونے کو اور وہ غمگین کسی صورت سے موت سے پہلے  
 اہمین ایسی نہ رہی ہو کہ میرے انوفون تک پانی پہنچ جاوے اور میں اس سے  
 خشک ہو پانی سے بہرہ لوں اور اس تمنا میں میری ہون ششہرہ یعنی قسطنطنیہ  
 انوفون یعنی بد نہر تلام کتب و اطلال املا قریبی بد زمین خشک ہو جا سکے  
 اور پہلی نہ وقت زمین شام کی خبر ہو بان سیدنا مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے  
 اور دوسری تعریف تخریب عرب کی ہی اور وہ بان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مبعوث ہوئے اور علاوہ اسکے قولہ پانی کی ندیوں کے مانند آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ خاص کی خبر دی ہی اور وہ معجزہ یہ ہے کہ آپ کے اصنام  
 مبارک کی درمیان سے بطور اچھا پانی کے چشمہ جاری ہو جاتے تھے اور یہاں  
 مہجرات میں اسکا ہی بیان آویگا۔ ورس (۱۷۱) اور انکی آنکھیں جو دیکھتیں  
 نہ دیکھ لائیں گے ا لہ ان دونوں ورسوں میں ہدایت احمدی صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا بیان ہے یعنی جب میں استعداد قبول ہوگی اگرچہ وہ فی الحال  
 بے لحاظ اور معرفت الہی سے بی بہرہ ہو مگر بطریق عالم محمد رسول اللہ صلی  
 علیہ وسلم وہ ہدایت پاویگا اور صاف ہونے لگیگا اور ساتھ آواز لا الہ الا اللہ  
 محمد رسول اللہ کی چوٹی لگا اور ایسا ہی ہوا قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے تاکہ عرب کی ایسی تباہ حالت تھی کہ بیان سے باہر ہے  
 خدا کی گردن تین سو ساٹھ بت رکھتی تھے اور غلطیہ شرک اور ہانی شرک  
 ایسا بلند تھا کہ اس زمانہ میں دو مین کہیں ہی کا توحید لا الہ الا اللہ کی آواز  
 نہیں سنائی دیتی تھی اور بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے وہ خدا  
 معرفت اور صاحب توحید ہو گئی اظہر من الشمس و اہل من الامس  
 ورس (۱۷۲) باہجی آدمی میر صاحب مرد نہ کہلائیگا اس طرح یہہ اس

کی فرعون ابو جہل کی مذمت ہی اور یحییٰ مسخرین کی نزدیکی سورہ ماعون میں  
 یمعون الماعون ایسی ہی مذمت میں نازل ہی اور ماعون کی تفسیر میں مفسرین سننے  
 یا انی اک نمک بیان کیا ہی ورس (۱۷) پچھل کی ہتیار زبان میں الخ اس  
 ورس میں ہی اسی فرعون اس امت کی مذمت ہی ورس (۱۸) لیکن صاحب  
 مروت الخ یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور مروت آپ کی مشہور روایت  
 ہے اور سخاوت ہی اور انکی مشہور ہے امہ محمدیہ پرانی جان ہی قربان کر دی اور  
 سامنی تلوار مسلمانوں میں نہ چلتی دی واکر اسٹھم شریف و حیدر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک و حیدر ہی ہے اور استشار قاضی عیاض میں  
 نقل کیا ہے کہ ابن شیرین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 قوریت میں و حیدر ہے سند اول بشارت و حیدر زبور  
 ۱۷ ورس (۱۷) اسی خداوند تو کتب تک دیکھا کریگا اور انکی خرابیوں سے  
 میری جان کو چھوڑا میری و حیدر کو شیر بخون سے (۱۸) میں بڑی جماعت  
 میں تیرا شکر ادا کر دے گا میں لوگوں کی کثرت کی درمیان تیری ستائش کروں گا  
 شل سیدنا داؤد علیہ السلام بالاتفاق ان ورسوں میں کسی نبی کی بشارت  
 دیتی ہیں اور بسبب شریعت محبت کی انکی نسبت کلمہ میری جان اطلاق فرما  
 ہیں لیکن نصرانی کہتی ہیں کہ یہ ورس سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت میں  
 اور ہمارے نزدیک یہ ورس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبشر میں اور ہماری  
 دلیل یہ ہے کہ دعا داؤد علیہ السلام قبول ہوئی چاہئے اور ہمارے نزدیک  
 سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوئی ہر بچا ناگمان یا لگیا اور محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق ہمارے اور ہمارے نزدیک کفار کی ہاتھوں سے  
 محقوکار ہی اور بخیر و عافیت مدینہ منورہ میں نہ ولفق افزودہ ہوئی پس اسے

یہ آئی کی بشارت ہوئی چنانچہ اور نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفات میں لکھا  
 کہ کوئی مخلوق میں سے آپ کا نظیر نہیں ہے اور آپ اپنی زبان کی ہی اکابر  
 ہیں۔ اور سیدنا سرخ علیہ السلام کی ہمتاری قول کے موافق شاید اور بہانی ہی تو  
 جیسا کہ ان انجیلوں میں کہیں مذکور ہے دوسری سند بشارت  
 خلفائے زبور ورس (۱۲) میری جان کو تلوار سے بچا میری وحیدہ کو  
 کتنی کے ہاتھ سے (۱۲) میں اپنی بہائیوں میں ہیرا نام بیان کروں گا اور مجمع  
 میں ہیرا نشان ہونگا اس شرح اس بشارت کی خاتمہ کتاب ہذا میں منقول  
 ہونے لگے کہ اکثر اس میں تعلقات خلفائے حقانیہ کا بیان ہے اور اس بشارت  
 میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید ذکر فرمایا ہے اور ہا  
 جہاں اگرچہ زیادہ ہے مگر اس کے بیان کی بھیج اسما سے کی موافق یہ زیادتی نہ  
 سیلانی و سنوین **فصل اس بیان میں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ**  
**وسلم برسات عامہ مبعوث ہونگی اور آپ کی رسالت کسی ملک اور کسی قوم اور کسی**  
**کے ساتھ خاص نہ ہو گے** **سند اول بشارت مثلیہ باب**  
 (۱۸) ورس (۱۸) میں اذکی لئے اذکی یہاں میں سے مجھ کا ایک ہی بڑا  
 کروں گا یہ کلام نبی اسرائیل کی ساتھ ہے اور ہمداری لئے انہیں ارشاد ہی اور بشارت  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور محمد بن اسرائیل کے لفظ اور بشارت  
 سے ثابت ہے اور کوئی اسکا مدعی بنی نہیں ہے دوسری سند بشارت  
**فارقہ طبعیہ نخل یوحنا باب (۱۴) ورس (۱۴) اور میں اپنی باب**  
 درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا شلی دینے والا ہے گا کہ ہمیشہ ہمداری  
 ساتھ رہے یہ بھی بشارت رسالت احمدی ہے اور مخاطب امت عیسوی بھی  
 اور یہی بشارت میں انت عیسوی مخاطب ہے اور اسمیں ارشاد ہے کہ وہ تمہیں



دوسرا تسلی وینوالا بخشیکا اور اس سے مدعی ثابت ہے اور وہ یہی ہے کہ محمد رسول  
 ج اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عرب کے ساتھ خاص نہوگی تیسری سند  
 بشارت طلوع عجلہ کتاب استثنایا باب (۴۴) خداوند سیاسی آیا اور  
 سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کی ہی بہار سے وہ جلوہ گر ہوا شرح بشارت  
 ہذا میں مذکور ہو چکا کہ اس بشارت میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت  
 محمد رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی رسالت کا ذکر ہے اور اس جملہ  
 میں کہ خداوند سیاسی آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام فی اپنی رسالت کا ذکر فرمایا کہ  
 طور سینا پر رسالت اذ نکو عطا ہوئی اور دوسری اس جملہ میں کہ سعیر سے طلوع  
 ہوا رسالت سیاسی تا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کہ آپ کو سعیر میں رسالت ملی اور  
 اس تیسری جملہ میں اور فاران کی ہی بہار سے وہ جلوہ گر ہوا بشارت رسالت  
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مگر جلوہ گر ہونا عموم رسالت احمدی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی رہا ہے چوتھی سند بشارت قار قلیط  
 کی باب (۴۵) اکی وریں اخیر میں ہے اس جہان کا سردار آتا ہے اور اس  
 ہی عموم رسالت ثابت ہی پانچویں سند بشارت خلفائہ کا  
 ستائیسواں وریں (۴۶) سارے جہان کو سردار یاد آویگا اور وہ  
 خداوند کی طرف رجوع لاوینگے اور یہ جملہ قطع نظر عموم رسالت سے تسلیم عموم  
 کی خبر دی ہے چھٹی سند بشارت پطرس یہ کتاب اعمال باب  
 (۴۷) وریں (۴۸) تمام نبیوں کے اولاد ہو اور اس عہد کے ہو جو  
 خدا نے باب دادون سے باندھا ہے جب ابراہیم سے کہا کہ تیری اولاد سے  
 دنیا کے سارے گھرانے برکت پاویں گے اور اس وریں سے علاوہ عموم رسالت  
 احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم عموم کی ثابت ہے —

کیا یہ بین فضل الرحمن بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگی  
 اور نبوت آپ پر ختم ہو جائیگی سند اول اشعارت حجرۃ الاولیہ نقض نبوت  
 زبور (۱۲۱) آوہ تیر جسے ہم روئے رو کیا وہی کوئی کا سر ہو گیا (۱۲۲) آوہ  
 خداوند سے جو ابوبارے نظرون میں عجیب ہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 بنو کدر غر کی خواب میں حجر کے ساتھ میں تعبیر کیا ہے اور شرح اس بشارت کی پہلی نکتہ  
 ہو چکی ہے البتہ اس بشارت کی غرض جو بتی جا چکے ہیں پس معلوم ہو کہ یہ  
 بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اس لئے کہ تعجب کی بات یہی ہے کہ میں تھوڑے  
 یا جہرہ علیہ السلام کی اولاد ہو اور سارہ علیہ السلام کی اولاد کی ہر زمین کو عجیب نہیں  
 تھا اور پہرہ مبین غرض نبوت ہی نہیں ہیں اور دوسرے فصل مقدمہ کتاب  
 میں بیان کیا ہوا ہے اور ہر خود سیدنا مسیح علیہ السلام نے حق جہت شرعیہ ادا  
 کیا اور فرمایا کہ یہ بشارت میری نہیں ہے بلکہ ایک اور بنی اسماعیلی قیداری  
 کے ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دلیل اسکی یہ ہے  
 کہ انجیل مرقس کی بارہویں باب میں ہے پہرہ اونہیں تثنیون میں کہنے لگا  
 کہ ایک شخص نے انکو رو لگایا اور اس کے چاروں طرف گیر اور کو لہو کی جگہ کو دہی  
 برج بنایا اور اس سے باغبانوں کی سپرد کر کے پر دیں گیا (۱۲۳) پھر کو ستم میں  
 ایک نوکر کو باغبانوں پاس بھیجا تاکہ وہ باغبانوں سے انگور وں کے باغ میں  
 سے پکڑ کر (۱۲۴) اونہوں نے اسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھ بھیجا (۱۲۵) اور  
 دوبارہ ایک نوکر کو اون پاس بھیجا اونہوں نے اس پر بھی تہر چنکے اور  
 سر توڑا اور سبے حرمت کر کے بھیجا پھر اس سے ایک اور نوکر کو بھیجا اونہوں نے  
 اس سے قتل کیا پھر اور بہتر و نکو بھیجا اون میں سے بعضوں کو پٹیا اور بعضوں کو  
 مار ڈالا (۱۲۶) اب اوسکا بیٹا ہے جو اوسکا پیارا تھا آخر کو اس سے اوسے

ہی یہ کہہ سچا کہ وہی میرے بیٹی سے دیکھئے (جسے) لیکن ان باغیانوں نے  
 آپس میں کہا یہی وارث یعنی لا واد سے بار وادین تو میراث ہمارے ہی ہو جاوے گی۔  
 (۸) اور اوہنوں نے اسے بکرتی قتل کیا اور انگور کی باغ کی باہر ہینیک ونا  
 پس باغ کا مالک کیا کیسکا وہ آویگا اور اون باغیانوں کو ہاک کر کے انگور کا باغ  
 اور دیکھی پکریگا (۹) کیا تمہی یہ پوشتہ نہیں پڑا کہ وہ پتر جسے ہماروں نے رب کیا  
 ہو کو نکال پکریگا (۱۰) یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہمارے نظر و نمین عجیب ہی ہوا  
 انگور کی باغ سے یوستان شریعت الہی مراد ہی اور لگائیوا لا اللہ عزوجل جستان  
 ہے اور چاروں طرف اوسکو گھیرا یعنی حدود شریعت الہی مقرر کیے اور یہ  
 مضمون حدیث شریف میں ہی وارد ہوا ہے اور برج سے قبلہ الہی مراد ہے  
 اور بنی اسرائیل نے انبیاء کرام علیہ السلام کی ساتھ جو جو کیا ظاہر ہے بعضوں کو چڑی  
 اور مجروح کیا اور بعضوں کو شہید کیا اور نوکران الہی انبیاء کرام علیہ السلام  
 ہیں کہ انکا ابواللہ عزوجل کی بیان سے اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام  
 والسلام کو اس جگہ بیٹا بنو لاس ہے اور یقیناً یہاں تحریف ہوئی ہی اصل میں  
 کوئی اور لفظ ہوگا اور اس تبیل میں تو بیٹا جسکو چاہا لکھنا ہے اور انکو موفی اور  
 خدا کا بیٹا ہونا خفیہ یا محاذ با فرض لازم نہیں آتا ہی اور انہی زعم  
 کی موافق بنی اسرائیل نے انگور ہی شہید کیا گواللہ عزوجل نے انکو اسمان پر  
 اٹھالیا اور انکا ساتھی یہود اسولی دیا گیا اور زمانہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم میں اللہ عزوجل نے نظر عنایت سے دنیا کو دیکھا اور کو یا کہ دنیا میں  
 آیا اور بنی اسرائیل سے باغیانی گلستان شریعت و طریقت چھین کر مینی اسماعیل  
 سپرد کیا اور انکی سند میں وہی بشارت نقل کی اور اس سے معلوم کر دیا کہ یہ  
 بشارت میری نہیں ہی بلکہ اور رسول کی ہی بنی اسرائیل میں پیدا ہوگا ۔

وہ دن کہ انبیاء ہوں گے یہ نبیائے امت ہیں اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا  
 اور کون ہی۔ یہ سب نبیوں کی شہادت ہے۔ (پرس ۱۶۱) اب وجود اس کی خداوند  
 پروردگاروں نے فرمایا ہی دیکھو جن جہنم میں بنیاد کی گئی ایک تہ پر کہ گویا ایک آگ لایا اور  
 پتھر کو پست کی سرکھا بنیاد بنا۔ غیور لا اوسیر جو ایمان لاوی اما وہی نکر کیا یعنی فرسند  
 ہو گا یہ نبیائے اکسرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بنیاد کہ نبی شریف کو فرمایا ہے اور  
 میں ہی البینہ کھینچنے کا جستہ ترجمہ بنیہ غلیہ کی وزن پر کعبہ کا نام ہی اور بنیہ کا  
 اردو میں ترجمہ بنیاد ہی اور اکسرت صلی اللہ علیہ وسلم فطر نبوت کو نیکی کی تہ پر  
 بنیہ آئینے او سکی حافظہ ہیں اور آپ کی بعد کوئی اور نبی نہیں ہے اور آپ ہی اپنی ذات  
 سزا کہ کو فطر نبوت کی کوئی کی اینٹ بیان کیا ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے  
 باب خاتم النبیین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سبیل  
 الانبیاء من قبل کثیل رجل بنی بنیانا فاحسنہ وجعلہ الامد فضع لبنۃ من زاویۃ فحبل  
 اناس بطوفون وتیحول منہ ولتقولن ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانما اللبنۃ وانا  
 خاتم النبیین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے کہ میری اور ان انبیاء علیہم السلام کی جو جیسے پہلی گدی میں استیلا  
 ہی جیسے کہ ایک شہر نے اباس کان نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر کوئی پر کی اینٹ  
 نہ لگا تا پس آدمی اسے گر دہرتی تھے اور اس کو تعجب کرتی تھے اور کہتی تھی کہ یہ  
 کیون نہیں لگائی گئی ہے پس میں نے وہ اینٹ ہون اور میں خاتم النبیین ہوں۔  
 یہ تو تھی سبب شہادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ عدالت کو جاری کرانے  
 کہ دائم رہے عدالت شہادت ہی اور دائم رہنے کی ہی متنی ہیں کہ اب خاتم النبیین  
 ہیں اور آپ کی بعد کوئی اور نبی نہ ہو وہ المقصود ہے اس میں فصل اس  
 بیانات میں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات پاک خود کفار سے

قبول فرمیں گی اور اندر راہ پر لائیں گی اور اس دعویٰ کی جید پسند ہیں۔  
**مسئلہ اول** بشارت مصلحتاً میسر۔ ورس (۱۵۱) خداوند ایک بہادر  
 کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی خیریت کو اوسکاٹے گا وہ جلائیگا پان وہ  
 جنگ کی لٹی لائے گا وہ اپنی دشمنوں پر بہادری کرے گا ورس (۱۵۲) کسٹی تختہ  
 کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور لوٹے روئی ہاتھ میں پڑی کیا خداوند فی نہیں ہے  
 اخیالف ہوئی اوہنوں فی گناہ کیا کیونکہ اوہنوں فی نہ چاہا کہ اوسکی راہوں  
 چلیں اور وی اسکی شریعت کی شذر اٹھیں ہوئی (۱۵۳) اسٹنی اوس سے  
 اپنی قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوس پر ڈالا سوا و سپر گرہ اگر داک لگی پودہ  
 اوی دریافت نہیں کرتا وہ اس سی جبل حاتا پر وہ اوی خاطر میں نہ لاتا اوی  
 یہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی اور میری مدعی کا ثبوت  
 ان ورسوٹنی ظاہر ہی و ورس می **مسئلہ بشارت** مختصر یہ ورس  
 (۱۵۴) سو خداوند کا کلام اوسنی یہ ہو گا حکم یہ حکم یہ حکم قانون یہ  
 قانون قانون پر قانون ہو تا جا تا ہو تا ایدان تہوڑا واپان کہ وی سچ ہے  
 جاوین اور چھاڑی گرین اور شکست کہادین اور دام میں پسین اور گرفتار  
 ہووین انتی اس بشارت کی شرح میں گذر گیا ہے کہ اس ورس میں کلام  
 شریف کی نگار می نگار می نازل ہوئی گی خایہ کا بہ نسبت کفار کی بیان ہی یعنی  
 اس تہوڑی تہوڑی نازل ہوئی گی وجہ گرفتار ہو جاوین اور مار می پڑین گی  
 اسلئے کہ شروع اسلام میں آتہ کریمہ (وقتلوا المشرکین و فتنہم) نازل ہوئی  
 تو بظاہر اسباب دنیوی جو اس شریعت میں تحرشی ہی کفار پر فتح پانگی صورت  
 زمین نظر دہائی تھی پان جب شروع اسلام اور فتح خداوند اسلام میں لکھ و حکم  
 دئی ہوین فرمایا اور بعد قوت و شکر است اسلام و قتلوا المشرکین نازل ہوئی

کتابی شک قید ہو گئی اور ماسی گئی اور شریاب ہو گئی اور بہ امر و جہ کام اللہ کی صورت  
 تیزی نزل ہوئی خاص ہوا اور ان ورسوں کی ہی میرا رشتہ ثابت ہو گیا تیری  
 سند شہادت حسنیہ زبور (۱۱۴) میری دل میں اپنا منہ من  
 جوش بہ تابی میں اول خیر و نیکو جو میں نے بادشاہ کی حق میں بنایا ہی بیان کرتا  
 ہوں میری زبان ماہر لکھنؤ کا قلم ہی (۱۱۵) تو حسن میں ہی آدمی کیسے زیادہ  
 ہی تیری ہو ٹھون میں لطف شایا گیا اے ای پہلو ان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور  
 بزرگواری ہی حمال کر کے اپنی ران پر لٹکا اور اپنی ہنر گوار سی سوار پہلا اور سچا  
 اور مانت اور صداقت کی واسطے اقبال مندی ہی آگے بڑھا اور تیرا دانا پاتہ تھو کو  
 سبب کام سکا ملا ویکار (۱۱۶) تیری سپر تیز بین لوگ تیری نیچی گرمی پڑتی ہیں دی باد  
 کی دھنوں کی دل میں لگ جاتی ہیں تیرا تخت ای خدا ہے الہ آباد ہی تیری سلطنت  
 عمارتیں کا عمارتیں (۱۱۷) تو صداقت کا دوست اور شہادت کا دشمن ہی اسی  
 سبب ای خدا تیری خدائی تھو خوشی کی تیل سی تیری مساجد میں سی زیادہ مسجود  
 ہی (۱۱۸) تیری ساری لباس سی مراد و رموز اور شج کی خوشبو آتی ہی حسن  
 پاتہ دانت کی محلوں کی درمیان انہوں نے تھو خوش کیا ہی (۱۱۹) بادشاہوں  
 کی بیٹیاں تیری عزت والیوں میں پڑان ملکہ اور خیر کی سونی سی آراستہ ہونے کی تیری  
 دانت پاتہ کٹری ہی (۱۲۰) اے بیٹی سن اور سچ اور اپنی کمان اور ہر اور  
 اپنی لوگوں اور اپنی باپ کی گھر کو بھول جا کہ بادشاہ تیری جمال کا پشت بشتاق  
 ہو کہ وہ تیرا خداوند ہی تو اسی سجدہ کر (۱۲۱) اور منیہوں کی بیٹی لاو گی تو  
 کہ وہ تیرا خداوند ہی (۱۲۲) شہنشاہ کی گھر کی اندر کل جلوہ گری اور سکا  
 لباس سر تراش کا ہی (۱۲۳) وہ سوڑنی کپڑی پہنی بادشاہ پاس لائی جاتی ہی  
 عورتیں جو اس کی سبیلہ لیں اس کی چہرہ پہ بھی تیری پاس پہن جاتی ہیں دی بادشاہ

اکی محل میں داخل ہوتی ہیں (۱۶) میری بی بی میری بچہ دیکھی قایم مقام ہوگی تو ان میں حکام میں  
 کی سردار مقرر کر چکے ہیں ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤ گا پس ساری لوگ ابد الکا با تیرے سالار  
 کو کنگی پیش سید نادا و علیہ السلام اس زبور میں کسی رسول کی شکست و شان کی بشارت  
 دی رہی ہیں اور اوسکو مخاطب کی اسکی خیمیاں سیاں فرما رہیں اور نام مخاطب باس زبور میں موجود  
 نام محمد و احمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ کہ پاس جو نسخہ زبور ہے اس میں نام مبارک احمد ایک موجود ہے  
 اسلئے کہ خیار بنہ شاہ عبدالعزیز جو کتب نور اللہ مرقدہ شریفہ اندا عشرہ میں نویں عقیدہ ترویج میں لکھا ہے  
 اور زبور میں نام مقدس محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملتی ہے اور آیت کو چھری اوکاٹ پینکی ہے زبور پر  
 اور نسخہ یہود کے پاس محفوظ ہے یا احمد فاضل الہی رحمۃ علیہ سفیتک میں اجل ذالکبار بارک علیک فتوحا  
 خان کہا و حمدک انغالب ہو کر کتبہ الخی خان ناموسا کر شر الیک مقروۃ یہ پیشہ کام سنو رتہ والام  
 تحکم کتاب حق جبار اللہ بن المین و التقدیس مرحیل فاران اسلمیت الاض من تحمید احمد وقت اللہ  
 و رقا الام بد اور یہ جو جبکاشا و ہما فی سواک و یابنی بنتا الیسوین زبور الیسوین نام مبارک فرمایا  
 پیدا پیش کر کے کہ کنگا کا خیر علیہ السلام مقصود ہے کہ یہاں پر میری بار بار دعا ہے کہ سو کا نام مبارک اور نام  
 صلی اللہ علیہ وسلم جلالا سبحان ہو رہیں اور نام مبارک کنگا کا خیر سوزہ صلوات ہو و الباقی انوشا کا لکھا اور کنگا کا  
 اور صرح بتا رہے ہیں ان تمام انوشا کا مذکور ہو گیا گا اور ان خداوند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام کتب میں زیادہ  
 حسن خوبی چتر ہے کہ کی چودہویں لکھا پانچویں ہوئی اور پندرہویں اس کو قیامیہ لکھا اور سارا پانچویں اس  
 کی بیان میں مذکور ہو لیا اچھا کہ مبارک کا و نام تاکہ کسی کوئی اور کسی بلند نہیں ہو سکا ۱۰  
 نظر مبارک کی وہ نظر ہے تو کہ درد دیوار اس کے لئے مثل چشمہ کہ تکی کی سمت کی وہ بلند پروازی  
 تھی کہ آسمانی اطلال کی آواز میں پرستنی تھی — بلند آوازی کا وہ عالم کہ خیمہ الودار میں  
 لاکھ آدمیوں میں سیکو برابر آواز پہنچتی تھی شیریں کبی و چشمہ کہ جس کے گامی زمین پر گیا چشمہ شیریں  
 شیریں کلامی کا وہ سرکہ کچا الفا و ذی وافی اوکسا تہ شیریں بان میں دندان مبارک کی فوج چاک  
 ادوار و پائے عکس پر پلینہ مبارک کو خوشبو کی خوشبو کہ سیاہ و نازک و نازک عکس مبارک کا چاک و انکس کی وہ

کہ کہ ما کہ ہوتی کوت کے اوس میں ہر روزی میں خسا جانہ کے ٹکری لے کر  
 دوڑتی گردن با ستر یا بقی رات کی نوبت ورت شکم نیم بالائی کے مانند  
 سپین ساق قدم مجبورین کے رخساروں سے یا وہ شرم اور نام عریض کہ  
 آپا ذات پاک میں تمام خوبیاں جمع تھیں اور کسینی انکی شان میں خوب کیا  
 شہر حسن یوسف یا یغیا دم عیسی داری و اسنہ خوبان بہ وارید تہا داری  
 قولہ تیری سوگو بنیزین لعلت بنا یا کیا ہے لکی خوش خلقی اور شیرین زبانی  
 مسلم مع اقوام سے دریں ای سلوان اپنی بلوار کہ الم سلوان بخنی قوی سے  
 اور بطل قوموں میں سلوان کی ملک لفظ قاور ہے اور قادر الکی اناسیست  
 سے ہے اور اپنے فرمایا ہے انارسل اللہ بالسیف بن اللہ کارسل ہوا  
 ہوا کے ساتھ اور پان پلو الیسا بن میں اور اپنی ہی لکھا گیا ہے اور یہ  
 لکھا جہاد سے ہے اور اپنے جہاد ہی کیا ہے ورس اور اپنی برز لوار ہی  
 سوار علیہ الم رسول اللہ علیہ السلام و سلم جہاد میں سوار ہو کر اتر گئے ہوسے  
 اور نیری اذ صداقت سے ساتھ مخالفین پر اپنے فتح پائی اور اس حملہ میں  
 اس ورس شہر اور اندام و شہر کو مہرب کام سکھلا دیا شوق القم کا بیان ہے  
 اور اس سے زیادہ اور کہ اس مہرب کام نہوا ہے اور اسی عیشی کی فتح سے علا  
 قیامت سے اور مہربل سسہ عہد شوق حارم غلوی سے خوشیا کسکیو  
 درباب قیام قیامت واقع ہوا اور کلام شہر علی الدین سعیدی شیرازی  
 نور اللہ فرقہ بن ہی لفظ ہم واقع ہوا ہے اور وہ بہرہ مسہب سے جو  
 بہشتیں پر پہنچتے تھے انہیں مسیح مسلمان قززدہ و نیم و اور اس میں عظیم  
 کابیل میں اور جا بھی الکی بنان سہتے اور انصار اللہ مجرات کے بیان  
 میں وہ قسرت مذکور ہوگی ورس و شیریں تیرتہ میں آخر یہ بی بیان



بیان فتح پانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمایا کہ آپ شاد و عظامین اور اس دنیا میں بھی حکومت  
 ظاہری خلیفہ الدنئی اور روحی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تیرا رہنما اور اس  
 مہم کو اس طرح جاری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وقت سے تیرا نداری کی مشہوری تھی اور انھیں  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم تیرا نداری سکھ کر پہلا دیکھ وہ میرے نکل جاوے گا ورنہ اسے تیرا نکل جائے  
 بدالابادہ الخ فاما جو صاحب انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہی اور ان کی شہرت  
 کی ابد الایاد میں نیکی یہ معنی ہے کہ سرانبر قیامت تک ایسی ہی بادشاہ ہوتی ہیں  
 اور محمد الدراج تک برابر بادشاہ ہوتے ہیں اور قیامت تک ان اللہ انہما منہما سطح  
 ہوتی رہیں گی اور ممالک عرب اور شام کے خلافت کا اس جگہ اعتبار ہے قولہ تیر  
 سلطنت کا عصارا استی عصابت اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ کی سلطنت راستی اور  
 صدق اور حقیقت دین سے قائم رہے گی اور وہ گویا راستی پر تکیہ کے بدوئی ہونے  
 اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ایک عضا تھا اس پر تکیہ کرنے کے  
 آپ خطبہ پڑھا کرتی تھے اور زبان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عضا خلفاء  
 کے پاس رہا اور وقت زوال دولت عباسیہ کو وہ عصارا ہو گیا ہے  
 ورنہ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اسی سبب ابو خدا  
 تیری خدا سے تجھ کو خوشی کی تیل سے تیری مصاحبوں سے زیادہ سچ کیا تھا  
 معنی اس ورس سے ظاہر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدعی کے دشمن  
 تو خواہ اپنے قریب سے ہو کیونکہ وہ اور صداقت کو دوست رکھتے تھے  
 کو وہ کسی اجنبی آدمی سے کیونکہ وہ اور شاید شرارت سے وہ شخص مراد ہے  
 جو سرایا شرارت تھا یعنی فرعون اللہ تعالیٰ جل اور صداقت سے وہ مراد ہو جو شر  
 صداقت کی وجہ سے بنام صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر فرعون اس امت اور ذکر

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا اور مجاہد و مہل میں صراحت آیا ہے چنانچہ یہ سلام  
 رسالہ ہے لہذا جو کجا بکری اس کو جبراً یا اختیاراً سخت وارد ہو تا ہی اور  
 وہ یہ ہے کہ اس خلیفہ میں فرمایا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا  
 دشمن ہے اور پھر فرماتے ہیں اسی سبب ہی نہایت ہی صدیقی شکر خوشی کو  
 قتل سے تیری مصاحبتوں سے زیادہ مسخ کیا اور کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا  
 کہ صدیق کی دوستی کی وجہ سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ  
 ہو یہ تو شاید کفار کو تو نے کیا کہہ دیا اور دشمنی ابو جہل سے پختہ نہ ہو  
 کرتے اس واسطے کہ یہ سبب عداوت کی وجہ سے کہ وہ عدوی نہ ہو نہ کہ رحم مختار نہ  
 اگر زیادہ ہو تو ممکن ہے مگر دوستی صدیق سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کسی زیادہ ہو اللہ صدیق کا رتبہ قطعی ہے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے زیادہ نہ کیا نہ برعکس اور جواب اس کا یہ ہو کہ صدیق کو خدمت نبوی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے خلعت رضا و منوب برحق ملا ہی اور سورہ الصحی  
 میں کیسوت بیطیک ربک مصطفی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو خلعت رضا و  
 عہد اور تحفی قابل ہے کہ جو صدیق کو ملا وہ بصرہ و خدمت نبوی صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں جو صدیق کو ملا گویا کہ وہ ایک ہی چیز ہے صورت میں ایک دو خلعت  
 رضا نبوی اور رسول علیہ السلام کا ہر اعتبار اصل رسالہ حاصل ہے ایک ہی خلعت  
 رجا و منوب المملو بہ بتبیین پادوی اور نقشہ خدا کے سیدنا مسیح علیہ السلام پر  
 اس نسبت کو حوالی میں کو اترا ہوا تا آخر خلافت کیوں نہ ہو اور اس کے بعد  
 غیر رضیہ کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام خدا سے ثالث ثالثہ کہ نہ تیسرے  
 میں اور جواب اس سبب کا یہ ہے کہ اولاً یہ لفظ ہے اصل میں زمین سے اسلامی  
 ثانیہ اظہار الحق میں جواب میں اسی سبب کا فرمایا ہے کہ یہ لفظ محرف ہے اور کہہ



باب کہ اگر کوہ پور جا بہ حضرت شہباز کو نصیبیت سبب دریاں اکابر بادشاہ  
 تری حال کا پختہ نشان ہو یہی انجمن کوینہ و نصیبیت پر اور بادشاہ سر  
 اس جگہ پختہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کوینہ کا جہاز اگر کویت ہو تا تو نہ  
 کہ کویت اور اس کو معلوم ہوتا ہے کہ غلیہ نہ مرقع عذر اللہ اور حق خلافت سیدنا امام حسین  
 علیہ السلام رضی اللہ عنہما ۱۲ صدور کی پٹی سپر لاوگی قبیلہ کے دولتمند تیری پرتشا  
 کہ اگر پہلی دروں بن سلطنت کھدی کاہان شاہ اور اوس کے کارسوال  
 جلی اللہ وسلم کو میٹوان کے گہرین رافل جو نیکار کو پسند ہے اور اس درمیں  
 سلطنت قیام رہے کا ذکر ہے اور اس سلطنت کی برستے اور تیری پرتشا  
 خدمت جہان میں مذکور ہو اور انہوں نے بدیہیے ارشاد اسکندر یہ سننے مار  
 قبلہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بدیہیے اور اپنا سے حضرت تاج  
 علیہ السلام میاں ہے اور انکا انتقال زمانہ شیر توری میں ہو گیا اور دل  
 ہی امیر اسکندریہ سے ہی پہنچا تھا درس ۱۲ اشاعرادی تدر کے اندر کل علیہ  
 ہے اسکا لیا اس سر اس کا ہے یہ حقہ شہر بانو کی کثرت الکا  
 ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتقال کی خبر ہے ۱۴ و ۵ سونے  
 کہ پرتی ہنگی بادشاہ پاس لائے جاسے ہو انخاری خورین جو اسکی پہل  
 میں اسکی پیچھے تیرے پاس پانچوں سے جاسے تین ہا خوشی اور  
 تیرے پاس سے وہی پوچھا ہے جاسے تیرے بادشاہ کے محل میں داخل  
 ہوئے تین یہ ان خورتوں کا بیان ہے جو میدان سے اور صحابہ کرام  
 رضی اللہ عنہم احسین کے تصرف میں تین درس ۱۴ تیری پیچھے تیرے پاس  
 کے قائم مقام ہوں گے تو انہیں تمام زمین کے سردار ہفت کر دیگا ہوتا  
 اس کے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما علیہما السلام میں درس ۱۵

میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس ساری لوگ ابدال آباد شری  
 ستائش کریں گے میں نے محفہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا  
 کہ اس ربوب کے شرف میں یا احمد تھا اولیٰ یہ دلیل ہے اسلئے کہ جب نام  
 ہی نہیں لیا یہ پھر کچھ کہ میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤنگا ٹھیک نہیں محاذ  
 ہوتا اور حیات تری ستائش کرنے کے بھی ترجمہ محمد نام مبارک بینا صلی اللہ علیہ  
 وسلم ہے اور اگر ذکر نام مبارک کا لحاظ کیا جاوے تاہم یہ اوصاف  
 سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق نہیں اتنی اور  
 یہ نامیج علیہ السلام میں تو شروع بشارت سے اخیر تک ان محاذ کے  
 امتداد ہو جو وہیں پس اس بشارت کو آپ پر کوئی کس طرح جھاسکتا ہے۔  
 اور یاد دہی عبارت مذکورہ صحیفہ یسعیاہ کے باب ۵۴ میں کہ بشارت  
 مسیح علیہ السلام بتلائے ہیں اور وہ تمامہ محاذ بشارت مذکور ہیں پھر  
 دونوں ایک ذات واحد کی بشارت ہوں گے اور وہ عبارت یہ ہے  
 باب ۵۴ ہماری بنیاد پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتھ کس ظاہر  
 ۲۰ وہ اس کے آگے تو قبل کہ شرح بیوت نکلا ہے اور اس جرح کے مانند جو  
 خشک زمین سے پستی اور ہلکی ڈیل ڈول کی کچھ خوبی نہ تھی اور نہ کچھ رون  
 رحم اویں برنگاہ کریں اور کوئی غالیش بھی نہیں کہ ہم اس کے مشتاق ہوں  
 ۲۱ وہ آدمیوں میں نہایت دلیل اور حقیر تھا وہ مرد غناک اور ریح کا ہوتا  
 ہوا لوگ اس سے گویا ربوبش تھے اس کے تحقیق کو اور ہم نے اس کی کوہ  
 نہ جانی یقیناً اس سے ہماری شقیں اٹھائیں اور ہماری غموں کا بوجھ  
 اتاری اور جو بڑا ہم نے اس کا بہ حال سمجھا کہ وہ خاک مارا کوٹا اور ستا  
 ہوا ہے مردہ ہماری گناہوں کے سبب کمال کیا گیا اور ہماری بربادی

و باعث کجراکیا بازی و سیاستی کے لئے اس پر سیاست موقوفی کا اور کج  
 مار کمانی سے جو خیالی ہوں اسے ناظر انصاف نظر عجزی دیکھئے کہ یہ امور  
 حسن اور طعن اور برکت اور قدرت اور بہت اور ثواب الگ الگ اور بہت اور بزرگوار  
 اور تیر اندازی اور نیز بازی وغیرہ کے جو یہاں بشارت میں مذکور ہیں محال ہیں یا نہیں  
 اور وقت تسلیم اس امر کے کہ بشارت باب ۱۵ صحیفہ سیدنا علیہ السلام میں مسیح علیہ السلام اور یہ سب  
 اوصاف سیدنا مسیح علیہ السلام کے ہیں پھر اس بشارت کو کون سی کتاب کی بشارت قرار دے گی  
 اور در صورت عدم قائم ہی بہ تمام بشارت اس انداز سے بیان کی گئی ہے کہ اگر  
 کوئی نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نکالے اور تب ہی سوای کسی اور کسی  
 صادق نہ دے اب شلا جہاد اور نیزہ اور کتب القہر اور صدق اور منیب اور شہزادوں  
 اور راج و امرا اور باب اور دادا حضرت مسیح علیہ السلام کیسے کہانے نہایت لائق اور در  
 کیسے ہو اور میں مسیح علیہ السلام کو اس بشارت میں جو کچھ مذکور ہے یا دیکھا تو ایسا واقع ہوا کہ کچھ  
 وہ مسیح علیہ السلام برصادق نہیں لکھا ہے یہ حقیقہ نہ صحابہ یا پیغمبرین  
 بشارت صادقہ صحیفہ سیدنا علیہ السلام باب ۱۵ میں لکھی ہے اور اس نے  
 میں راستہ کو یورپ کی طرف سے پراگیا اور اس نے یانوں کی کرسی کی پائیں  
 بلایا اور امتوں کو اس کے آگے دھریا اور اس نے بادشاہوں پر مسلط کیا اور  
 وہ زمین خاک کرماندہ اس کی تلوار کو اور اسے بہت سے کی مانند اس کے کمان کے  
 کو لکھا ہے اس نے ان کا پیرا کیا اور جس راہ پر کہ بیشتر قوم نہ مارا تھا سلامت  
 گزر گیا ہم کس نے یہ کام کیا ہے اور اسے انجام دیا وہ جو ساری یسوعی  
 ابتدا سے طلب کرتا ہے میں خداوند پہلا ہوں اور پھیلوں کے ساتھ میں  
 ہوں میں راہ تیار ترجمہ صادق ہے اور صادق لقب تو صغیر محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شاہد ہے محمد اور یورپ کی طرف سے واقع ہے اور اس نے

کسی کو اس کی شہادت میں بلایا اور بانٹوں کی کسی عترت عظیم سے عبارت ہو اور حجاب استو کو اس کا گردن  
 قبولات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی ہے اور تیسرے درجہ میں منزہ  
 بود کی خبر ہے چوتھی کتاب شہادت صبیحہ مومیل کی دوسری کتاب باب  
 ۲۲ و ۲۳۔ اس میں ہے خدا نے کھانا اسیریل کے چٹان سے جمی کر انسان  
 حکومت کرنا ہوا ایک خداوند سے خدا ترسی کو ساتھ حکومت کرنا ہوا ہمہ اور  
 وہ صبح کی روشنی کے مانند ہو گا جبکہ سورج نکلتا ہے ایسی صبح جسکی ساتھ ہوا  
 نہیں ہوتی اور گھاس کی مانند ہوا ہے کہ جو کبھی دھوپ کے ہو زمین سے  
 نکلتی اگرچہ میرا گھر خدا کے بہت اس دول کا نہیں لیکن اس نے ایک  
 ابدی عباد جو سب خبروں میں راستہ اور یاد راستہ میری ساتھ کیا ہے کہ میری  
 سلمی سلامتی اور میرا اس شوق ہی ہے تا وہ جو دیکھ وہ اسے نہ اندک دے  
 ہا پر بلحال کے سب کسب کاموں کے مانند اگرچہ ہنگی خاویں گے کیونکہ وہی  
 ہاتھوں سے کبھی نہیں جاتی اور جو شخص کہ انہیں بکریا چاہے اسے خبر  
 کہ لوبا یا نیر کے پہل کو اس کام میں لاوے اسے اس زمان اس کا بلا ہے اس  
 سے نوع انسان اور اسے اور محمود لغبت کا خاں اس کی طرف تشریف ہے اور  
 امداد ایک لفظ ہے اور انکی حکومت خدا ترسی کے ساتھ ہی ہے اور روشنی  
 چہرہ مبارک کی ایسی اور جیسی حضرت داؤد علیہ السلام فرمایا کہ تو اور قرآن مجید میں  
 کو فحی کے ساتھ تعمیر کیا ہے اور اسکی قسم کہانی ہے اور یاکوین و کسب  
 یہ بیان ہے کہ حجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اسرائیل علیہ السلام نے انہیں  
 موکل یہ حق ہے کہ اسے علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت اسماعیل علیہ  
 و علیہ السلام میں اور ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہو کہ کبھی اسرائیل میں سے  
 راجحان لاوتن اور وہ ان کے نمون اور شاہد ہے کہ وہ اسے علیہ السلام





یہ حسین بن علیؑ کی آمد آندھی اور راستہ میں آپ کو پیاس کی تکلیف ہوئی  
 ہے اور سیدنا صدیق علیہ السلام نے پیسے اکٹو ملائی ہے اور بندہ ہونے میں درس  
 میں وجہ ہجرت بیان فرمائی ہے کہ بسبب ارادہ شہادت اور اتفاق کفر و حکم ہجرت  
 کا حکم الحاکمین سے آکٹو آیا اور رسول ہونے میں اس ارادہ بد کی سزا کا بیان  
 ہے یعنی ہجرت سے برس روز کر کے قریش اس ارادہ بد کی سزا پانگی اور ملاک ہونے کو  
 اور ماری جانیکر یا نیچہ پورے برس روز کے بعد ہجرت سی اذن مال ہوا اور بیوی  
 جینے ہجرت رسول انقلین صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر ہوا اور اسپین مکہ واسلے  
 قریشی ماری گئے اور ملاک ہوئے اور قید ہوئی اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا اور  
 ومن اصدق من ابد قبیلا اور کیفیت اس غزوہ خطمی کی یہ ہے کہ قبل  
 ہجرت جان تارون نے صد مرتبہ جان تماری کو واسطے خدمت نبوی صلی  
 اللہ علیہ وسلم میں عمریں کیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ابھی قتال کا حکم  
 نہیں ہے یعنی ابھی تک وہ وقت نہیں آیا ہے کہ جس میں قتال مقدر کیا گیا ہے  
 اور ابھی انکی شہادت بھی حد سے زیادہ نہیں بڑھی اور یہ ہجرت سیرس روز  
 تک اجارت قتال نہ تھی برس روز کے بعد اذن قتال ہوا اور کیا کریمہ ....  
 اذن للذین قتالوں باہم نزلت نزل اجلال فرمایا اور اس آیت کے چند ہجرت  
 کے بعد جد جل جلالہ عم نوالہ عظم شایہ کے وعدہ پورا ہونے کی واسطے یہ کہ  
 قافلہ قریش، کہ ملک شام سے سوداگری کا مال و اسباب خرید کر ڈی ...  
 سید گئی تھی و ایس آتا تھا مسلمانوں کو خیر ہونی اور جب یہ قافلہ سوداگران  
 دشمن دین کا قریب بدر کے پونہ آیا آپ نے بقصد اس قافلہ کے مع عجات  
 قلیلہ مومنین کے مدینہ منورہ سے نہضت فرمائی اور تجنیر و سامان لشکر کے  
 نہیں کیا تمام لشکرین کل اہل تلوارین تھیں اور امیر قافلہ قریش سحان نہضت  
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور راکستہ ہو گیا اور راستہ سیر

کہ میں قریش کو اطلاع دی کہ اہل اسلام عمار اور اودہ رسکیتہ میں تم قافلہ حمایت  
 کی نظر سے نکلو مگر قافلہ سمجھ کر کہ ہو بیچ گیا اور مکہ والے بیٹے بڑھاسی اسے  
 نصران سے لکھا کہ اسی بدھون کی طرف دوری اور بدین آہوئے اور مسلمانوں  
 سے مقابلہ ہوا اللہ عزوجل نے باوجود ظلمت سامان مسلمین اور قوت شوکت  
 کفر و فجور کو مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی اور کفار سے شرم و ہار ماری کہ  
 اور ستر قبہ ہو گئے اور سب مال و اسباب لٹ گیا اور ذلیل و خوار ہو کر باقی ہمارے  
 اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا یہاں غزوہ احزاب شارت قتل ابوجہل زبور ۳۳ و ۳۴  
 ۳۳ انسان کو قدم خداوند نہایت رکھتا ہے اور اس کی راہ کو دوست رکھتا  
 ہے اگر وہ گرجا دے پر بڑا نہ رہے گا کیونکہ خداوند اسکا ہاتھ تھامتا ہے ۱۲  
 یہ شارت مع انبیاء کی خاتمہ کتاب میں انشا اللہ مذکور ہوگی اور اس ورس  
 میں انسان سے باعث وجود عالم قرۃ العین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو انسانوں میں سب سے افضل ہیں مراد ہیں اور گرجا نا اکیلا غزوہ احزاب میں  
 ہوا ایک آپ ایک جگہ گرجا ہی اور بظاہر صورت تکاشفی واسطے تصدیق نبوت حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی پس اس ورس میں اسی غزوہ کا ذکر ہے اور ایک  
 برابر پھر فتوحات حاصل ہوئیں اور کفار سے بدلہ لیا گیا اور صورت اس غزوہ  
 کی یہ ہوئی کہ غزوہ بدر میں جب قریش بہت ہلکا ہوئی اور ستر قبہ ہوئے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اختیار دیا کہ یا تو تم ان کفار کو  
 مار دو یا وہ مال لیکر چورہ دو مگر بصورت چورہ کرنے کی سال آئندہ میں اسی  
 تعداد کی موافق تم سب ہو گے مسلمانوں نے بظاہر صورت قبضہ  
 اختیار کو دیکھ کر چورہ کو اختیار کیا اور کہا کہ اگر سال آئندہ میں ہم شہید  
 ہو گئے تو جنت دار رضائیں پہنچیں گی پس موافق وعدہ الہی سال آئندہ میں  
 شہادت کا وقت سر ہوا اور کفار جڑے آئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ملکہ بلینہ کی تحریک کارلی بہ راسی ہوئی کہ یہ منورہ سے باغین جا جا چکی ہیں  
وہ حملہ اور میں تو انکو روکنا چاہتا ہے مگر تو عمر اور ماتجربہ کاروں کی اس میں جہاں میں  
پیدا ہوا وہ تو ان کے خیر و خیر کو نیک کیا اور جب شخصت علی الدین علیہ السلام نے یہاں لگا  
اور رہ سہری اور ارادہ شہر سے باہر لگا فرمایا اس وقت وہ ہونے ہی عرض لیا کہ ایسا  
حکم شہر میں ہی رہیں گے آپ نے فرمایا جب اللہ کا رسول مہتار لے کر پھر پھر  
حکم لے لے بین گھول گیا ہے بس آپ میدان میں نہ لطف لائے اور مقابلہ ہوا  
آپ نے یہاں صحابہ کو ایک گہائی بہار پرستیں کیا اور حکم دیا کہ انکو انقض ہم پر چڑھو  
نہ سبھی تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا پس جب لڑائی شروع ہوئی اور کفار یہاں گئے اور انکی  
آدمی ماری گئے تو ان گہائی والوں میں سے اکثروں نے خلاف حکم رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور فتح دیکھ کر وہ جگہ جو رومی ہر چیز انکی سردار نے  
منع کیا مگر کہا نہ مانا اور سبکدوش سے چلے اور طرف سے کفار نے حملہ کیا جو وہاں  
حبہ آدمی باقی تھی وہ شہید ہوئے اور مسلمانوں کے غضب میں اگر کافروں  
تکواریں مارنی شروع کیں اور وہ یہاں کی ہوئی ہی لوٹ پڑے اور وہ طرف  
سے مسلمان گھر گئے اور وہی سرد آدمی جیسا وعدہ تھا شہید ہوئے اور  
باوجود فتح کی ہر سبب وعدہ الہی اور خلاف اوامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے شکست ہو گئی اللہ کا رسول کی تہورمی سی نافرمانی کی اسی ہی سزا ہوئی  
اور انکی نیت بشارت ثلثین صحیحہ کہ جو کوئی انکی بات سیکے یا دیکھا یا دیکھا یا دیکھا  
میان عترت و احزاب بشارت باد صبا یہ زبورہ ہم خداور ہر بزرگ  
ہے اور لائق ہے کہ ہماری خدا کے شہر میں اسکی مقدس پہاڑ اور کے تاثیر  
بہت طرح سے کیجائے نہ ملندہی سے خوبصورت تمام زمین کی خوش  
صیہون سے اسکی اثر اطراف میں برسی بادشاہ کا شہر ہے ہر اساد کی  
محلہ میں مشہور ہے کہ خدا جاسے نبیہ سے کیونکہ دیکھ کہ بادشاہ ہم



پہلا آتا تھا اور یہودی بھی ہو چکی تھی شام سے جلاوطن ہو گیا بعد مدینہ الرسول اور  
 ان کے قریب جوارین اسی خیال سے اگر یہ تھے مگر بعد بخت اکثر بے نصیب رہے  
 جس طرح ایمان لایا اور اسی نار الدہ الوقدہ کو بھی خلاصہ یہ کہ یہ بات کہ مدینہ الرسول  
 محمد عربیؐ کی قریشی قیداری اسماعیلی البرہمی عالیہ السلام کا مہاجر و حامی بنا دیا  
 مشہور اور معروف تھی نزاروں امی اسی ورگے وہاں اگر رہے تھے  
 ورنہ ہم کہیں نہ کہیں کہ بادشاہ سجمانی اور ایک ساتھ بکری و بکر دیکھ کر فوراً  
 دنگہ ہوئے وہ گہری اور پہاگ گڑھ کیلکی نے انہیں وہاں پکڑا دیا  
 اچھا خیر وقت عورت کو ہوتا ہے وہیں پوری مہاسی جو پیرس کو تہا زون کو  
 آبرو دیتی تھی۔ ان تینوں دیونہ غزوہ انراب کا بیان ہے اور اس غزوہ میں  
 تمام قبائل عرب جمع ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے اور ان کا ارادہ تھا کہ  
 اسی مسلمان کو سالنم چھوڑ و لیکن جبکہ اللہ مددگار ہوا تو کون دیکھ کر  
 اللہ غزوہ جل نے ایک رات پوری مہاجرانی کہ جس سے انکو خبی اوکھ گئی آگ  
 ہو گئی گھوڑی چوٹ گئی آخر کار وہ خود ہی پہاگ گئی اور اللہ نے مسلمانوں کو غیب  
 سے یہ فتح عنایت فرمائی۔ من اصدق من اللہ قیلا ورس جیسا ہم نے سنا تھا  
 وایسا ہی لشکر دن کو خداوندگار شہرین انہی جزا کے شہر میں ہم نے دیکھا خدا  
 اب تک برقرار رکھنا۔ سبنا داود علیہ السلام بوجہ یقین کے قبل کو مانی  
 کو ناہتہ عجیب قرار دیتے ہیں اور مدینہ منورہ اللہ کر رسول کا شہر تو گویا کہ اللہ کا  
 ہی شہر ہے اور لکھنؤ کی نزدیک حرم مدینہ منورہ مثل حرم مکہ منظر کے ہی اور  
 اختتام بہتر ہے اور الشاء اللہ قیام قیامت تک برقرار رہے گا اور یہاں  
 وقوع اس غزوہ کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہے کہ یہ کو سب  
 نقص عہد کے حکم خالق الزوال جب جلاوطن فرمایا بعض انہیں جو خیر حاسی تھی اور  
 اور نہ تو یہ کہ منظر میں جا کر قریب سے ہی عہد شکنہ اس سال اہل اسلام پر کیا اور پیر

خطنان سحر کبی خبر کیا پس قریش بنی سہر اس سب در یکدیگر مہار شہر بنی ثعلبہ و سحر  
 جمیع تین ہزار کی مکہ فطیمہ و حل کر مرثیہ بنی وادی فاطمہ بنی اگر طہری اور زبان  
 قتال عرب مثل اسلام اور کتبہ اور قرہ اور خطنان سبہ ان تو آملی اور ان سہ ملکیت  
 سب جمیست و س ہزار کو بیوگی اور اہل اسلام مقابل ونگو کل تین ہزار تو پس جب یہ غیر انحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی آپ فرمایا مقدمہ میں چاہے شہرہ کیا سلمان فارسی  
 فرمایا منہی کہود کی گردن لکری دی اور یہی راہی مقبول ہوئی اور یہ خدمت سلع  
 بہار کی طرف حسیکا ذکر شہادت مصطفیٰ میں سب کہودی گئی اور آپ فرمایا  
 بنی نہات فینش آیات نمود اس خدمت کو کہود ایہ کہ بودی کوشش احمد شہم پانچ  
 ہی پستیدی چو اجدات صتم علیہ والہ و آلہ و صحابہ علیہم السلام نو کہودانی خدمت لکری  
 ویش نمود مو اور ایک وادی میں اتسی اور شکر نبوت سلع کی جانب تہا اور درین  
 شکر لکری اور لکری اسلام بہ خدمت ہو اور یکایک بنی خطیب یہودی بنی انیسری جو سید انور  
 اور اشقی النہار مدات بنوی میں تہا بنی قرظیہ کر یا سر یہو یا اور بنی قرظیہ اور دینا  
 اہل اسلام کہ اب تک صلح ہو انون فری او اندر زانی دیا اخریہ رجاہ و تدبیر در وازہ کہلا کر  
 اندر گیا اور ان سب نفیض عہد کر ایدیا حکم الہی جو انکی حق میں تہا وہ حرب الکاہن اسنہ  
 اذاجا القضا فان القضا یحیی البصار اذاجا القضا اور قریش تین تو سہ زیادہ ملک سلمان و کاج  
 کہ ہوئے پستہ ہو اور ان امام بن محاربات سلمان انون اور اہل کفر میں ست واقع ہوئی  
 اور سعد بن حاد کہ کہ گھل پر اسی غزوہ میں تیر لگا لکری سب مقبولیت الکی وعا  
 کہ فیصلہ بنی قرظیہ تک زندہ رہی اور یہ جان بجان آفرین تسلیم القصد کہ حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرما شکر کفر بردعا کرنی شروع کی اور یہی دعا قبول ہوئی اور وہ  
 کہیم فرما دیا کہ شکر کفر بردعا کیا او سہ انک شکر میں زلزلہ وادیا اور دین انکی  
 اولت دین اور یہ او کہ ہار ہار شک اور فرستے ہی خداوند کریم نے بھی انون فرما کر



خدا کو کشتن کرنا کسی سے کہنا کہ اگر وہ کو اور کسی کو قتل نہ کر و جب خاصہ چیز راستہ میں او کو ایک  
 ششہ ملا اسے کھا کھا خدا سے جو کہ یہ کہو کہ قتل کرو چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور خدا کو  
 قتل کرنا شروع کیا اور حضرت کو خبر ہوئی تو انکے سر تو می قتل کر چکی اور پھر جب خبر ہوئی  
 تو ابو جہل کو کشتن کیا اور کہہ تمہاری سیری حکم کا کیوں خلاف کیا انہوں نے عرض کیا کہ تم  
 قتل کا حکم ہو چکا اور انکی رسول نے بھی یہی حکم ہو چکا ہوا ہے اب فی خاصہ یہ کہہ کر چلا گیا  
 حکم فرما کہ جو حکم الہی تمہارے پیش آپ نے فرمایا صدق اللہ وصدق رسولہ احدی دن میں فریاد کیا تھا  
 کہ اگر قریش پر جرحی علیہ ہو گا تو ستر آدمی انہیں سے قتل کروں گا اور اللہ پاک نے بھیجے اور دست  
 فرمایا لیکن آج میری رات کو یوں کر دیا اور جنتوں علیہ السلام کہ صحیفہ میں صحت قتال  
 کو حرم محرم میں خاصہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم ہوا رہا تو ستر آدمی  
 مور یہ باب ۳ ورس ۱۲ تو یہ تو قوم کو رہائی دینے کے لئے ہوا انہیں مسوح کو رہائی دینے کے  
 لئے نکل چلا تو بنیاد کو گردن تک تنکا کر کے شریکے کہہ کر سر کو کھیلنے لگا اسے بنیاد  
 کہہ کر شریف ہوا اسلحہ اسکا کہہ کر شریف سے مینہ ہوا اور ترجمہ اس کا بنیاد ہوا اور گردن  
 تک نہ کرنا حالت قتال کی طرف بیمار ہو چکا کہ باوجود فتح غزوہ کہ یہ خاصہ نبرد اور اللہ ہجرت  
 کر سائیں قتل ہو چکی اور انکی مال اور جانیں محفوظ رہیں اسلحہ پر فائدہ نہ کر سکی اور اللہ  
 و علمہ اتم و احکم اور صورت اس فتح الہی کی یہ ہوئی کہ چہرے حال چہرے میں صلح قریش سے  
 ہو گئی تھی اور بشرط صلح سے ایک یہ شہر ہی تھی کہ کوئی طرفین میں خلیفہ نہ ہو اور ہم  
 عہد و کسے سے متعین ہوا اور لڑائی اور مخالفت نکلی اور ہر ایک قبیلہ کو اختیار  
 ہوا کہ چاہے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آئی یا بعد قریش میں داخل ہو پس  
 فی ہلہ اس شرط کو موافق عہد قریش میں آگے اور قبیلہ خزاع عہد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا اور ان دونوں قبیلوں میں نزاع و مزاحمت  
 حالت چلا آتا تھا مگر بسبب اقامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 سبب یہ بول گئے تھے اب یہ مسلم الطہنان حیدری حاصل کر کے یہ حالت اصلی



اور بزاج قدیم کے درپے ہوئی اسی آئینہ میں ایک روز ایک شخص نبی بکر کو کلمات  
 نبی ادبی شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا تھا ایک خزانہ دہان کر رہا تھا اس سے منع کیا  
 باز نہ آیا آخر اس خزانے کی غصہ ہو کر دس کو مارا اور سر اور مونہ اور کان بھی کر دیا پس اس شخص  
 نے استغاثہ نبی بکر سے کیا پس ایک قوم نبی بکر سے مشہور بنے لفظا لفظی خزانہ کر لے کر مستند ہوئے  
 اور نبی مدیج سے استدعا دیا وہی انہوں نے انکار کیا پس قریش کی طرف رجوع لایا اور انہوں  
 استنانت جاسی پس ایک جماعت نبی قریش سے اپنی صورت ملی کر اور اپنی مونہوں پر لفظا  
 والکری بکر کر ساتھ ہند کر خزانہ پر چون مارا اور باز ایک خوب گرم ہوا یہاں تک کہ خبا  
 کر کر کہ حریم بن لکھ بنو خزاعہ نے فریاد کی اور نوفل بن معاویہ سے کہہ کر دے کہ تم بکر تھا کھڑا  
 دڑا کرے حریم کو نگاہ کر کہ نوفل بن معاویہ نے کہا یہ بات بہت بڑی ہے جو اور میں جانتا ہوں  
 لیکن فرصت عمل کر لیا کہ پھرین رکشا ہزن اور کہتی ہیں کہ خزانہ سے پس آدمی اس لائی  
 میں مار لکھ اور گمان قریش یہ تھا کہ کسی آدمی نے ہمیں ہمیں پہچانا اور یہ قہر پوشیدہ  
 رہا گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شبے ہی سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت نماز  
 ام المؤمنین سے اپنی ذکر کیا کہ قریش نے لقمہ عبد کیا اور یہ محمد بن سلمہ خزانے ساتھ جائیں  
 مرد کے اہل مکہ سے خزانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور یہ قہر بیان کیا  
 اور طلب مدد کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار کھینچے لے کر اور فرمایا کہ اعتبار  
 مدد نہ کر دن اس شے میں کہ اپنی نفس کی مدد کرنا ہوں تو میں مدد نہ کیا جاؤں  
 اور فرمایا یہ اسے مجھ خبر دینا کہ نصرت نبی کعب کی اور یہ قوم خزانہ سے ہے اور فرمایا  
 کہ تم اپنی وطن کو لوٹ جاؤ اور غم نہ کھاؤ کہ زمانہ نصرت اور فتح قریب آیا ہے یہ  
 مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند نہ جانان غامد چشتین نیز ہم نخواہد ماند یہ وہ کہ گچلا آئی پس  
 انی اصحاب سے فرمایا کہ حجی نظر آتا ہے کہ البوسجیان تجدید عہد اور زیاد شہادت صلح اور  
 عہد کی لکھ آیا ہے اور حجاب و حاصر لوٹ گیا ہے اور دایت سے کہ قریش نے اپنی فوج

پشیمان ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ابوسفیان کو بھیجا تا عذر کرے  
 اور کہی کہ یہ کام میری مشورہ و نہی میں ہوا اور میرا نہ فرعون عقیل صلح قائم اور مضبوط کرے  
 اور کینہت صلح میں بھی زیادہ کرے پس ابوسفیان مدینہ میں آیا اور پہلی بات لڑکر اس جلسہ  
 امم المؤمنین کو لگایا اور قرآن نبوی پر پڑھ لگا انہوں نے نبی یوں ہی سنجیدہ سہر  
 ایدہ کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اور چند شجرہ درختہ میں گفتگو کی کہ جواب  
 بطلان میں آیا یہ جو کہ صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہ ان سے بھی کہ جواب بطلان  
 سچہ فارقت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا یہاں پہنچا سو انہا امید کی کہ غلام پرست  
 فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا اور کہا تمہاری بہن زینب ابوالدنا جس کو  
 امان دیا تھا اور حضرت زینب کا تہا آپ نے فرمایا صحیح اس میں کہ بد اخلاقت نہیں  
 آخر ماروں است علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہ ان سے سوای  
 قرعہ اس کوچہ ہاتھ نہ آیا آخر الابی نعل مراد کہ کو لوٹ آیا اور وہ لوٹنے ابوسفیان کی آپ نے  
 باری منفرج تیرا اور حکم تیری صحابہ کرام کو دیا اور پڑت پید صحابہ کو معلوم ہوا کہ  
 سب کا ارادہ ہی سوای چند خواص کا اور ہی اسکی تبادیا اور پھر صحابہ کرام کو ان قبائل کے  
 جو مسلمان ہوئے تھے وہ سب حکم تیری سچہ بجا اور حاطب ابن ابی بلتعز  
 اہل مکہ خط لکھا وہ خط ہی رد و خاخ سے کہ معلوم کرنے بوجہ النبی علی رضی اللہ  
 اور نبی اور مقدم رضی اللہ عنہ سے سگو الیا اور دوسری تاریخ رمضان شریف علی  
 ابی ایوب انیسویں کو مدینہ منورہ سے قبضہ قریش نہضت قرانی اور مدینہ سے  
 باہر آکر لشکر کسات نوجوان ہاجرین جن میں تین سو تیرے شمار میں آتی اور چار ہزار  
 انصاریہ مسلم عربی اور عجمی باندہ سوار تھے اور اور قبائل سے اسطرح چار چار ہوا  
 یا سو ہزار ہزار تھے کل سوار پیاوہ دس ہزار نوجوان ہو گئے سو آگے جو چہ رستہ میں  
 آکر شریک مدینہ النبی اور بطی حلی الطہران میں حجاب فاطمہ و ابی ہریرہ

ملکہ مخلصہ سے دین بارہ کہیں ایک حکمہ پر اور اب بھی مدنیہ منورہ جاتی ہوئی پہلی منزل ہی پہنچ  
 ہوئی البتہ یہاں سے عباس غم رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی طرف اس تلاش میں اپنی خبر سوار  
 ہو کر دور کر کوئی فرش اگر ملجائی تو خبر کر دین تاکہ ایسا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اگر سرقریش پر پہنچے تو یہاں تک ہوں اتفاق و ابوسفیان ملے گا ملاقات ہوئی اس قصہ  
 سے خبردار کیا اور اپنے ساتھ لاکر مسلمان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابوسفیان  
 کو گھیر میں داخل ہو یا تمہارا والدی یا گھر میں بیٹھ رہو اور دروازہ بند کر لی یا مسجد انعام میں  
 داخل ہو وہ امان میں ہو اور ابوسفیان فرمایا میں خبر کر دی ملک قریش فرغانا اور انکار کیا اور  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر دیا کیا اور حکم کیا کسی فرش تو ملے نا البتہ اگر کوئی متغیر  
 کر تو تو خبر میری ملے گا اور خالد کو بھی یہی حکم دیا اور انکی ساتھ لشکر کثرت تھا اور اسفل مکہ میں  
 قریب عمارت مکہ کو حکم دیا کہ تم اپنا نشان وہاں نصب کرنا لیا میں جب کہ رضی اللہ عنہ فرمایا  
 کا ارادہ کیا قریش مانع ہوئی آخر کار نوبت جنگ پہنچی اور سخت لڑائی ہوئی اور لڑنے لڑتے  
 کعبہ شریف کے قریب تک پہنچ گئے اور ہمارے قریش میں مارے گئے اور دواہل اسلام شہید ہوئے  
 اب کو جب یہ خبر پہنچی فرمایا بیٹھے لو انی سو خالد کو منع کیا تھا عرض کیا گیا کہ قریش مانع ہو تو  
 اس سے ایک اتفاق جنگ ہوا فرمایا قتار اللہ فیہ لہ اسکا ایک شخص نے خالد کو بیان کیا اور فرمایا صلح  
 السیف یعنی تلوار اللہ علیہ رکھ کر اور انہیں قتل نہ کر دے گیا اور فرمایا صلح فیہم السیف یعنی تلوار  
 اور انہیں قتل کر اور خالد کو شرفی قتل کر لیں یہ خبر انکو پہنچی خالد نے ابوسفیان کو عرض کیا میری  
 گردن میں شمشیر کو ایسی میرے بائیں ہاتھ استو مجھے اگر کہا صلح فیہم السیف اب اس شخص کو بلا کر پوچھا کہ  
 میں نے تجھ کو کہا تھا اور تو نے کیا کیا عرض کیا کہ میں جب انکی حالت سے علیحدہ ہوا ایک شخص مجھے ملا کہ  
 حکم آئے تو لڑنا تھا اور اسکا ایک جبر تھا اسنے مجھے کہا کہ صلح فیہم السیف خالد نے حاکم کہا کہ اگر تم کو  
 تجھ یا والدین اس میں سے حاکم کہا لیں تو فرمایا صلح فیہم السیف صلح فیہم السیف لہا کہ اگر وہیں سے پیچھے  
 تو شرفی اللہ فیہم لہا کہ اگر وہیں سے پیچھے نہ کرے گا کہ صلح فیہم السیف خالد نے عرض کیا کہ آج اب رسول کی بات پوری کر دی

[illegible]

منہ منعت نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سے ننگ جو کہ اترتی ہر رانی ہوئی اور حکم انحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر راضی ہوتے اور راضی ہدین کا ان پوچھ میں قبول کی پس اگر حکم سے مشکین مرد کی ہادی  
 کیا ہے اور عبد اللہ بن سلام نے جو حکم سے عورت اور اطفال اور اولاد و تیارانہ کر حج کہ کہ یہ ہیں کہ بندہ رہے  
 شہداء تیرے ہونڈہ اور وہ میرے ہونڈہ اور ان سے پس قید میں موجود ہیں بال در وقت بشمار تیرا و سیون کہ قسم میں  
 ہتی غرض کیا کہ جسوی قتیقاع میں ہم قسم لیں کہ اگر یہ جو حق فرمائی انکی تفسیر خلاف فرمائی الیسی ہی انکی تفسیر  
 ابھی جو نقص غنڈہ ہوتی ہوتی فرمائی آپ نے کچھ جوائے فرمایا یا تو کیا لیا اور میں مجا ذکر باس ایک شخص بھیجا اور وہ  
 بسبب یہ حکم ختم ایک دراز گوش پر سوار کر کے لائیں لائی جو وقت نواحی بنی و زلیہ میں پڑی  
 اوسے اونکی پاس گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریبہ کے حق میں حکم تیار کرنا کہ  
 موقوف رکھا ہے اور وہ تیار ہوئے قسم میں اور وہ ہر طرف سے ہونڈہ بہرہ کر تیار ہی طرف  
 رہے لائی میں دیکھو عبد اللہ بن ابی اسحق قسم میں قتیقاع کی خلاصی میں کسی سخی کی  
 اور انکو آخر سچائی لیا اب تم ہی یہ امید ہے کہ تم ہی اس قسم حقیقت و رحمت انکی حال میں دلو  
 رکھو تاکہ بلیہ قتل سے خلاص بنادین اور یہی سچ بہت کچھ کہتے رہے کہ سعد بن عاصی کہتے رہے  
 جب الحاح الحاکم سے گزرا کہا ملاحت کہ میرا راہ خدا میں اس تک نہیں پہنچ سکتے ہیں  
 میں اوسے نا امید ہوئی اور جانا کہ اونکی قتل کا حکم کر لیا اللہ تعالیٰ نے خدمت نبوی صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اوہیوں نے بار و نا اس کی بھی یہی وہی الفاظ و حکایت غائر  
 راجح کہ سعد بنی کہا میثاق خداوند تعالیٰ اس پر ہے کہ جو کچھ میں کہوں سب اس پر راضی ہوں  
 اوہیوں نے کہا کہ ان حکم راضی ہیں اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ان حکم  
 وہ جو تم کرو میں سعد نے کہا میں کیا حکم کروں حکم یہ ہے کہ انکو مرد قتل کر جائیں اور  
 عورت اور اطفال انکو سے بنائی جائیں اور مال و اسباب انکا مسلمانوں میں تقسیم  
 ہو آپ نے فرمایا اسی سہ تو فی وہ حکم کیا کہ خداوند تعالیٰ نے سات آسمانوں کو اور پھر  
 حکم کیا ہے اور ایک روایت میں حکم کیا کہ فرمایا بادشاہ یا حکم فرماتے بعد از ان حکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم ﷺ کی مشکین ہندو کہ بدینہ منورہ میں لانا اور قید کیا اور اس کی بیعت  
 اور یہ کہ بدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی بیعت کی گئی اور علی اور یحییٰ ابیہ عنہما کا منہ بھی  
 انکی گردن اور انکی اور منہ میں خون کی رو بہنی لگی اس پر شام کہ علی اور ابیہ رضی اللہ  
 عنہما نبی کریم ﷺ کو قتل کیا اور جو باقی رہا انکو رشتہ میں قتل کیا اور عبد اللہ بن قحطیب  
 اللہ سے غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت غزوہ بدر شرح و سرمایہ مذکورہ مشروحاً  
 معرض و پس یہ امر مسلم کہ یہ باب بشارت احمدی ہے اور ثبوت قیامت صلی اللہ  
 علیہ وسلم اس نبی کا بیان گذر گیا اور یہ مسلم اس معنی لکھی لایہ یہ حال زمانہ احمدی ہے  
 اور کسی غزوہ احمدی کا بیان ہر اور بدیکہ غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم معلوم  
 کہ یہ بیان اسی غزوہ کا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ پیسوں و دین میں ہر کون پر تہار و در بیان  
 جو اس نیکان رہی کون جی لگا دی اور آئندہ میں ہر ہر غلطی تہذیب اس امر  
 بیان کر دین کی لگی کسی عظیم الشان کا بیان ہے کہ جو یہود و اس زمانہ میں واقع ہو گا اور  
 نو کہ کس از یقوت کو جو الیہ کہ غنیمت ہو دین اور اسل کو کہ کثیر و کما ہاتھ ہن پر یقوت  
 سو نبی یقوت اور اسل نبی اسل و دین اور کثیر وہ لوگ جبکہ لوٹ یعنی غنیمت حاصل  
 ہو اور وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نکلتا اس نکتہ سے جو نبیان اس امر کو کہ لوٹ  
 سلا و لو کہ حال پر انی بات و یقوت معلوم کی کہ غزوہ بدر ہو گا واللہ اعلم بالصواب و احکم  
 بہ نبی معلوم کیا کہ یہ حکم نبی قتل مردان و بچوں و اطفال خواص زمانہ نبوی صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہے اور یہ کہ حکم نکر یا تو کیا کرنا اور یہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کا کہ نبی وہ حکم کیا کہ اسل حکم کیا ہے باعتبار ضعف و کتابت و انزال اللہ ربہ نبی صحیح اور  
 سچا ہے اور اسوجہ کو نبی غرض انکی جہاز وطن کی دونوں طرف زمینان غزوہ قبول  
 نبوی اسل کہ یہ فقرہ اس امر کو بیان کرے کہ خود نبی اسل مسیح تمام مردوں اور  
 اور عورتوں اور بچوں کی غنیمت والوں کر ہاتھ میں رہی اب چاہے وہ قتل کریں اور

چاہیں علام بنادین اور چاہیں کسی کو یہ ردین اور آزاد کردین اور اس صورت میں مسئلہ  
 اسل کے کمان ہاتھ میں پرتی بنایا گیا مال ہاتھ میں پرتا اور کوئی اور ایسا عجز و بی اسل نہ  
 نبوی نہیں ہوا اور غزوہ بنی نضیر میں یہ ہوا کہ ہاتھ میں آخری تھا قیل کیا خداوند نے نہیں  
 جس کے مخالف ہوئی انہوں نے گناہ کیا اور انہوں نے یہ چاہا کہ اوسکی ہاسون پر چلین عش عش  
 یہ سب کفر اور نقص عہد کی وجہ سے ہوگی اگر کاش عادل جیسار میں بھی کعب کا گناہان کٹر  
 اور ایمان پر اثر توجی جاتی اور قولہ خداوند اس امر کو بیان کرتی ہو کہ یہ حکم جبریل ابن لیکر  
 اتی میں اور انہوں نے کو انہیں دخل نہیں اور عیب خداوند کہ یہ فرات کی داوین رالام اور  
 نسر شتر بھی اس غزوہ میں موجود اور حاضرین قولہ اور وی اوسکی شریعت کشتوا انہیں  
 نبوی شریعت شریعت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم قولہ اسلہ او شتر قہر کا شامہ اور خشک  
 غضب اس پر والا بغیر مرد و نکو قتل کرایا اور خند تون میں لایا خون نہاد یا اور او کو جو چم  
 رسبہ و شتر شل میں قتل کرایا اور ملو اسد اسد ملقت ہارون کا اکی گردنوں پر جلوای  
 او کو لکچون اور عورتوں کو بوندی و علام نہاد یا اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کرایا قولہ  
 سو اوس پر گردا گردا لگی وہ اس سے جل جاتا پنر خاطر میں لانا ہاتھ بیان غزوہ بنی نضیر  
 کا ہر اور ماضی کو مضی حال تغیر کیا ہر اور معنی یہ ہیں کہ یہودی بنی نضیر فی انقض عہد کیا  
 تھا اور او کو سنہ ای یہ دیکھی تھی کہ گردا گردا لگا لگا اوی تھی اور لگی چورین ہمار بھی ہائی  
 عہد اسد ابن سلام سے کوئی تھی اور وہ جبار و وطن کے گھر گھر مکتبہ خیال نکلیا اور نہ بھی  
 نقض عہد کیا اور سچی بن خطبہ ہو دی بنی نضیر کو جو سخت دشمن ہمار و حبیب کیا بلکہ  
 ہمار ای دشمن تھا تمہیں ہمارا اور یہ خیال نکلیا اسلہ تمہیں اور سزا زیادہ دیکھی پس اب ان پر  
 میں دونوں غزوہ کا بیان کیے اور نقص عہد بنی قرظہ کا قویان ہو گیا نقص عہد  
 بنی نضیر اور اس غزوہ کا ذکر ہر مناسب معلوم ہے پس واضح ہو کہ بنی نضیر بھی ایک  
 قبیلہ عظیم یہودی تھا اور قریب مدینہ منورہ ایک مدت دراز سے پاسد ہجرت خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم نے منورہ میں ارسے پر لیجے جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت  
 فرما کر مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہو کر پہچان کر لے کر حضرت نفیس سے ایمان نہ لای اور در پہ  
 عداوت ہوئی مگر انبیا صلح کی ایک فرات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا صحابین میں جو چند  
 صاحبین و انصار کے رونق افروز ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تقرب ضیافت آئیکو اور آپکی ہرگز  
 نہیر الیہ آپ اور آپکی ہمراہی ایک دیوار کے سیم کے سیم کی بل خطیب ہوئی جو اور ہوسکی  
 تھا اور آخر الامری عداوت کی وجہ سے وہ قضا فی جبار وطن پہونی دیا اور زنی قتل  
 کر سارہ اسکا شکار کیا اور خوکا کہ ایسی نصیر تھیں بہر کچھ ایسی تنہائی ابوالقاسم غسانی  
 تمہیں کوئی ایسا نہیں جو جیت پر چڑھ کر ایک پراسا پتر لیکر اور پیر سے سر مبارک پر بار  
 لفتت اللہ علیہ حجابش فی کہا میں اس کا نام کو پورا کر دوں گا ان کا نام نہ ہر چند منع کیا اور کہا تمہارا کام  
 پورا ہو گا اور انہو آسمان جہنم کے اور باریت نفیس کے ہر گاہ ایک شمشیر + اذا جاء القضاء ضائق القضاء  
 یحیی الان بار اذا جاء القضاء اور یہ مرد و عمر دین حجابش جیت پر چڑھ کر چاہتا تھا کہ  
 اپنا کام کرے جبریل امین نے اگر خبر دی آپ ایسی طور پر گویا کہ کوئی قضای حجابش  
 کو جانی اور آپکی صحابہ سے ہو رہی ہے دیکھتے آتی میں دیر دیکھی ادھک کہ آپ سے راہز  
 آئی آپ نے یہ ماجرا بیان کیا اور بعض مغیر نے کہا ہی کہ ایہ کہ میرا ایسا الذین انعموا  
 اذکر ان نعمت اللہ علیکم اذ اقم قوم ان یتبسطوا الیکم ایدیم فکف ایدیم  
 فکفکم والقوا اللہ و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون اسی مقدمہ میں اسکا بیان ہے حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے محمد بن سلمہ کو بنی نفیس میں بھیجا کہ تم مجاری دین  
 سے نکل جاؤ کہ تمہی عبد بنی کی دس روز کی تمہیں مہلت ہو اور چوہوں روز  
 کے بعد یہاں رہیگا وہ گردن مارا جائیگا اس پر ہود کا ارادہ جلا وطنی ہوا چکل سر  
 ایسی اونٹ اور ہونے میں منگوا لئے اور گزشتہ کہ یہ کئی تاکہ جلا وطن ہو جائیں ناگا  
 عبد اللہ ابن ابی فی ایک شخص کو بھیجی باس بھیجا کہ تم اپنے وطن کو نہ چھوڑو اور ضرور بحال



بنی قلمون میں رہوین دو ہزار آدمیوں سے تہاری مدد کی کہ انہوں اور یہودی قریش  
 اور بنی غطفان تہاری ہم قسم تھی تہاری مددگار ہو گئی پس یہود قول اس منافق سی مفرور  
 ہو گئی اور جو اس میں خدمت کجی میں کہلا بھیجا کہ ہم وطن نہیں چھوڑ سکتی جو باہر ہو  
 تم کرو پس جب یہ خبر آئی خدمت میں پہنچی آپ فی بلند آواز سے تکبیر لگی اور انکی صحابہ  
 کی بھی آپکی موافقت سے تکبیر لگی اور بشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہاری حساب  
 خزا مشغول ہوئی پس ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کیا اور علی بن ابیطالب رضی  
 اللہ عنہ کو نشان بردار کیا اور مدینہ منورہ سے نہضت فرما کر قریب منابلی بنی نضیر  
 کی نماز غصہ والی اور یہودی بنی نضیر مدینہ منورہ کی پاس ہی رہتے تھے پس یہودی سیاح اسلام  
 دیکھ کر دروازی قلمون کی بند کر گئے اور تیر اور پندرہ سے لڑنا شروع کیا اور غارتناک مقابلہ  
 کئی رہی اور بعد نماز عشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مدینہ منورہ میں  
 تشریف لائے اور تمام صحابہ کرام صحابہ میں نماز صبح تک مشغول رہے اور آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم پندرہ روز تک انکا صحابہ کو رہے اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کی فریاد رہی  
 لڑکی نہ کر سکی پس آپ فی ابولیلہ غازی اور عبد اللہ ابن اسلام کو حکم دیا کہ کجور بنی نضیر  
 کی کاٹ ڈالیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جلا دین پس ابولیلہ عجمہ انوع کجور  
 کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی نضیر پر انکا کاٹنا زیادہ گرانہی اور عبد اللہ ابن اسلام  
 اور انوع کجور کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے معلوم ہے کہ عنقریب تمہارے یہود انکا  
 سلیم ہونگی پس عجمہ انوع کو اہل اسلام کے لیے چھوڑا ہوں اور بخاری اور مسلم  
 میں ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل بنی نضیر کو اک  
 لگوادی سے تہ اور اسی میں سے شمشیر جو حسان بن ثابتؓ جہان علی اسراۃ بنی لوی  
 حریت بالبویڑہ مستطیر اور بویڑہ وسیحیہ کا نام ہے جہان نخل بنی نضیر تھی قصہ حق تھا  
 فی انکی قلوب میں رعب ڈالا اور انہوں نے عرض کیا کہ تم تہاری شہر سے نکل جاتی ہو

اب فی فرائد الیٰ تماری عرض قبول نہیں مگر باین طور کہ تمام شہار بہان چہرہ و اور  
 جو مال تمہاری اونٹ اونٹا سکیں وہ لیا و اور باقی میں چہرہ و پس ضرورت و خاطر  
 راضی ہوئی اور اپنی مکانوں کو خراب کرنی لگی اور آریہ گرمیہ جو الفدیٰ اخرج الذین  
 کفر و اس من اهل الکتاب من یاربہم لاول الحشر باظفہم ان یخروا و ظنوا انہم باظفہم حصونہم  
 من اللہ فانتہم اللہ من حیث لم یحییہم و او قذف فی قلوبہم المرعبین و ان  
 بیوتہم بادیہہم و ایدى المؤمنین فاعتبروا یا اولی الابصار و لولا ان کتب اللہ  
 علیہم الحدیث لغدہم فی الدنیا و لغدہم فی الآخرة عذاب النار اسی باب میں نازل ہے چہرہ  
 او ٹھون پیماسیاب لاد کہ مدینہ منورہ سے نکل کر بعض شاہ کی طرقت اور بعض خیر اور  
 نواحی خیر طرقت نکل گئے اور باقی اموال و سیالہ باغ و مینقولات اور غیر متقلات بغیر لڑنے  
 اور قتال کے ملک مسلمانوں کے ہوئی اور اکثر ہاجرین پر پھزار انصار عیسیٰ  
 اور ترجمہ اس ایہ کہ یہ پرتشاہ عبدالقادر صاحب مہرنے لکھا ہے جب یہ قوم  
 ملک شام کو نصاریٰ کی غلبہ میں بہا گئی تھی تو انکی بیرون نے کہا تھا تمہیں یہاں  
 سے ویران ہو کر رہ جانا ہو گا شام میں مدینہ سے اوچر کہ خیر میں رہے یہ وہاں سے  
 اوچر کہ شام کو گئی تھی بیان اس غزوہ کا ہر اور شاید مکتوبہ صحیح پیشین ہو یعنی  
 اس آیت میں کہ وہو اور غنیہ شاہ صاحب نور الدین مرقدہ بھی اس اشارہ کا موجد ہے  
 بیان غزوہ خیر بشارت سیلانیہ کنیڈیش باب ۴۹۹ میں یہوداہ سے ریا  
 کا عصا جدا گانہ ہو گا اور یہ حاکم و کیا نون کی درمیان سے جاتا رہے گا جب تک  
 کہ سیلانہ آوی اور قومین کو سکے پاس اکٹھی ہونگی وہ اپنا گدھا انگور سے درخت  
 سر بان اپنی گدی کا سیچ خاصہ انگور کی درخت سے باندھے گا اپنا لباس می میں  
 اور اپنی اونٹ کا اب انگور میں دھو دیگا نہ اسو کی انگور میں سے لال ہونگی

اور اس کے دانت دودھ سے سفید ہو گئی تھیں نبوت زمانہ بعثت نبوی صلی  
 اللہ علیہ وسلم میں بیان اس شہادت کا گذر کیا اور وہ نبی ہے کہ سید الشہب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسلی کہ ترجمہ اس کا جو حق شہادت الہی بعض ترجموں میں  
 کیا ہے آئیکہ اوصاف سی ہی اور عصای ریاست اور نیز ریاست یہودی کی زمانہ میں  
 ہی خاص کیا اس روز کہ آپ فی خیمہ مرتفع پائی اور آپ وہاں تشریف لائی جدی  
 ہو گئی اسلئے آپ کی زمانہ سے پہلی عربین آزاد رہتے تھے اور حضور اور قلمون میں  
 چین کرتی تھی اور اپنی حکومت کرتی تھی اور قبل فتح خیبر پہلے خیبر میں حکومت کرتی  
 تھی ساتھ کہ بعض نبی نصیری جلا وطن ہو کر خیبر میں ہی آئی تھی مگر بعد تشریف  
 آوری آپ کی خیبر پر اور فتح خیبر پہلے کہیں حکومت یہوداہ تھی اور عصای ریاست یہوداہ  
 سے چین لیا گیا اور باعتبار تشریع ہی یہود سے خلافت موقوف ہوئی یعنی خلیفہ  
 ہونا یہود سے اگرچہ مسلمان ہی کیونکہ نہ ہونا جائز ہوا اور قریش میں خلافت آگئی مگر  
 یہ کہ خلافت نبوت خلافت ملکی و سلطنت امتداد کے صورت سے یہوداہ سے آپ کی زمانہ  
 بعثت میں چین گئی اور ریاست کا عصای اول سے لیا گیا اور وہ قریش کو دیا  
 گیا اور واسطے بیان ہر دو حکومت و خلافت کی اس امر کو دو فقرہ درمیان  
 بیان کیا اور پہلی فقرہ میں خلافت حقہ اور دوسری سے حکومت مراد رکھی نہ اسلام  
 میں یہو یا عیسیٰ علیہ السلام میں قولہ اور قومین اسلی پاس اکھٹی ہو گئی تھیں یعنی آپ کی بعثت عام  
 اقوام کو ہو گئی تھی اسماعیل اور انبی اسرائیل کے ساتھ کہ خاص نہ ہو گئی قولہ وہ انیا لکھا  
 لکھ کر کہ ذبح سے الخ شہادت النبوت میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 جب خیبر کو فتح کیا ایک حمار سیاہ وہاں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ  
 اس سے غلام کیا آپ نے اس سے فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا نیز بدین مثالب اللہ عز وجل  
 فرمائی دادی کہ تھی سو ساتھ حمار سیاہ لکھ نہیں کہ انیس سو سوای نبی کی سوار نہیں

نہیں ہوا ہے اور حیا کو امید ہے کہ آپ صبر اور صبر و عافیت اور صبر و عافیت کی نسل سے  
 سواری صبر و عافیت نہیں رہا اور انبیاء سے سواری ایک باقی نہیں رہا اور آپ کی ایک  
 نام نہاد ہو کر کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سواری تھی اور جب آپ اس پر  
 اور سرکار آپ کو جسی بلا ناموتا اوسے پہنچتی ہیں لیکن ان کے دروازے پر سرکار تھیں  
 وہ شخص جب باہر آتا ہے تو اشارہ کرنا اور وہ شخص سوجہ کر خدیجہ بنت نوحی سے حاضر  
 ہوتا اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غم سے ایک نمونہ  
 میں کر کے رکھا اور وہ کنواں اوسکی قبر میں ہے یہ بیان اوسکی حمار کا ہے اور شراب  
 اس فتح خیبر میں گرا دئی گئی ہے اور آپ کے زمانہ میں شراب حرام ہو گئی  
 اور گوشت حمار اہل ہی فتح خیبر میں ہی حرام ہوا پس گدے کا  
 درخت انکو روکے باندھا شاید کہ نہایت حرمت شراب سے ہو قولہ وہ  
 اپنی پوشاک ہی میں اور اپنا لباس آب انکو میں دھو دیکھا یعنی آب  
 غرق نشہ شراب محبت الہی ہونگے حاصل ہے اگرچہ یہ شراب آپ کے  
 زمانہ میں حرام ہو جائی مگر شراب محبت الہی میں ہمیشہ غرق رہیں گے اور اسکو  
 آپ کی زمانہ میں ترقی ہوگی قولہ اسکی انکھیں ہی سے لال اور اسکے دانت  
 دودھ سے سفید ہونگے اکی انکھیں سرخ تھیں اور دندان مبارک دودھ کا مانند  
 ستبے چنانچہ حلیہ میں بیان ہو چکا ہے اور یہ فتح خیبر حضرت علی شیر  
 خدا طعنے بہارون رضی اللہ عنہ کے نام زد ہے کہ اخیر ظلمہ خیبر اکی  
 تا فتح وجود ہون فضل لال ساریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاں اور اس فضل میں  
 فرما ہوا ہے کہ خاتم الانبیاء علیہ السلام مہجرات ایک میل سے نقل ہو کر بن ہجرت و اول  
 ارباب ہاں سے ہاں پہلا ارباب صافیل کا قصہ ہے اور قبیلوں زمانہ میں ہوا ہے کہ آپ اس  
 عالم میں شریف ترین حل انہر الدردہ ماجد و منہ سے طلوع ہو کہ تمام عالم کو نور فرما دے

لیجئے جس زمانہ میں کہ آپ سادرتیم صدق شکم بی آمنہ بین پرورش پایا تھا یہ  
 قصہ ہوا اور ان لوگوں کا ارادہ یہی تھا کہ خانہ کعبہ کو منہ نہ کر میں اور بی انتہا لشکر لیکر  
 وہ لوگ یوں جس جب و حرم کی قریب پہنچی خداوند کریم کے غضب سے سب سب جانور  
 بھی اور ان کی بیویاں اور منقاروں میں کنگریاں تھیں پس وہ تمام لشکر مجھیل ہوئی  
 وہ سب کنگریوں کا پرسانا شروع کیا اور سب جانور کی پاس تین تین کنگریاں  
 تھیں جس کی بہ کنگری گئی تھی پار ہو جاتی ہے اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا تھا غرض کہ اس طرح  
 وہ تمام لشکر ہلاک ہو گیا اور گو نہ نہ تھیں غیبی خانہ کعبہ کے لئے تھی مگر محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم محبوب کعبہ شریف کو فوت کر بھی دلیل الہیہ اگر ختیہ کعبہ شریف کو تسلیم  
 کرو اور فقط اس خرافت عادت کو تادم کعبہ اللہ پر ہی منحصر رکھو پ بھی ہمارا مصلوب  
 خود نہیں ہوتا اور وہ حقیقت رسالہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ختیہ خانہ  
 کعبہ و قرآن شریف میں ہر حال میں ریا ص غلطیہ نشان کا بیان مکاشفات بوجہ  
 کی سولہویں باب میں ہی اور آسمان سے آدمیوں پر من میں ہر کی اولی گری  
 اور اولی کی آفت سے آدمیوں کی خدا پر کفر لگا کیونکہ اس کی اولی کی نہایت ہی  
 سخت آفت تھی شروع ہو اس باب میں ذکر قرب پیدا بش محمد رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہے اور ان اولوں سے وہی کنگریاں مراد ہیں جو آسمان سے تھیں  
 اور عالم غیب کی ہی چوٹی اور کنگریاں تھیں اور وہ شکر ابھہ پر گرتے تھیں  
 اور وہ اس آفت میں کلمات کفر بیتی ہو گئی گو وہ حقیقت میں مصدق کعبہ اللہ  
 شریف تھیں لیکن مصیبت کے وقت میں خاص کر ایسی جاہل کلمات کفر  
 اوتھیں ہیں اور اسلی مذمتی کا کیا ٹھکانا کہ تمام لشکر اس بار سے تباہ ہو گیا اور  
 بیان اوسکا پہلی ہو چکا ہے دوسرے اور خاص زلزلہ ایوان کسری وغیرہ ہے اور  
 ثبوت اسکا بشارت گورہ سکے اس حجاز اور زمین مدیان کی بیرونی کانپ گئی

علیٰ ارجح التامین سے ہو گیا تھی اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ شروع سے اس  
 کو نابین پیدائش سے دو روز قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان سے اور اس میں  
 یہ جملہ ہی ہے اور اس جملہ کی معنی یہ ہیں کہ وقت پیدائش نور خدا صلی اللہ علیہ  
 وسلم دار السلطنت فارس پہنچے یہ ان میں زلزلہ ہوا اور کنگری ایوان کسری کی  
 گری اور محل شق ہو گیا ہے جو میتش درافواہ دنیا فنا و زلزلہ در ایوان کسری  
 فتادہ تسمیرا میں تھوڑے عورت پیدائش نور الی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی تھی جس سے آپ کی والدہ ماجدہ نبی بصری شام کی محل دیکھی اور بشارت ممدوح  
 اگر اس جملہ میں اس کے جملہ کے عالم کو روشن کیا اس ارہاس کا بیان سے  
 سینہ وقت ولادت سید الاولین والآخرین کی ایک نور ظاہر ہو گا جس سے عالم  
 روشن ہو جائیگا اور بیان اسکا ابھی گذرا کہ آپ کی والدہ مکہ میں نے شہر بصری  
 شام کی محل اس نور سے دیکھی تھی جو وقت ولادت سید الاولین والآخرین ظاہر  
 ہوا تھا جو تہا اراضی بحیرہ سادہ کا خشک ہو جاتا ہے اور یہ ارہاس بھی بشارت  
 مذکور کی اس جملہ کا دریاوں پر تیرا قہر تھا ثابت ہے یا سچو ان اراضی شہر ولادت  
 شریف میں سادہ ندی کا جاری ہو جاتا ہے جو خشک پڑتی تھی اور یہ بھی بشارت  
 موصوف کی اس جملہ سے تو نے زمین کو جس کے اسی ندیاں کر دیا ثابت ہی  
 ہو گیا ارہاس میں نبی کا پشت خاتم انبیا پر ہونا ہے جو پیدائش کے وقت سے  
 اپنی ختم نبوت کی دلیل سے اور وہ یہودی اسی خاتم نبوت کو دیکھ کر ہوش ہوا  
 کہ یہ تھا اور یہ ارہاس میں جبکہ میں اور مذکور ہے بشارت مصطفیٰ بنی  
 و اثر سلطنت علی ظہرہ اور بیان اسکا ہو چکا ہے مکاشفات یوحنا میں ہے  
 باب ۱۹ اور ص ۱۶ اس کو لباس اور اسکی ران پر یہ نام لکھا ہے خداوند و ملکا  
 کا خداوند و بادشاہ ہونکا بادشاہ یعنی فی مصطفیٰ علیہ السلام کے بچا ہے

لباس نبی پشت پر علامت نبوت ہوگی اور لائی بار غار کی ران پر علامت خلافت  
 ہوگی خیر الغزلات میں ہے باب ۵ درس ۱۲ امیری بوا میری زوچہ ایک متصل  
 باغیہ بی اور بند کیا ہوا ایک مروتا ہے اور سر بہ مہر ایک چشمہ سے بیان حلیہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہہ درس ہے اور آپ کے مجنر چہرہ میں نور ہو  
 خوش و آفتاب اور انگلیوں مبارک سے پانی جاری ہو بیگا اور پشت مبارک کے  
 حجر مولا اس انداز سے بیان کیا ہے کہ آپ کو یا کہ ایک چشمہ تھو لیکن سر  
 میر لٹنی خاتم النبیین سا تو ان اہل حق قد مبارک کا بلند رہتا ہے اور آپ کا قد  
 مبارک سب سے بلند رہتا تھا اور کسی شخص کا قد مبارک پر بلند ہی نہیں  
 پاسکتا تھا اس مجنرہ کی خیر الغزلات میں ہے باب ۵ درس ۱۰-۱۱ میں ہے  
 آدمیوں کے درمیان وہ چھندے کے مانند کھڑا ہوتا ہے۔ یعنی محی رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک مثل علم کے تمام آدمیوں سے بطور حجبہ اونچا رہا  
 کیسے گا اور یہی بات آپ کی قد مبارک میں تھی چنانچہ حضرت علی سے روایت  
 ہے کہ آپ یوں تو میاں قد سے کچھ بلند تھے مگر بطور اعجاز آپ کا قد مبارک  
 تمام آدمیوں کے قدوں سے اونچا اور بلند رہتا تھا اور بیان اسکا  
 حلیہ شریف میں ہوا ہے۔ اٹھواں ارباب ص شیرین ہر طاہر و باطنی  
 جیب الہی کو رہے اور باب مذکور کے اس جملہ اسکا مونہ شیرینی سے  
 دونوں قسم کی شیرینی ثابت ہے تو ان ارباب خوشبوی ہم عنبرین ہر  
 اور درشن مذکور کی اس جملہ سے متصل باغیہ ہے یہہ ارباب ثابت ہر  
 یعنی ہر ارباب طرح کی اس میں خوشبو شبنم نیدہن اور اوس پر مہر لگی ہوئی  
 ہے جو سب سے فضل ہر براہ پینہ وغیرہ وہ خوشبو کچھ لکل اٹی ہے اور  
 اصل خوشبو وہ اس عالم میں طاہر نہیں ہو سکتی ہے جہاں طاہر ہو گیا

تمام کون و مکان کو منظر کردی گئی اللہ جل جلالہ ہمیں بھی اوس کی بہرہ ور کری  
اور جاری مشام جان کو منظر فرماوے اس میں غم آئین اور زبورہم کے انہوں  
درس میں بھی خوشنوی جسم منظر کا بیان آیا ہے فرماتی ہیں میرے ساری لباس  
سے صبر اور خود اور رخ کی خوش بوائی ہے جن سے ہاتھی دانت ٹھون کر  
درمیان انہوں سے قیمتی خوش کیا ہے اس درس میں خطاب یہ نام محمد رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور نبوت اسکا پہلا مذکور ہو چکا ہے اور اس کے  
سبب مبارک کو ہاتھی دانت کی محل کے ساتھ مقیم فرمایا ہے اور وجہ اسکی  
یہ ہے کہ اکثر اعضاء محل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھی دانت کے ساتھ  
کلام الہی میں تشبیہ دی ہے گردن مبارک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے غزل الخوات  
باب ۴ درس ۴ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کے مانند ہے خطبات  
سید الاولین والآخرین کو بھی جناح علیہ شریف میں بیان ہو چکا ہے  
اور اسکی گردن مبارک تنقانی میں مثل ہاتھی دانت کے تصویر کی گردن  
کر مثل ہے اور جبرئیل صبح میں بیت وارد ہوئی ہے اور وہ حدیث حلیہ  
شریف میں منقول ہو چکی ہے شک مبارک کی نسبت فرماتی ہیں غزل الخوات  
باب ۵ درس ۵ اس کا پٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے خطاب آنحضرت  
کو ہی اور چونکہ شک مبارک صاف تھا اسلئے ہاتھی دانت کے ساتھ تشبیہ دی  
ہے اور حدیث شریف میں بڑے کافور کے ساتھ تشبیہ وارد ہوئی ہے سابق ہمیں  
کے نسبت ایمار ہے اور کبیر الہی جبکہ سنگ مرمر کے ستون اس جہا میں  
اصل ہیں وہ لفظ ہے کہ جسکا ترجمہ ہندوی لیکن مترجمین نے پیری ساتھ  
ترجمہ کیا ہے اور پیر شان کو بھی شامل ہے اور احادیث میں کبیر کے چرکی  
ہے کہ ساتھ تشبیہ وارد ہوئی ہے اور مقصود بیان



ترقی تازگی اور پیدہ می ہر اور وہ دونوں شبہوں ہی حاصل ہے پس سوجہ می  
 کہ اکثر اعتسای شریف کو از سر مبارک تا قدم پاک ہاتھی دانت سے  
 شبہی ہی ہے کل جسم مبارک ہاتھی دانت کا قفل قرار دیا اور بدو غلطیت  
 کی واحد کو جمع بولا اور مطلب یہی کہ یہ خوشبوی جسم مبارک سے آتی ہے جو قضا  
 و قدر نے جسم اطہر میں خیمہ کی ہر اور خوشبوی خارجی نہیں ہے فصل شہد بیرون  
 خوارق و معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں مجتہد اول مبارک  
 ہے جو یہود کے ساتھ ہوا اور وہ اس میں باری اور اسلام کا حق موعنا  
 ظاہر ہوا اور میان اس مبارک کا قرآن شریف میں ہے سورہ بقرہ میں خطاب کر کے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے قل انکانت لکم الدار الاخرۃ من الدار  
 من دون الناس فتموتوا الموت انکم صادقین ولن تمینوه ابدًا بما قدمت  
 ایدھیں و اللہ علیکم بالظالمین ترجمہ اس ایہ کریمہ کا یہ ہے  
 تو کہہ ای مجی ہماری رسول یہود سے خطاب کر کی کہہ اگر وہ وی تمہارے  
 لئے پھلا کر اللہ کی بیان خالص ہوا اور آدمیوں کے پس تنہا ہی موت  
 کہد یعنی اگر یہ دفر یہ کہہ تو کہ ہم تنہا ہی موت کرتی ہیں اور ہرگز تنہا ہی موت  
 نہ کریں گے تب یہاں جو حق ہم کی انکی جانوں نے اور اللہ جانتا ہے ظالموں  
 کو یہود کہتے ہی سخن انبار اللہ واجباً ہم میں اللہ کے سے اور اس کے  
 دوست اور جنت میں ہیں ہے چین ہوگی آدر ہم میں سے  
 چالیس روز سے زیادہ کوئی جہنم میں نہ رہے گا اور قرآن شریف میں صاف لکھ  
 کفر اور غضبیت اور خالییت جہنم کا ارشاد ہوا اس پر دہشت بگڑی اور انعام  
 نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی انکار کیا اور موسیٰ علیہ السلام کی نصرت  
 کو غیر منسوح نہ لکھی اور اس زمانہ میں اس لکھ میں بھی روشنی ہو موسیٰ

وبقی اپنا منور قرار دینے لگا اور جو دیکھ لیا اسکا وقت بوجھ چکا تھا اور وحی نورانی میں داخل  
 ہوئی اس کے رکنا پس اس کے دل جلالہ نے ایک آسان طریقہ سے ان کے اس غرور  
 کو توڑا اور انکی دلکی بات کو ظاہر فرمایا اور ان سے ارشاد ہوا کہ تم دار آخرت کو  
 خاص اپنی داد و احوالی میراث بنی التجا و تہیب سے تڑپو اور لو میں میراث جاری  
 کرتی ہو نہیں چکا ایک دفعہ زبان سے یوں تو کہو کہ ہم تو مرنے چاہتے ہیں تاکہ  
 عین تمہاری اس عقیدہ کا کچھ لکھ لکھ کر ہماری ہی واسطے ہی حال معلوم ہو پس  
 ہدایت کرید ہو کہ کو سنائی گئی مگر کسی یہودی نے تمنا کی موت کی چنانچہ اللہ تعالیٰ  
 نے یہاں ہی یہ خبر دے دی تھی کہ وہ ہرگز تمنا سے موت نہ کریں گے اس لئے انکو  
 اپنی پیاد میں خوب معلوم ہیں اور دوزخ میں نہ لکھنا یقین سے پس تمنا سے موت  
 نہ کر کریں پس یہ مبالغہ بہت ہے مجھ ہی کہ ذرا سی بات میں عاجز کر دیا  
 قیہ جلا وطنی قطع خود اری کو اختیار کیا مگر یہ لفظ زبان سے نہ نکالا کیونکہ  
 وہ کلمے خوب جانتے تھے کہ اس صورت میں اگر ایسا کیا تو زبان نکلا کر باہر  
 جاتی گی تکیب بنی اللہ کیا چھوٹی بات ہے اور اس معجزہ عظیمہ کا بیان  
 صحیفہ نیسیاہ علیہ السلام کی باب اس سے فرماتی ہیں تمہارا عہد جو موت سے  
 ہوا تو میکا اور تمہارا موافقت عالم غیب سے تھا کہ خطاب بنی اسرائیل سے فرما دیا  
 ہوئی ہے اور زمان بعثت کی یہ علامت ارشاد فرمائی ہے کہ تم جو کہا کرتے  
 تھے کہ ہمارے واسطے آرام آخرت ہے اور ہم تقاسے اس لئے سے  
 ہر وقت مشتاق جام موت ہیں یہ عہد تمہارا ثبوت جا میگا اور ہم سے دوزخ  
 کی جائے گی کہ تم تمنا سے موت نہ کرو اور تم تمنا سے موت نہ کر سکو کہ چنانچہ  
 زمانہ سید الاولین والآخرین میں ایسا ہی ہوا اور بیان اوس کا ابھی  
 ہوا جو سراسر معجزہ وہ مبالغہ ہے جو نصاریٰ کے ساتھ ہوا اور

اور بیان اسکا یہ ہے کہ نصاریٰ سے تمام قرآن شریف میں جا سجا امور کا نسبت  
 روح القدس صبح علیہ السلام اور انکی والد ماجد حضرت مریم علیہا السلام ارشاد  
 فرمائی اور انکی الوہیت کو طرح طرح سے باطل فرمادیا اور رسالہ اور قرب اور عیدیت  
 کی ثابت فرمایا کہہیں ارشاد فرمایا ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من ترب  
 ثم قال کہ کن فیکون۔ ترجمہ بیشک مثل عیسیٰ کی اللہ کی نزدیک مثل آدم  
 کی ہی پیدا کیا اور کوئی نہ کہہ سکا اور پھر لکھا کہہیں ارشاد ہوا اکانایا کالان الطعاس  
 ترجمہ تھی وہ دونوں کہا اتر لکھا کہہیں انکی زبان مبارک سے اتر اربعہ بیت کو نقل فرمایا  
 وقال انی عبد اللہ اور اکثر مواضع میں قرآن مجید میں انکی الوہیت کی التلال  
 میں دلائل عقلیہ اور نقلیہ اللہ علیہم حل جلال سے بیان فرما دیں بلکہ نصاریٰ فی  
 ابا وجود دانا اور عقل اور سوچنی توجہ تقیید ابائی کی انکی طرف توجہ کی اور عیدیت  
 عیسوی سے بہت ناراض ہوئی اور ختم المسلمین سے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام  
 کہ جواب عبد اللہ فرماتی ہیں اور وہ ابن الدین تو ابانکو ختم کرنی چاہتے تھے اور  
 کہیم فی بطور نبیالہ انکو ساکت کرنا قرار دیا اور یہ امت کریمہ نازل فرمائی قرآن حکم  
 فی من بعد ماجارک من العلم فقل تعالوا ندع ابننا زنا و ابننا کریم و نسا و نسا و نسا و نسا  
 و انفسنا و انفسکم نہ تامل فیجمل حضرت علی الکاذبین۔ ترجمہ جو شخص حجت کرے گا  
 بعد اوسے کہ آیا انکی باس علم سی پس کہہ آویلا وین ہم انہی عورتوں کو اور ہمارے  
 عورتوں کو اور انہی جانوں کو اور ہمارے جانوں کو کہہ دینے ہم نے انکی اوپر جو نونک اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نصاریٰ احمران سے مبادیہ کا ارشاد فرمایا انہوں  
 نے قبول کیا اور مبادیہ پر آمادہ ہوئے اور تاج مہینہ سہ طرف سے ختم المسلمین سے  
 اپنے تمام تخت جگہ ان یعنی حضرت فاطمہ اوصین اور ہر سے نصاریٰ سچ ان جگہ  
 مقررہ پر ہوئی ختم المسلمین نے اپنی صاحبزادی اور حسین اسی ارشاد فرمایا کہ

میری دعا کی ساتھ تو میں کہنا کر وقت نہ آیا تھا دینی نصیرانوں کا ایک بڑی عالم  
 نے قافلہ الہی کو دیکھا کہ اسی کو گوان سے مبارک ہو جس قوم نے اپنی ہی سربسار  
 کیا یہ وہ ملک ہوئی ہے اورین وہ موقوفین و کیا یہ مامون کہ اگر یہ لوگ جہاد سے  
 اور کہانی کی دعا کریں تو یہاں اور کتر جائیں اور تہ جلیو اور خیر قبول کر و چنانچہ اس پر  
 کی سکتے سے سب وہ جزیرہ قبول کر کر لوٹ گئی اور مبارک ہو کیا قسمت اچھی تھی ورنہ تمام  
 نجران بلکہ خاک سیاہ ہو جاتا اور خیرین تک اسکی جیتوں میں جا جاتے ہیں اس مبارک  
 کا ذکر بھی حضرت انبیاء علیہم السلام میں ہی مینو لیا گیا علیہ السلام باب ۱۳ ورنہ ۹  
 اچھی درمیان کون ہو جو اسے بیان کریں یا ہم کو سابق پیشین گوئیوں کا بدلہ دے  
 دی اپنی کو اہوں کو لا دین تاکہ سے سچی ثابت ہو دین اور لوگ چین اور کہیں کہ  
 یہ سچ ہے آخر میری گواہ ہو اور میرا بندہ ہی جیسے میں نے برگزیدہ کیا تاکہ وہ جانو  
 اور خیران لاد یہ بیان اپنی مبارک کاسی اور سب اس کے وہ حقیقتہ و اس کے  
 رہا انکی سزا کا ذکر نہیں فرمایا اور تین وہ زبان فیض ترجمان سید المرسلین  
 سے منور ہو گیا چنانچہ ابھی منقول ہوا کہ اگر وہ مبارک کرتی تو تمام نصاریٰ شجران  
 میں دینی اور محراب دونوں خیرین وہ اسی راہ سے تھی پہنچتے اور انکی شامت سے  
 اور جانور بھی جلا کر کسترہ حاتی پہنچتا کہ زبان یہی مکاتون کی جیتوں میں جان چلتے  
 میری شکر و شوق الفخری اور اس ہجرہ سی و ہم و ہم جو نسبت بخدای و وہ عالم الہی  
 عدم تغیر لنگائی عالم حاوی میں ہوتا جا تا رہا اور اسنو یہ سے فرستے گا  
 ہی آواہ ہو اور ارشاد ہوا اقرب المساتہ و الشفق الفخر ترجمہ قریب کی وہ گہری  
 و رشتہ جو گہا گہا کر یہ مجرہ سعید ناصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل ہجرت  
 و مجرہ ہاں موطر میں باسندہ حامی الیصل و غیرہ دیکھا یا اور یہاں سے حامی الیصل  
 خاص واسطے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت پہلی انباء و ہجرت



میرا من اخترت علی علیہ السلام کو دین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سب سے  
 رکھی ہوئی تھی کہ سچا نماز خواہر ہوئی اور غروب قیامت تک زمانہ نبول دینی منت  
 ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عشر قضا ہو گئی پس اب باقاعدگی آپ فی  
 دریافت فرمایا کہ اسی علی نماز پڑھتی آپ فی عرض کیا نہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے دعا کی کہ الی علی دعوہ تری اور تیرے رسول کی امانت  
 میں لہا کہ نماز قضا ہوئی پس اپنی رمت سے واسطے ادائی نماز علی رکعت سے شروع  
 کہ پہلا دعویٰ فرمائی پس دعائی حبیب الہی صلی اللہ علیہ وسلم مقبول ہوئی اور  
 حضرت شمس پیر غریب سے طلوع ہوئی کہ دھوپ اوسکی زمین پر پہلی اور حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ فی نماز عصر ادا کی اور دوسری دفعہ حلقی جاتی ہو گئی اور دوسری  
 از دوسری کے خلاف ہر گواہ پیدا ہوا اور بیان اسکا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم فی شب مجراج کو بعد مشرکین سے کہا کہ شب کو میں زمین شام سے  
 حشر بین اور لامکان تک کی سیر کر آیا ہوں اور راستہ میں تمہارا قافلیہ شام  
 سے آتا ہوا ملا تھا اور اسوقت اسحٰب سے ایک اونٹ بہاگ گیا تھا اور ایک  
 شخص اسکی بھی دو تار پیرتا تھا کفار نے کہا یہ فرماتے کہ وہ قافلہ بیان کہ  
 یہوشیحہ کا آپ فی فرمایا چہار شبہ کو یعنی بدکردن کفار بدکردن قافلہ کو انتظار میں  
 تار پیر رسول اسکی کو بھی اور قافلہ کو آئی میں شام سے دیر ہوئی اور شام قریب آئی  
 پس آپ فی دعا کی اور دعا سے سب اولین سے اتنی دیر تک اپنی حرکت سے باز  
 رہا کہ قافلہ آہو سنا جبہ ورس اس تاویل سے جو میں فی بیان کی خاص سرور کا تھا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو انہ کی بشارت ہوئی کہ اور اگر بادشاہت رب الافواج  
 سے تمام برحق حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت مراد ہو تو کچھ  
 حجب نہیں کہ اسکی خلافت سلطنت الہی ہوگی کہ تمام زمین پر شریعت

الہی کے احکام جاری ہوگی اور کل کمرہ زمین غلغلہ اور طغیانی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد  
 رسول اللہ کا بلند ہوگا جزیرہ موقوف ہو جائیگا تمام زمین کو آبِ عدل سے  
 بہرہ ور کیا اور پیر و مسلم کی ہی نواح میں ایسی فتح ہوگی اور پیر و مسلم کو اور لوگ ایسی زمانہ میں  
 اخراج ہوگی غرض کہ ہر طرح حرب الافواج کی سلطنت اس خلافت کو کہہ نہ سکتی ہیں  
 اس صورت میں چاند کا اظہار اور سورج کی شرمندہی جائد گن اور سورج گہن ہی  
 عبارت ہو جو وقت غیر منہود میں ایک ہفتی کی عرصہ میں جس سال میں حضرت امامؑ  
 بیعت ہوگی... ہوں اگر اور اس صورت میں اضطراب پائند یہ ہو کہ غیر وقت میں  
 گہن ہو اور شرمندگی سورج بھی ہی ہو کہ غیر وقت میں موندہ چٹا ہے لگو والد عالم  
 و علم اعظم و احکم جو پتہ اسچیز جس میں سرور کس ہو اور بیان اسکا بھی ہو یا پھر  
 معجزہ معجزات عظیمہ سے بانی کا اور گاہوں مبارک سے جاری ہونا جو مثل  
 چیتوں کے چند دفعہ بطور اعجاز جاری ہوا اور ہزاروں مخلوق کو فیروز و جلال  
 نے اور سے دلگوا دیا کیا اور از سر نو زندگی بانی اور یہ مجرہ احمدی چونکہ گہرے و حرا  
 مقامات مختلفہ اور از منہ متعدد ریختہ جات کثیرہ کے سامنے واقع ہوا اور آیات  
 جماعت سے روایت ہو اس سبب قریب متواتر کے غیر ہو تو کہ میں حکاویب  
 شدت تکلیف غزوہ العسریٰ ہوئی بولتے ہیں یہ مجرہ اصابع ساقی حوض کوثر  
 نظام ہوا انس رضی اللہ عنہ تو روایت ہو کہ جب صحابہ کو اس غزوہ میں پیاس  
 کی تکلیف بہت ہوئی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم  
 پیاس سے مرنے لگے ہیں اور اوست بھی ہماری پیاس کے ماری جان بلب ہیں  
 یا نبیؐ شہد لبائیم توئی انجاستہ رحم فرما کہ رخد میگزد نشہ ای باب نے  
 فریاد سی کی اور فرمایا کہ اگر تم پیاس کی پیائی ہو تو پیسے آؤ تاکہ نظر بندگی اور کپڑے  
 گمان اور سرور سارہ ہوئی اس میں نہ کرے کسی سے ایک شخص ایک برائی مشکین

تھوڑا سا پانی پانی میں لے آیا پس ایک سے پہلی مبارک اس پانی پر رکھی اس  
 رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے بہتہ خود دیکھا کہ اونٹنگیوں مبارک رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے چشمی جاری ہو گئی پس میں ہی بیا اور اونٹوں اور جانوروں  
 کی سہی بلایا اور باقی مشکوں میں بہر کیا اور نیز انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 کہ با تحقیق میں نے دیکھا ہے کہ ایک روز نماز عصر کی وقت آیا اور نوکران کو پانی  
 نہ ملا اور آپ کو وضو کی ضرورت پائی لہذا آپ نے پانی لیا ہاتھ مبارک اس میں رکھا اور کہہ  
 کیا کہ وضو کر پس نبی دیکھا کہ پانی آگے اونٹنگیوں مبارک کی حوض میں سے مثل  
 چشموں کی نکلتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اہل اہل اونٹنگیوں ہی پانی  
 نکلتا تھا پس سب قوم نے وضو کر لیا اور کوئی باقی نہ رہا انس رضی اللہ عنہ سے  
 اس حدیث کی روایت کی تو کسی نے سوال کیا کہ تم کس قسم کا دجی تھے کہا میں مسوا  
 دہوئی اور انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک روز آپ قہارین تھے  
 لہذا آپ اور ایک شخص ایک چوہا بنا پایا لہذا آپ نے اس میں پنجہ مبارک رکھنا چا  
 رہا گیا یہ کی چوٹی ہوئی کیونکہ سی پیالہ میں نہ اسکا پس آپ نے پیالوں انگلیں ہلکا  
 اوچھین رکھیں پس اکی اونٹنگیوں مبارک سے پانی جاری ہوا اور چھین میں جاری  
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کی دن معہ سیاسی ہو کر کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی جمع ہوئی اور اکی پاس کہ تھوڑا سا پانی تھا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم  
 میری پاس کس لئے جمع ہوئی ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی نہ وضو کو ہی اونٹنگیوں  
 کو مگر یہ جواب کی پاس پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پنجہ مبارک اس میں  
 رکھا پس اکی اونٹنگیوں میں سے پانی مانہ چشموں کی خوش ماری لگے پس ہم  
 بیا اور وضو کیا جا رہی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک کسا کہ تم کہتی آؤی تھی کہا اگر لاکھ ہوتی  
 تھیں بھی کافی ہوتا ہم بندہ راہی آؤی تھی اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے



کہ غزوہ بواط میں چند قطری ایک شاک میں پانی ملا پس آپ فی او کو ایک پالہ  
 میں بچور کر اپنی اونگٹیں مبارک پیلا کر اوس میں کہیں پس انکی اونگٹوں مبارک کی  
 درمیان سے پانی جوش مارنی لگا پس آپ فی حکم کیا کہ پانی پو پس لوگوں نے پیاد  
 مبارک ہوئی اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر غزل النورات میں ہے باب ۳۰ ورس ۱۲ سیر  
 بو انصیری ز وجہ ایک مقفل باغیچہ ہے نہ کیا ہوا ایک سوتا ہی اور سر بہ مہر ایک حشمہ  
 ہے باعتبار رسالت خطاب خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایک مقفل  
 باغیچہ ہے کہ مہر نبوت آپ کی تھا اور خوشبو متن جسم مبارک سی انکی اتنی آہستہ اور آپ  
 نہ گئی ہوئی سوئی اور یہ حشمہ تھی کہ انکی جسم مبارک سی پانی کی خستہ بطریق اونگٹوں  
 مبارک کی مقامات مختلفہ میں جاری ہوئی اور بیان اسکا ہر جگہ ہے چہا معجزہ  
 بہاروں کا ہلنا ہے اور یہ معجزہ چند مرتبہ واقع ہوا ہی احدا وہ حیر اور غیرہ پر واقع  
 ہوا اور بشارت تورات کی ورس الکی اس جملہ سی بہاروں فی تنجی دیکھا اور کانپ گئی  
 یہ نزل کہ ثابت ہی سبب ان معجزہ فحشہ معراج شریف ہی جو قبل انکی اس حشیت  
 تمام رسل و انبیاء علی نبیہا و علیہم السلام میں کوئی اس قدر و منزلت کی ساتھ  
 سفیر نہیں ہوا اور نہ بعد انکی اور معراج سید المرسلین اس جسم کی ساتھ ہوئی اور آپ  
 تمام آسمانوں اور عرش برین اور دوزخ و جنت کی سیر کی اور قرب مالک و الجلا  
 کا انکو اس قدر ہوا کہ سیکونہیں ہوا تھا یہاں تک کہ دیدار الہی میں ہر اگر بفرض  
 سیکو کلام ہر طور ہا ورنہ کل مدارج قرب طی ہو چکی اور دیہا پیری اکثر علماء کے  
 نزدیک ہوا اور یہ قصہ معراج احمدی صلی اللہ علیہ وسلم یقینی اور متواتر ہے  
 شان شریف میں ہی مذکور ہے اور احادیث کثیرہ میں مروی ہے اور اس معجزہ  
 عظیمہ کا ذکر سبیا لیسون زبور میں ہے اور اس زبور کا نام بشارت سراجیہ ہوا  
 زبور ۳۰ ورس ۱۴ وہ ہمارے لکھنے کے لکھنے کا فخر حبیبی وہ جامہ باری خدا

آہستہ سے لڑکارتے ہوئے اور پرچہ پامان خداوند تیرہ کی آواز کی ساتھ  
 گیت گانے کے لئے آئی ستائش کرو تمہارے بادشاہ کی ستائش کے  
 گیت گانے کے لئے خدا سارے جہان کا بادشاہ ہے سوچ سمجھ کے اس کی  
 ستائش کے گیت گانو۔ خدا قوموں پر بارشامت کرتا ہے خدا اپنی  
 مقدس تخت پر بیٹا ہے قوموں کے امرا ابراہیم کی خدا کے لوگوں کی  
 ساتھ ملکی جمع ہوئے ہیں کیونکہ جہان کی سیرین خدا کے ہیں وہ نہایت  
 بلند ہیں مثل نظر انیوں میں اور ہم میں اس بات کا اتفاق ہے کہ داود  
 علیہ السلام اس باب میں کسی کی بشارت دیتے ہیں اور اس کی اطاعت  
 کا حکم فرماتے ہیں مایہ النواع یہ بات سہی کہ آیا یہ بشارت خاتم النبیین  
 صاحب قباب قوسین اور ادنیٰ کی سہی اور یا حضرت مسیح علیہ السلام  
 کی ہے جن کے نشان میں بل رقبہ اللہ فرقان حمیدین وار و سوا او و سوا  
 منتومنین کو دور کیا ہے ہم اول کا اعتقاد رکھتے ہیں اور نصرانی و سترہ  
 بات کا زبان سے اقرار کرتی ہیں ہمارے پاس تو اپنے دعویٰ کے  
 نبوت میں اس تک سے اپنی تختیں ہیں حجت اولیٰ و روشن ہے  
 خدا خود سے منکار تے ہوئے اور پرچہ پامان اس درس میں خدا  
 کی طرف حرمی کو نسبت کیا جو خوشے کے ساتھ ہوا اور خدای جل شانہ  
 جبریتی اور اونترنے سے بری ہی نہیں خدا اپنے معنی حقیقی پر نہ ہا بلکہ  
 اور معنی بر مجہول ہوا اور محمل اسکا ہمارے نزدیک معنی صاحب ہے  
 اور کوئی عمدہ نظر نہیں آتا ہے اس لئے کہ خدا اپنے صاحب آتا ہے  
 اور صاحب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے  
 کلام پاک میں فرمایا داما جبکہ کچھوں اور بنین تمہارا صاحب دیوانہ



سواہرین علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشین گوئیوں کے  
 بیان میں اور پیشین گوئی کے زمانہ آئندہ کے حالات کی خبر دینے پر لوازمات  
 نبوت قائم ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واسطے بشارت فارقیطہ  
 کے سواہرین باب کرتی ہیں وہ میں ہے لیکن جیسا کہ دینی روح آدمی تو وہ تہیں  
 اساری سچائی کی راہ تباہی کی اسلئے کردہ اپنی نہ کہیں بلکہ جو کچھ وہ سیکر سونگے اور تہیں  
 آئندہ کی خبریں دیکر اس صفت کے ظہور کا بیان ہی ضرور ہوا اور ہم اسکو دیکھتے  
 میں بیان کرتے ہیں عقیدہ اول کلام اللہ شریف کی پیشین گوئیوں کے بیان میں  
 اور اس بشارت میں ترتیب سوار وریات کا لحاظ رکھا گیا ہے پہلا پیشین گوئی سورہ بقرہ  
 میں ہے **وَمَا يَكُونُ فِي ذَٰلِكَ لَكُم مِّنْ فَتْنَةٍ فَيَضْحَكُوا وَيَكْتُمُونَ**  
**فَأَن لَّوْ تَقُولُوا لِنُفُسِنَا إِنَّا نَحْنُ**  
**الْمَنَارُ الْبَاقِي وَفِي ذَٰلِكَ لَنُفُسِنَا إِنَّا نَحْنُ**  
**الْمَنَارُ الْبَاقِي وَفِي ذَٰلِكَ لَنُفُسِنَا إِنَّا نَحْنُ**  
 اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اوپر اس نے اپنے  
 اندر یہ سچاؤ اور ایک سکورت مثل اسکی اور بلاؤ و خلو حافہ کر فرموا اللہ کے سوا اگر تم  
 سچے ہو پھر اگر نہ کرو اور اللہ نہ کر سکے تو سچو اگر یہی حسی چہ بیان میں آدمی اور  
 بہتر تیار ہو شکوں کے واسطے اس آیت میں پہلی ہی خبر دیدی کہ تم قرآن شریف  
 کے مانند ایک چھوٹی سی چوٹی سورت بھی نہ بنا سکو گی اور ہوائی اس خبر صادق کی عرب  
 فصیح و بلیغ و معانی کا بہتر قرآن میں کی مانند ایک چوٹی سی چوٹی سورت نہ بنا سکی اور اگر بنا  
 تو اس ہی عمدہ میں نہ ہو سکتا یہ سورت محمد رسول اللہ کی ان لوگوں کو کہ کسی بات نہ آئی تھی کہ  
 اختیار کرے اور یہ سچو اگر نہ اختیار کرے اور قرآن کا اختیار کرنا اسباب کا کرنا کہ وہ عاجز ہو اور یہ

اور وہ کیا بلکہ تمام جن انس کی قوت سے خارج تھا چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں  
 ارشاد ہوتا ہے قُلْ لِّمَنَ اجْتَمَعَتْ اَہْلُ النَّارِ وَاجْتَمَعَتْ عَلٰی اِنِّیْ سَآئِلُوْا  
 فِیْہِیْثِلْ عِنْدَ السَّمٰوٰتِ لَا یَکْفٰی اَنۡہُمْ یُحْمِلُوْہِ وَلٰوۡنَ کَانَ  
 بَعۡضُہُمۡ مُّصِیۡبًا لِّبَعۡضٍ فَلَیۡۤیۡۤسَ اَکۡثَرُہُمۡ بِمُؤۡمِنِیۡنَ اَدۡعٰی اَوۡرَجِنَ اِسۡمِہٖ لَآدِیۡنَ  
 قرآن نہ لاؤنگی ایسا اور پھر مری مدد کریں ایک کی ایک ایسا ایک امر کا تمام جن بشر  
 کی قوت سے خارج ہونا بلکہ تمام مخلوق کی قوت سے خارج ہونا اس وقت دلائل کے بغیر کہہ کر  
 کہ اگر خدا تعالیٰ کا حکم نہ ہو تو ہر شخص کو فی حق اس امر کی کیا رہنمائی ہوگی یہاں  
 کتاب خاصہ ہو دیکھتے ہیں قُلْ اِنِّیْ کَانَ لَکُمۡ الدِّیۡنُ وَاَکۡخِرَہٗ  
 عِنۡدَ اللّٰہِ خَآئِصَۃً مِّنۡ دُّوۡنِ النَّاسِ فَمَتَّعِیۡۤہُ وَاَمۡوٰتَ  
 اِلَیۡہِ کُنۡتُمۡ صَآدِقِیۡنَ لَکِنۡ یَّتَمَوۡۤہُ اَبۡدًا  
 بِمَا قَدۡ مَتَّعَ اٰیۡدِیۡہِہُمۡ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ بِالظَّٰلِمِیۡنَ  
 ت تو کہہ اگر تم کو ملنا ہی گھر آخرت کا الدن کی ہاں الگ سوامی اور لوگوں کے  
 تو تم صریح آندو کرو اگر تم کہتے ہو اور یہ کہ کوئی نیکو عمل اسطی اس کے بچ چکی ہیں  
 ہاتھ اونگے اور اسد خوب جانتا ہے گھر گارہ نیکو اس آیت کہ میں میں یہود کو ایک صورت  
 طریقہ میں تکذیب ہوا اے صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تمنا موت کہو اور پھر فرمایا کہ تم  
 چنانچہ کسی یہودی سے تمنا ہی موت کی قتل در شرفاق و جلای وطنی اختیار کیا  
 اور وہ بلا تکب ہوئے لفظ تمنا ہی موت زبان سے نہ نکالا اور اس اعجاز  
 کا بشارت تشریف میں ذکر ہے تیسری پیشین گوئی سورہ موصوفہ کی چھ بیویں کو جمع ہیں  
 مسلمانوں کی نسبت بیدار شاد سے اَمۡ حَسِبْتُمۡ اَنۡ تَدۡخُلُوۡا  
 الْجَنَّةَ دَلٰۤیۡلًا یَّاتِ کُمۡ مِّثۡلُ الَّذِیۡنَۃِ یَخۡلَوۡنَ فِیۡہِمْ  
 فِیۡہُمۡ النَّاسُ وَاَلۡفَرۡقَہُ اَمۡوَۡرُکُمۡ لَکُمۡ اَحۡتٰی یَقُوۡلُ اَلۡوَسُوۡلُ

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَتَعْتَبُ كُنْتُمْ قَصْرَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَصْرَ اللَّهِ قَصْرَ اللَّهِ  
ت کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں چار جاؤ گے اور ابھی تم میری پہلی جہنم احوال  
اور جہنم کے سبب سے پہلے تھی اور تم کا بیٹا اور تم جہنم میں گئی ہو تاکہ  
کہ کہنے لگا رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائی کہ اب او کی مدد اللہ کی سن کہ جو  
اللہ کی مدد نزدیک ہے۔۔۔ اس آیت کریمہ میں خبری کہ مسلمانوں پر پہلی نزول  
فتح الہی کی ایک مرتبہ اور شدت ہو کر پیاس اور محنت۔۔۔ تو پہچانی اور پھر مدد الہی  
نازل ہوگی چنانچہ غزوہ اضراب میں مسلمانوں پر تکلیف موعود ہوئی اور پھر مدد الہی  
نازل ہوئی اور پھر کفار پر تیسرے منورہ علی صاحبہا الف و صلوات و تسلیات پر چکر  
نہیں گئے بلکہ مسلمانوں کی کفار قریش پر چڑھائی شروع ہو گئی آخر ام القریش فتح ہو گیا  
اور پھر اور تمام عالم میں فتوحات اہل اسلام کو خداوند کریم فی عنایت فرمائی اور سورہ  
اضراب میں مسلمانوں کی زبانی **هَذَا مَا وَعَدَ اللَّهُ الْعِدَّةَ عَزَّ وَجَلَّ** نے فرمایا  
یعنی مسلمانوں نے سچی غزوہ اضراب میں کہا یہ وہ تکلیف ہے جسکا وعدہ ہمہاں  
ساتھ اللہ نے کیا تھا یعنی اس آیت سورہ لقمر میں **وَاللَّهُ اعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ** کوئی سورہ  
آل عمران کی گیارہویں رکوع میں یہودی خوارمی ابدی کی خبر دی اور فرمایا **وَاللَّهُ اعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ**  
**عَلَيْهِمُ الدَّلَالَةُ** **أَيُّ مَا تَقْعَوْنَ إِلَّا يَجْعَلُ مِنَ اللَّهِ وَوَجَّهَ مِنَ النَّاسِ**  
**بِبَاءٍ وَالْغَضَبِ مِنَ اللَّهِ وَصُوبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا**  
**يَلْعَنُونَ بآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْبَنِيَاءَ يَغْتَبِوْنَ خَالِفَ**  
**بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ** **وَلَا يَرْجِعُونَ** **وَلَا يَرْجِعُونَ** **وَلَا يَرْجِعُونَ**  
دست اور اللہ کے اور سوائے دست او پر لوگوں کے اور کمالی غصہ اللہ کا اور  
کئی اور پر محتاج رہے اسوے کر وہ رہے ہیں منکر اللہ کی آیتوں سے اور مارتی رہے ہیں  
ماحق اور مافوق اس خبر کو دنیا میں کہ ایک نبی جاکرت یہودی نہیں اور یہ خبر مافوق

حکومت مستقر کرتے تھے کہ ہر قدرانی انیسویں وغیرہ کے حکمرانوں پر  
 حکومت نہیں رہی اور نہ قیامت تک کہیں کوئی حکومت ہو یا جو بن نہیں کرے سورہ  
 مائدہ کی ساتویں رکوع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتقال کی خبر خبر دی  
 کہ بعض الناس کا لا نعام فرما دیا گیا اور مومنین ثابت قدم رہا اور انکو راہ پر لے گیا  
 اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اصابکم موت منکم عن دینہ فسوف  
 یأتی اللہ بقریبکم و یحبسونہ اذ لکم علی المؤمنین اعتراف علی الکافرین  
 یجہدو فی سبیل اللہ ولا یخافوا و دینہ لاکم ذلالت  
 فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع عليم  
 اور جو کوئی کفر سے کاظمین سے اپنی دین سے لے لے گا ایک ایک لوگ کہ لوگو  
 چاہتا ہو اور وہ اسکو چاہتے ہیں نرم دل میں مسلمانوں پر اور زبردست میں کافروں  
 پر لڑتی ہیں اللہ کی راہ میں اور دینی نہیں کیسی الزام سے یہ فضل ہی اللہ کا دیکھا  
 چاہے اور اللہ کشائش والے بزرگوار اور موافق جبر خداوند اللہ عزوجل کے بعد  
 انتقال سینا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد کو اور کفر سے لے لے کر آپ بنی ہوئے تو انتقال  
 نہ فرمائے نبوت کو خدائی سہجائی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکی ساتھ نہ تھا کیا  
 اور انکو راہ پر لائی اور ان پر اللہ کا فضل ہوا چوتھی پیشین گوئی سورہ مہجۃ الکریم کے  
 نویں رکوع میں خبر دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان میں سے کہیں اور  
 کوئی اکبریت نہیں کر سکے گا اور فرمایا یا ایہا المرسلین و لیخبر ما انزل الیک  
 من ربک و ان لم تفعل فما یبسط علیک من اللہ و اللہ یشاہدک من  
 الناس ان اللہ لا یہدی الکافرین صحابہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا تجھ کو  
 رب سے اور اگر یہ نہ کیا تو تو نے کچھ نہ ہو سچایا اور سکا مقام اور اللہ تجھ کو سچایا کہ کوئی نہ  
 اللہ راہ میں دینا سکر قوم کو اور موافق اس خبر الہی کے آپ اور بن میں رہے اور

آسمان پر شریف نہیں لیئے گئے اور آپ کو کوئی شہید نہ کر سکا باوجودیکہ سحر و  
 نزول اس پر کبھی پہرہ وغیرہ کچھ نہ تھا ساتویں پیشین گوئی سورہ اعراف کی  
 تیسری رکوع میں پیشین گوئی بنیادی کفار قریش کی کی اور فرمایا **لَا يَجِدُ أَجَلَ**  
**لَا يَأْتِيهِمْ أَجَلُهُمْ إِلَّا يَوْمَ تَبُوءُ** اور **وَلَا يَسْتَفِيدُونَ** اور  
 سہ فرقی کا ایک ع۔ دہے ہر شب یونہی افلاک و عہدہ نہ دیر کریں گے ایک کٹری جلد  
 اور یہ اجل انکی بدر کی دن آگئے اور وہ تباہ ہو گئے اور یہ اصل انکی جیسی کہ لوح  
 محفوظ میں ثابت تھی یہ سچے صحیفوں میں ہیں تیرے اور ایمان اسکا مولیا انہوں  
 پیشین گوئی سورہ انفال کے آہوں رکوع میں فرمایا **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنَ فِي آلِ**  
**يَعْقُوبَ الْكَسْرُ مَا يَدْعُوا بِاسْمِ اللَّهِ فَادْعُوا بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ أَكْبَرُ** اور  
**وَيُعْطِيكَ اللَّهُ مِمَّا تَشَاءُ** اور **وَاللَّهُ يُعْطِيكَ مِمَّا تَشَاءُ** اور  
 میں ہیں قیدی اگر جانیکا اور تمہاری دل میں کچھ نیکی تو دلیکا تمکو بہتر ہے سے  
 جو تم سے بہتر ہے گیا اور تمکو بخشی گا اور اللہ بخشنی والا مہربان نسبت اس پر کہ یہ کاشان  
 نزول یہ بھی کہ فتح میں بدر میں جو ہر سادہ و شریف قیدی ہو کر آئی اور ان قیدیوں میں  
 محمد رسول اللہ عباس بن عبد المطلب ہی تھے اور اخر الامر قیدیوں کا چوٹنا  
 یہ قیدی کی ادا کرنے پر نہیں رہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے  
 چار آدمیوں کی فدیہ ادا کرنے کا حکم دیا انہیں اور عقیل بن ابی طالب کا اور نوفل بن  
 حارثہ کا اور یہ دو لون حضرت عباس ہی تھے اور قیدیوں میں تھے اور جو تھے عبد بن جراح  
 مہاجر حضرت عباس کا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا **يَا رَسُولَ اللَّهِ** چار آدمیوں کو تمہارا چاہیے بیگانے سے سال ہوا رہا ہے  
 میں اس قدر مال کہاں سے لاؤں اور کس طرح ادا کروں آپ نے فرمایا وہ سونا  
 حرام الفضل کے پاس کہا ہے اور اس وقت وہ وہ باتیں کہیں تھیں وہ کہاں  
 گیا اس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو یہ باتیں کو شہیدہ انہوں نے نہیں



مہین کی سبھی معلوم ہوئیں اور آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے وحی سے معلوم  
 کیا کہ آپ اس حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لیں کہ مسلمان ہوں گے اور اپنا اولاد  
 تینوں کا فدیہ ادا کیا مگر دل میں ملول ہونے لگے کہ میں نے یہ کر لیا ہے اور اسے اسلی حضرت عباس  
 رضی اللہ عنہ کی انکی شان میں نازل ہوئی اور اس تیر کریمہ میں اولاد سے وعدہ کیا گیا  
 کہ بیعت سے مال لیا گیا ہے اگر تم مومن کامل رہو گی تو اللہ تمہیں اس سے زیادہ  
 عنایت کرے گا اور اللہ تمہیں بخشے گا گو تم نے مقابلہ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیا  
 اور اس وعدہ کو اللہ عزوجل نے انکی ایمان دہلیک پر اور کیا حضرت عباس رضی  
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے میرے رب نے مجھے دو وعدہ  
 دیے تھے ایک تو امانت سے یہ تھا کہ تمنا جس قدر میں مال لیا گیا تھا اس سے زیادہ  
 دنیا میں عنایت کریں گے تو اللہ نے پورا کیا اب میری بیس غلام ہیں اور ہر ایک ان میں  
 سے میری مال سے میری بیس ہزار دنیا کی تجارت کرتا ہے اور سقاہ زعفران بھی  
 عنایت کیا اور وہ مجھے سب مالوں سے عزیز ہے اور دوسرا وعدہ معافیت سے  
 سو اللہ سے مجھی امید ہے کہ اوستی وہ پورا کرے گا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی  
 اولاد میں بہت سے بادشاہ ہونے اور یہ نکتہ بڑی خبری لوں پیش گوئی سورہ  
 یہود کی پہلی رکوع میں قریش کی نسبت فرمایا اِنَّ تِلْكَ اَشْخَاصًا  
 لَمْ يَرْفَعُوا عَلٰی كُمْ عَذَابًا

بقیہ کتبیں اور اگر تم پہر جاؤ گے تو ڈرنا ہوں  
 تم پہر ایک بڑی دن کی مار سے ... اور اس عذاب سے یا عذاب قہامت مرلوں گے  
 اور اس صورت میں ہر دن وہی دن ہوگا یا عذاب روریدر مراد ہے یا وہ عذاب  
 ہو کہ مراد ہے قریش پر کسی برس تک رہا اور اس میں مراد رکھا گئی لیکن دوسری تفسیر  
 صحت انبیاء سابقین سے موافق ہے اسلئے کہ زبور میں الوحیل کی نسبت فرمایا

خداوند اس پرستار ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ او کے دل اتنا ہے اور اس دن  
 روزِ بدر مراد ہے کیونکہ وہ اسی دن بارگاہِ ہے پس بیان ہی جو تک عذاب قریش  
 کا بیان کر اور لفظِ یوم کے ساتھ اس کے وقت کو بیان کیا ہے غالب ہے کہ وہی  
 مراد سورۃ تیلد سورۃ بقرہ کی سورۃ مذکور کہ اسی رکوع میں قریش کی ہی نسبت  
 فرمایا وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ  
 لَّيَقُولُنَّ مَا يَخْبِيهِمْ أَفَلَا يُلْقُونَ الْأَيُّومَ يَا تُبَيِّحُهُمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ  
 وَحَاقَ بِالْجُنَّةِ مَا كَانَ آيَةً يَسْتَفِزُّونَ اور اگر ہم دیر لگا دیں اور اس سے عذاب  
 کو ایک مدت گنتی تک نہ لکھیں کیا روک رہا ہو اور اس کو سننا ہی جس دن اور لگا اوپر  
 نہ پیر جاوے گا اور اس سے اور اس پر ہے گا اور جس پر پڑی کرتے تھے ... یا  
 شخص اشرف قریش ہے صحیحہ اصلی الد علیہ وسلم کو نبوت تکلیف دی تھی اور اس پر  
 اور ان پر لڑی جس سے رہی تھی اس لیے کہ یہ میں اس کے حکام کو بیجا بیان ہے اور ان کی  
 عذاب کی متعین ہوئی تھی اور صورت وقوع اس عذاب کی اوپر یہ نبی کی کہ اگر وہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے ساتھ مسجد الحرام میں تشریف رکھتے  
 تھے اور وہ یا نبیوں آئے اور اسے قاعدہ قدیم کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے استہزاء کے ساتھ پیش آئے اور طواف کعبہ شریف کا کرنے لگے جبریل علیہ  
 السلام نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو میں اس کے شر کو کفایت کروں پس حضرت  
 جبریل علیہ السلام نے ولید بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا اور عاص بن ہاشم  
 رضی اللہ عنہ کی طرف اور حارث بن فہس کی تاک کی طرف اور اسود بن عبد قیس کی  
 طرف اور اسود بن قیس کی طرف اشارہ کیا اور اس اشارہ سے وہ  
 اور سب کا کام تمام کیا پس ولید ایک پیش کر کے دکان کے پاس سے گئے اور وہ  
 سو فاقہ اور مسکی دکان میں بیٹھ کر اس کے سر پر چڑھایا اور اس سے نہ لگا

پس اوس شیر قضا سے اسکی پند لی رنجی ہوئی اور ایک شہریان اوس سے کہ  
گئی اور وہ مرکز دار الیوار میں پہونچا اور عاص بن وائل کی تلووی میں ایک کمانا  
جہاں اور پیر سوچ کر مر گیا اور جارت کی تاک سے خون اور سپنجاری ہوا اور مر گیا  
اور اسود بن عید لغوث موندہ کوزین پر مارتے مارتے مر گیا اور اسید بن مطلب  
کی ایک آنکھ بی نور ہو گئی اور غضب سے سر زمین پر دیدی مارتا تھا یہاں تک کہ  
مر گیا اور آیت کریمہ **اَلَمْ نَجْعَلِکَ الْمُسْلِمَ مَلِکًا مِّنْ دُونِنَا** یا نبی یا نبی کی شہر کی کفایت کا  
ہے گیا **مِنْ دُونِنَا** کوئی سورہ حجر کی پہلی رکوع میں فرمایا ہی  
**اِنَّا جَعَلْنَا لَکَ الْکُرْسِیَّ اِذَا جَلَسْتَ عَلَیْهَا** نہ آپ اوتاری ہی یہ نصیحت اور  
ہم اوسکے نگہبان ہیں ..... اس آیت کریمہ میں یہ خبر ہے کہ قرآن شریف  
آخر ہر تک نہ مقدم ہو گا نہ محو اور شہید اور مشکوک ہو گا اور یہ پیشین گوئی  
آج تک پوری ہی اور انشاء اللہ قیامت تک پوری رہیگی یا رسول اللہ  
گوئی سورہ نبی اسرائیل کے ساتویں رکوع میں فرمایا **اِنَّکَ کَادٍ لِّتَسْقُوْا**  
**مِنَ الْمَعِیْنِ لَیْخُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا لَیْلٌ سَمِعُوا نَجْوَیْکَ رَغِیْبًا**  
اور وہ تو لگتی تھی کہ ہر اسی جگہ کو اس زمین سے کہ نکال دین تجھ کو میان سے اور تبت  
وہ شیر نیگے تیرے پیچھے مگر تھوڑا ..... اس آیت میں یہ پیشین گوئی ہے کہ جب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین مکہ سے ہجرت کر جائیگی پھر قریش امن و امان سے مکہ میں پہونچ  
سے دنوں شیر نیگے اور پھر وہ ہلاک ہوگی اور ایسا ہی ہوا کہ جب آپ نبی ہجرت  
کی ہجرت کر گئے ہی برسوں قریش ہلاک ہوئی یعنی جنگ بدر میں انشورہ سے قریش مار گئی اور  
قیہ ہو گئی ..... سورہ نبی اسرائیل کی ہی آٹھویں رکوع میں فرمایا  
**وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَدُفِعَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ ضَعِیْفًا** اور کہہ آیا ہے اور نکل پہا گاہ میں مشکوک  
جو ٹھہری نکل رہا کہ ..... اس آیت میں یہ پیشین گوئی ہے کہ ایزیز علیہ کفر معدوم ہو گا اور کجا گیا

وایان زمین کے اور اسلام مخالف ہو گا اور مسلمان زبان بسین گئے اور مطابق  
 واقعہ بنے۔ واللہ اعلم اور یہ روز فتح مکہ قطیف میں تھا اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو یامین ایک لکڑی تھی اور خانہ کعبہ کے گرد زمین ہوساڑھ مینا ہی اور وہ شیشہ  
 وغیرہ سے زمین بن جسے چھوچھو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی سے  
 اول نبوت کی طرف اشارہ فرما کر اور یہ بیت کہ یہ قل جہاد الحق وادفع الباطل  
 تلامذہ فراتے پس وہ تب ادا لے لے کر پڑتے اور اس ایہ کریموں سے  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زمین میں نہ ہو مہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی فتح مکہ  
 منظر کی تھی اور جو اسیدین میں مکہ منظر میں تیزور لیا اور باطنی شیعہ کہ کفر و سیدین  
 مکہ منظر سے نکل جاگا ولله اعلم جو دہویں پیشین گوئی سورہ انبار آخر رکوع میں فرمایا  
 وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْقِصَّةَ الْأُولَىٰ وَالثَّانِيَةَ لِقَدْ كُنَّا أَكْثَرًا مُّقْتَصِدِينَ وَبَرَاءً مِّنَ الْمُفْسِدِينَ  
 سیدنا اکبر بن کے میر و تک بندہ نے زمین خاتمہ اس کتاب میں اس  
 مکتوب کا نشان تیار دیا ہے اگر مائین تو مطلب حاصل ہے اور اخبار الیہ صحت  
 اور اگر انشاید اپنی میں اگر مائین تو پیشین گوئی صادق ہے اسیلی کہ یہ کرم  
 زمین کے مالک ہوئے اور ہزاروں شہر انہوں نے فتح کئے اور اور مہم محمدیہ  
 بھی شروع سے مغرب تک مالک زمین ہوئے ہندوستان میں پیشین گوئی سورہ حج  
 کی جتنی رکوع کر شروع میں فرمایا اذین لیکن ین یقاتلون یا رسول اللہ  
 کہ ان پر ظلم ہوا اور اسد او کی بار د کرنی پر قادر تھے اپنے یہاں یہ کہ یہ ہجرت سے  
 برس روز کے بعد نازل ہوئی اور اس ایہ کہ یہ میں پیشین گوئی ہے کہ اللہ ہی مدد  
 مسلمان فتح باوٹیک اور قریش متلاہم ہوئے اور سجد اللہ ایسا ہی ظہور میں آتا ہے



است و جب تک کہ میں روئے لکھتی ملک میں اور وہ اس میں پیچھے اب غالب ہو کر لکھی برس میں  
 اب کو اہل تہذیب میں لکھی اور پہلے اور اس کے خوش ہون کے مسلمان اللہ کی مدد سے  
 مدد کر کے جو چاہے اور وہی جو زبردست رحم والا اللہ کا وعدہ ہوا اختلاف نہ کرے  
 اللہ اپنا وعدہ لیکن لوگ بہت نہیں جانتے اس لیے کہ یہ کاشان نزول ہے جو کہ عبت  
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نوین بہن بن خسرو بدیز شاہ فارس اور لشکر شہر  
 ولایت روم پر پہنچا اور وہوں نے کچھ شہر ملک عراق سے دیوین کو شہر دکن  
 لکھی اور لشکر اور لگا بہاگ گیا اس میں جو وقت کہ میں یہ خبر ہوئی کہ قریب خوش ہو کر غور ہون  
 سے کہو لگے کہ تم اور نصرانی اس کتاب ہو اور ہم اور فارسی امی ہیں اس میں جیسی جلدی بہائی  
 تمہاری بہائون پر غالب ہو کر ہیں جن بھی امید ہے کہ ہم بھی بہر غالب ہوں گے اور  
 مومنوں کو اور انکی اس خوشی سے بہر پہنچو بخا میں حق سبحانہ فیہ ایتہ کریمہ نازل کی اور  
 فرمایا کہ اب واقعی رومی مطلوب ہو گئے ہیں اور تم بھی تو اس سے مخلوب ہو مگر نصیب سنیں کی  
 ہو جو یہ بہر غالب ہو گئے اور تم بھی قریب بہر غالب ہو گئے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فر  
 اس لیے کہ یہ کہ نزول کر لکھ شکرین سے کہہ کہ تمہاری بات پوری نہ ہو گی اور تمہاری  
 و شہر دی نہ رہیں گی دیکھو اب چند برس میں کوئی بہر غالب ہو کر ابی ابن خلعت  
 شکر کے حکم اردی غالب نہ ہو کر اور اگر غالب ہوں تو میری تمہاری شرط ہی دس  
 دس جوان ازمنوں پر اگر رومی غالب ہو تو میں دو لگا نہیں تو تم دیکھو اور میں  
 کی مدت قرار پائی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم  
 میں یہ تمام قصہ بیان کیا اپنی فرمایا اصع تین سے تو تک ہوتی ہیں جا مال اور مدت  
 میں زیادہ کہ پس صدیق رضی اللہ عنہ نے نوٹ نو برس کی مدت سو سو اونٹ کے  
 شرط پر مقرر کرے اور چاہیں سے ضامن لکھے اور اسی مدت میں بہر غالب ہوں  
 اور دیوین میں لکھی ہوئی اور موافق خبر الی رومی پر غالب ہو کر اور ملک و شہر

اس خبر کی تحقیق فتح پور کے دن یاغزوہ حبیب کے زمانہ میں ہو کر اور دونوں  
 دن مسلمانوں کو فتح کی جی بلی دن کی فتح ظاہر ہو کر اور دوسرے دن اپنی  
 صورت صلح پیش کر کے جس سبب سے مکہ منقطع ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ کی بلی تقدیر  
 پر ان کی ان خلف کو سوانہ لہ اور دوسری تقدیر پر او کو کشتیاں سے سوانہ لہ  
 اس واسطیکہ ان میں صنف خروہ ان میں مقتول ہو چکا تھا ان میں روئے پیش کوئی معبر  
 احزاب کی یاخون رکوع میں فرمایا ماکان محمد اباحدین رجا لکم ولکن رسول اللہ  
 وخاتم النبیین کان اللہ بیکل شیء علیما **محمّد نہیں باب**  
 کسیک تمہاری مردوں میں لیکن رسول اللہ کا اور ہر سب بیور پر اور ہی اللہ  
 سب چیز پاتا انتہی اس پر کریم میں پیش کوئی ہے کہ کوئی ناجزادہ آنحضرت علی  
 اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں ہوگا اور ایسی ہی ظہور میں آیا۔ انیسویں پیش کوئی  
 سورہ صافات کی یاخون رکوع میں فرمایا **وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا**  
**الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ وَإِنَّ جُنَدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ قُلْ**  
**عَسَىٰ أَن يَكُونَ مَن قَدِ ابْتِغَىٰ لَهُمُ الْقَاتِلَ يَصِيرُونَ**  
 پہلی ہو چکا ہمارا حکم ان پر بندوں کو حق میں جو رسول میں بی شک نہیں کوئی  
 ہونی ہو اور ہمارا شک جو بھی بی شک وہی رہے سو تو انہی پر ایک وقت  
 تک اور اوں کو دیکھا رہ کہ الی دیکھ لیں گے انتہی اس پر کریم میں پیش کوئی ہو  
 کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہو گئی اور کفار مغلوب ہیں **بجہ اللہ**  
 اعظم الیاسی ظہور میں آیا بیستین پیش کوئی سورہ دخان کی پہلے رکوع میں فرمایا  
**فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ**  
**الْأَلِيمُ رَبَّنَا الْغَيْفَ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا نُنْجِيكَ كَلِمَاتٍ كَلِمَاتٍ**  
**الْبَاطِلِ كَسْرَى وَقَدْ جَاءَهُمْ دَسْفُوقٌ مُّبِينٌ لَّعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ**

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ النَّارِ  
كَيْفَ كُنَّا بِآيَاتِهِ آتِينَ كَذِبِينَ  
اور یہاں بت فرما دیکھنا اور اچکا دن یاں سول کو لکھنا یہاں اس سے یہ  
پھر فرما دیکھنے کے ساتھ باوجود اس بات کی کہ اس کی آیتیں سن دو قول مشہور  
ہیں آیا ہے کہ یہ پیشین گوئی ہزاروں عذاب شدت قحط گرج و غیش پرسلط  
ہو گیا جس میں ہر مردار وغیرہ کما کما اور کئی برس تک وہ اس میں مبتلا رہا اور یہاں  
ایام قحط میں سیلاب شدت ہو کر زمین و آسمان پر درمیان نظر پڑا کرتا ہے اور  
اسی ہی دھواں میں فرمایا اور دوسرا قول یہ کہ دھواں قیامت میں نہر گاؤ  
کا فراس سے بہہ نکلے گا کہ پھرین گئے اور مومنوں کو ان سے کام کی نصیحت  
کیفیت پیدا ہو جاوے گی اور پہلی تقدیر یہ طور اس پیشین گوئی کا ہو لیا اور دوسرے  
قول پر قیامت کو ہو گا اکیسویں پیشین گوئی سورہ دخان اسی آیت کے بعد فرمایا  
إِنَّمَا يَشْفُو النَّاسَ الْقَبَلُ لَئِنْ كُنْتُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ يُنْفِثُ الْبَطْشَةُ  
الْكَبْرَىٰ إِذَا مَشَقَّقُوا رَبَّ تَعَالَىٰ يَوْمَ تَكُونُ الْغُلَامُ مَبْثُورَىٰ وَنُونُ تَم  
پھر وہی کہ فرما دیکھنا اور اچکا دن یاں سول کو لکھنا یہاں اس سے یہ  
شدت قحط ہوئی اور سفیان حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض  
کیا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم کرتی ہو اور آپ کے قوم ہلاک ہوئی جاتی ہے جناب باری  
جل شانہ میں دعا کیجئے کہ یہ عذاب ان کے قوم پر سے انہی اپنے دعا کی اور وہ عذاب  
اور مٹ گیا مگر اس ایک کریمہ میں فرمایا کہ جب یہ عذاب تہذیب سے دلوں کو اور ہالٹ  
تم پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کی دہری ہو گی اور پھر تم میری نیکو فکری  
اور ایسا ہی ظہور میں آیا کہ پھر فرما دیکھنا اور اچکا دن یاں سول کو لکھنا یہاں اس سے یہ  
میں سرگرم ہوئی اور اللہ عزوجل نے بھی موافق وعدہ کی پوری کی روایت





ہاں ہے کہ بے لیں اللہ کا کہا تو کہہ تلخ ساتھ نہ جلو گویا ہی کہہ دیا اللہ فرمایا  
 ہر ایک کہیں سے نہیں شہر چلے بنو مارے پہاڑ سے کوئی نہیں پروہ جیتی نہیں تو  
 گھر تو ہر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیووت عمرہ کا لہ ارادہ کیا تو  
 عجب قبیلوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے مثل سلم اور اسع وغیرہ کا جو عمر کا بی کے لئے  
 اشارہ فرمایا مگر وہ عمر کا بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سفر میں جو بندہ  
 فتوحات تھا حرم ہی اور بیان حدیبیہ میں صلح ہو گئی اور لڑائی ہوئے ہوتے  
 ہو گئی اور یہی الرضوان بھی ہوئی اور اللہ عزوجل اور اسے راضی اور خوشنود  
 دیکھ کر حائل اسل اطاقت و فرمان برداری جیسے نواح خیر عطا فرمایا اور  
 اس کی اس ایہ کریمہ میں پیشین گوئی کی کہ او سکوا لیا فرمایا کہ گویا عنایت رکھی ہوئی  
 تھی اور ٹالین کو فقط جاتا ہے چنانچہ موافق وعدہ الہی وفتح ہوا لیکن حکم دیدیا  
 کہ جو اس سفر میں ساتھ نہیں ہوا وہ اس عنایت کے حاضر ہونے سے محروم ہے  
 چنانچہ کوئی اور اس میں حاضر نہیں ہوا اور وہ حصہ خاص اصحاب بیعت الرضوان کا رہا  
 چھپوین پیشین گوئی سورہ فتح میں اس ایہ کریمہ کے بعد فرمایا قُلْ لِلَّهِ الْفَيْتِ  
 مِنَ الْأَعْرَابِ سَتَدْعُوُنَا إِلَى قَعْدِمِ أُولَئِكَ بِئْسَ لِلْمُصَدِّقِينَ  
 تَقَالُیُ سَمْعًا أَوْ لِسَانًا فَإِنْ تَطِيعُوهَا يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا  
 فَإِنْ تَتَّبِعُوا أَهْلَكُمْ لَيَكُنَّ مِنْكُمْ قَلِيلٌ يُحْذَرُ لَكُمْ  
 عَذَابٌ أَلِيمٌ کہہ چھپے رہ گئے گنوار و نکو آگے تھک ملا دین گے ایک لوگوں پر بی  
 سخت لڑو اگئی تھم اون سے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانو گے و سو گا  
 اللہ تم کو نیک اجرا دے گا اگر بیٹ جاوے جسے پلٹ گویا بی بار بار و لگا تم کو و کہہ کی  
 بار بار اور اس قوم پر بھی سخت سے بات ہر ای مسلمانہ گد آپ کی مراد میں اور حدیق  
 رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہ لڑائی واقع ہوئی اور اللہ عزوجل نے فتح فرمائی اور

مسیحا کذاب مارا گیا اور یا قہیلہ جو ان کو دوسرے جو عمرو و جہین میں مقابل تھے اور  
 یافارس اور روم والی سرزمین اور چاروں تقدیر پر پیشین گوئی پوری ہو چکی  
 چیسویں پیشین گوئی سورہ فتح کی تیسری زکوع کہ شروع میں فرمایا لَقَدْ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُكَ لَكَ حَتَّى تَشْجُرَ  
 فَعَلِمْنَا فِي قُلُوبِهِمْ فَانْزِلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَابُوا فَخَافُوا  
 وَمَا كَانَ كَثِيرَةً يَأْخُذُ وَنَفَا وَكَانَ اللَّهُ يُعَزِّزُ لَكُمْ كَيْفَا  
 ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب ہاتھ ملایا لگی تجھ سے اس درخت کو  
 پھر پھر جانا جو ان کی جہین تھا سر انار ان پرچین اور انعام دی اگر ایک فتح نزدیک اور  
 غنیمتیں جو ان کو ملین گی اور ہی اللہ زبردست حکمت والا انتہی اس آہ کریمہ میں خیر کو  
 فتح قریب فرمایا چنانچہ اس صلح حدیبیہ کے بعد ہی فتح ہوا اور بہت سی غنیمتیں فارس  
 و روم وغیرہ کی آمد و عروج فی مسلمانوں کو عنایت کی ستائیسویں پیشین گوئی  
 سورہ فتح کی تیسری زکوع میں فرمایا آم يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ  
 مُّقْتَصِرُونَ وَهُمْ الْجَوْنُ وَيَقُولُونَ الذُّبُونُ كَيْفَ كُنْتُمْ سَبَّحَا  
 سبیل ہی بدلائل کے واسطے اب شکست کہا و یگانہ میل اور یہاں گئے پیٹھ دیکر انتہی  
 یہ عروہ بدلائل کی شکست کفار کی بقیہ پھر قریب خیر و اور ایسی ہی واقع ہوا ہے اور  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عروہ بدلائل میں راہ پر تھے تھے اور فرمائی تھے میرے ہمراہ  
 و لو لون اللہ اور اس سے اشارہ تھا کہ وہ نہایت کفار پر ج واقع ہوگی اور حضرت  
 فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے اہل ایسولین پیشین گوئی سورہ نصر میں  
 فرمایا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي  
 دِئَرِ اللَّهِ أَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَأَسْتَغْفِرْ لَهُ  
 إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی اور فسطاط اور تونی دیکھے

لوگ بیتہ اللہ کی دین میں غرض فرج تبت یا کی بول اپنی رب کی خوبان  
 اور لکھا کہ بشوالہ اس سے بی شک وہ مہات کہ بخوالا سے یہ پیشہ صورت فرج  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نازل ہوئی اور اس میں فرمایا کہ کیا فرشتہ تاب  
 فیصلہ کا آپ کے حق ہو چکا اور ملک عرب میں مسلمانوں کی دل ہر روز  
 وعدہ سچا ہوا اب اس مسئلہ کی گناہم بخشش کی طلب کرو تا درپہ شفاعت کا طر  
 اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا دنیا میں جو میرا کام وہ پورا  
 ہوا اب فقط کا آخرت باقی رہا ہے شفاعت اکت ہی اور ضر آخرت قریب آیا اور  
 اس سورت پر نزول کے دو برس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا  
 اور کوئی پوری سو چھتر سو تالی نازل ہوئی کہ بعد نازل نہیں ہوائی روایت ہی  
 کہ بعد نازل ہونی اس سورہ کے آپنی یہ سورت تیرہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
 روایتی آپنی فرمایا کیوں روتی ہو عرض کیا کہ اس سورت میں آپنی انتقال کی خبر  
 آپ فرمایا ہاں او کشفات میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرما اس سورت کی نازل ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا اسی  
 میرے پیٹھ میرے وفات کی خبر دی ہے شاعرانہ رسید از ان جہان ہر شخصیت  
 برم ہر غم رجوع ہنکام رفت بعش می برم ہر کس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر  
 یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اہل بیت سے میری پائیں پہلی  
 تم پوچھو گی کس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس چرین اور ایسی ہی ظہور میں آیا کہ تمام  
 اہل بیت بنوئی سے پہلی بعد انکی انتقال حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہ جنت کو  
 کے بعد اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 ملاقات کی و وسر امقصد حدیث شریف کی پیش گوئیوں کے بیان میں بکھلی  
 پیش گوئی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



وہ گذرتی تھی اسی ٹکری ٹکری کر دی تھی اور پہلا دیتی تھی اور درختوں کو چلاتی  
 تھیں اور پتھروں کو پانی کر دیتی تھی اور اس سے ایک بہر شریخ اور ایک نیلی نکلتی  
 ہوئی نظر برقی نہیں اور گرج کی آواز اس میں سے نکلتی تھی اور ہلکڑوں اور  
 پتھروں کو اپنی اگی رکھتے تھے بلکہ کثرت رحمۃ اللعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے مدینہ منورہ میں ہوا ہی سردانی تھی اور ایک پتھر ادا حرم مدینہ میں داخل تھا  
 اور ادا خارج تھا خارج کو بیونک دیا اور اس کو جو حصہ مدینہ منورہ میں تھا بلکہ  
 چلانے کے اور دھان اکسر دیکھو اور تائیدی جب شب سراج میں وہ آگ  
 موقوف ہو گئی اور امام مصلیٰ شام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ  
 مسو جہل الماشی فی الاعجاز بنا را لہجہ از اس آگ کو حال میں کہا ہے اور اس آگ  
 کا ظہور سے صدق اکثر پیشین گوئیوں کا جو بہ نسبت احوال آگ ووزن بخیر ان حدیث  
 میں وارد ہیں ہو گیا اور ایسویہ سے یہ علامت قیامت ہے وہ مصر میں چین گولی  
 عَنْ آئِی بَکْرَۃِ اَیَّ تَسْأَلُ اللّٰہُ صَلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یُنْزِلُ نَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ  
 یَخَاطِبُہُمْ بِہِ الْبَصْرَۃِ عِنْدَ نَعْمَۃٍ یَقَالُ لَہٗ دَحْلَۃٌ یُّکُونُ عَلَیْہِ جَسْرٌ یُکْشَرُ اَطْلَافُہَا  
 وَیُکُونُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِذَا کَانَ اَخِرَ الزَّمَانِ جَاءَ بَقِیُّ قَطُوفِ رَاۃِ عَرَاضِ  
 الْوُجُوۃِ صِخَارٍ الْاَعْمِیۃِ حَتّٰی یَبْنُوۡا عَلَی سَطْحِ النَّسْمِہَا  
 فِیْتَفَرَّقُ اَطْلَافُہَا ثَلَاثَ فِرَاقٍ فِرَاقٌ یُّخَذُّوۡنَ فِی اَذْنَآبِ الْبَحْرِ  
 وَالْبَرِیۃِ وَهَلٰکُوۡا وَ فِرَاقٌ یُّخَذُّوۡنَ لَا فِیْسِہُمْ وَهَلٰکُوۡا  
 وَ فِرَاقٌ یُّجْعَلُوۡنَ ذَرَارِیَہُمْ خَلْفَ ظُہُوۡرِہُمْ وَ یَقَاتِلُوۡنَہُمْ وَہُمْ  
 السَّہْدُ اَعْرَآہُ الْوَدَّ اَدْرَسَتْ اِلَی بَکْرَۃِہٖ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا میری امت کی کچھ آدمی ایک میدان میں آویڑے جسے حکانام لکھ  
 رکھتے ہیں ایک تھر کی پاس جو جلع کہتے ہیں اور اس کے سے واسے بہت کمزور

اور وہ مسلمانوں کے بڑے شہزادوں میں سے ہو گا اور جب آخر زمانہ ہو گا تو آدمیوں کے  
 نقشہ پر اس کے بیٹے چڑی ہوئے۔ آدمی مرنے اور انہیں جوئی ہوئی تھانگ  
 کہ وہ اتریں نہ کہ کناری پر بس شہزادے تین فرس ہو جائیں گی ایک فرس زمین  
 اور بیوں کی دھون کے ختم ہو گا اور ہلاک ہو جائے اور ایک گروہ  
 امان جیہیں گے اور بھیجی ہلاک ہو کر ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت پر ڈالیں اور لٹکیں  
 اور بھیجیں یہ بیوں کے ابو وادو نے اس حدیث کو روایت کیا ہے میں نے اس سے روایت کیا  
 کہ آبادی اور سمورے کی خبر دی اور بصرہ بغداد کی قریب ایک جگہ ہے اور بغداد  
 کا پانچواں بصرہ اسی طرف کا دروازہ ہے اور یہ شہر جلد ہی آباد ہوا اور جا  
 تخت شاہان خلافت عباسیہ اور ۵۶۱ھ ہجری میں حبشی اپنی خبر دی تھی ظہور  
 میں آیا کہ ترک چڑھ آئے اور ابالی بغداد میں گروہ ہو گئے ایک کسان اپنی وہ  
 بھی ہلاک ہو کر نیک گروہ امان چاہتے ہوئے لٹکے وہ بھی مار گئے اور  
 منقسمہ بالہ راخیر خلیفہ عباسی ہے اسی گروہ میں تھا اور ایک گروہ لڑا اور لڑتی  
 لڑتی میدان میں شہید ہو کر اور زندگی ابدی حاصل کی تیسری پیشین گوئی  
 وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لِيَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزًا لِيَسْرِي إِلَيْهِ  
 فِي الْأَنْبِيَاءِ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ وَرَوَاهُ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّبَةِ كَمُونِي گے ایک جماعت مسلمانوں کے خزانہ  
 ال کسری کا جو شک سفید میں ہے اس حدیث کو مسلم نے نقل کی ہے  
 کسری فارس کے بادشاہ کا لقب تھا اور امض مدائن ایک قلعہ تھا اور فارس  
 والی اسی سفید کو شک کہتے تھے اور اب اسکی جگہ مدائن میں مسجد ہے اور یہ  
 خزانہ مسجد ناظر القارون رضی اللہ عنہ کی زمانہ میں مسلمانوں نے نکالا۔

چوتھی باتیں کہ گویا دشمن نے یہ بھیج دیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مَزْرُوعٌ خَيْرٌ مِنَ الشَّرْبِ يَشْتَرِيهِ اللَّهُ ثُمَّ تَقْرُونَ فَارِسٌ فَيَقْتُلُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَقْرُونَ  
 الْيَوْمَ فَيَقْتُلُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَقْرُونَ الدَّجَالَ فَيَقْتُلُهَا اللَّهُ وَأَوْمٌ يَكُونُ  
 رِوَايَتِ رَجُلٍ رَافِعِ بْنِ عَدْبَةَ سَمِعَ كُفَّارًا سَمِعَ فَرِيَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَمَّ بِسَادِ كُرُوكِ فَزِيرُهُ عَسْبُ بَرِيسِ الدِّبْشِخِ عَنَايَتِ كَرِگَا تَمَّ بِمُحَمَّدٍ جَرَّهَا وَ  
 كُرُوكِ فَارِسِ بَرِيسِ الدِّبْشِخِ وَ كَرِگَا أَوْسِ بِرِجْمِ جَرَّهَا وَ كُرُوكِ  
 رُومِ بَرِيسِ الدِّبْشِخِ عَنَايَتِ فَرَسَا وَ كَرِگَا أَوْسِ بِرِجْمِ جَرَّهَا وَ كُرُوكِ  
 وَ دَجَالَ كِ سَا تَهْ بِسِ الدِّبْشِخِ وَ كَرِگَا تَمَّ بِمُحَمَّدٍ سَلَمَ نِي بِهْ وَ دَرِيشَا  
 نَقْلُ كِ سَبْ اَنْتَهِي فَزِيرُهُ عَسْبُ بَرِيسِ فَتَحَ بِهْ وَ اَوْرَا لِيَسِي هِي فَارِسِ وَ رُومِ هِي  
 مَفْتَحِ بِهْ وَ اَوْرِي بِهْ تَنِي وَ بَرِيسِ كُورِيَا نِ پُورِي نُو كِنِ چَوَقِي بَاقِي سَبْ  
 وَ دَجَالَ بِرِجْمِ يَابِي سَبْ وَ اَوْرَا لِيَسِي وَ اَوْسِ بِرِجْمِ الدِّبْشِخِ  
 فَتَحَ عَنَايَتِ كَرِگَا وَ اَوْرِي بِهْ بِرِيسِ كُورِيَا پُورِي هُو كِي يَا تَجُونِ بِرِيسِ كُورِيَا  
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ لَا تَقُوتُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقْتُلُوا  
 فَتَكُنَ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ  
 عَظِيمَةٌ دَعَا هُمَا وَاحِدَةً ثُمَّ جَمَعَهُمَا  
 ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فرمایا قیامت فاسیم نہو گی تا وقتیکہ قتال نہ کر لیں و و  
 جماعت ہو و گ اونہیں جڑا قتال اور اون دونوں کا ایک دعوے  
 ہوگا یہہ پیشین گوئی مئی اوس لڑائی کے جو درمیان  
 سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے



جین اور دونوں کا ایک عوی تنہا کہ برابر ایک اپنی حقیقت کا دعوی کرتا تھا مگر حق سبحانہ  
 سیدنا علیؑ کو کہہ کر لیا تھا جس پر شیخ محمد بن ابی بکرؓ قَالَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنِيرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ  
 مَوَدَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَ يَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا أَسِيدٌ  
 وَلَعَلَّ اللَّهَ يَصْلَحُ بِهِ بَيْنَ الْعِشَّتَيْنِ الْعَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
 رواہ البخاری روایت ہے ابی بکرؓ سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 منبر پر اور حسن بن علیؑ ایک پہلو میں بیٹھے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف  
 لوگوں کی طرف توجہ فرماتے تھے اور دوسری مرتبہ حسن بن علیؑ کی طرف یعنی لوگوں  
 کی طرف واسطے و غلط و انصیحت توجہ فرماتے تھے اور حسن بن علیؑ کو ازراہ شفقت و محبت  
 دیکھا کہ اپنی آنکھیں مبارک شہنشاہی فرماتی تھے اور اس وقت آپؐ فرماتے تھے کہ یہ بیٹیا  
 میرا سید ہیں اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی سب سے اکیہ و بڑی جماعتوں میں  
 مسلمانوں کی صلح کرادے گا۔ اور یہ دو بڑی جماعت عمرانیان حضرت امام حسنؑ اور  
 عمرانیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما ہیں اور دونوں مسلمان تھے اور یہ لڑائی  
 برابر مسلمانوں میں چل رہی تھی مگر طفیل وجود مبارک حضرت امام حسن رضی اللہ  
 عنہ کو مسلمانوں میں صلح ہو گئی اور لاکھوں بندگان جذام گئے اور پشیمان گوی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بکری بکری سیالوں میں پھنس گئی عن أم الفضل بنت الحارث  
 انھا دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت  
 یا رسول اللہ انی رايت جلما منکم اللیلۃ قال وما هو قالت  
 انہ شدید قال وما هو قال رايت کائ قطعہ  
 من جسدک قطعہ و وضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم رايت خیرا یلد فاطمۃ ان شاء اللہ غلاما

يَكُونُ فِي جَبْرِكَ فَوَ لَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنِ فَكَانَ فِي جَبْرِكَ  
 كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَتْ  
 يَوْمَئِذٍ أَعْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَ شَعْنُهُ  
 فِي جَبْرِكَ فَكَانَتْ مَتَى الْيَفَاسَةُ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْرُ يُقَاتِ الدَّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ  
 يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَنِيَّ أَنْتَ كَرَامَتِي مَا لَكَ فَلَا أَسْأَلُ  
 جِبْرِئِيلَ فَأَخْبِرَنِي إِنْ أُمِّتِي سَقَتِ ابْنِي هَذَا فَقُلْتُ  
 هَذَا قَالَ نَعَمْ وَأَنَا فِي بَرْزَخِي مِنْ تَرْبَةِ حِمْرٍ أَع

ت روایت ہے ام الفضل حارث کی بی بی سے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ  
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا  
 کہ یا رسول اللہ میں نے آج کی رات ایک خواب خوفناک دیکھا ہے آپ نے  
 فرمایا کیا ہے وہ میں نے عرض کیا وہ سخت ہی آپ نے فرمایا کیا ہے وہ میں نے عرض  
 کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک لڑکا اکیس مہارگ سے کاٹا گیا اور  
 میری گود میں رکھا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا  
 خواب دیکھا ہے انتا اللہ فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ میری گود میں ہوگا  
 یعنی یہ ورش کو واسطے پس حسین فاطمہ سے یہاں سے اور وہ میری گود میں  
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے موافق پس ایک روز میں  
 خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور میں نے حسین کو اکیس  
 گود میں رکھ دیا یہ بتورستہ ہے اور طرف بہ توجہ ہوئی تھی کہ ناگاہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکوں مبارک سے آئوہ سے پہنچا  
 اس میں عرض کیا میں نے کہ اکیس میری مبارک قربان اپنے انکوں مبارک

انسویوں جاری ہوئے فرمایا کہ میری یاں میں نہ ملے آئی اور نہ میری  
 کہ میری است میری اس بڑ کو قتل کر لی گئی بنے ازراہ ظلم شہید کر دیکھیں۔  
 عزیز کیا اسکو فرمایا ان اور لائی میرے پاس جبریل اوری ہی سر پہ  
 وہ ان کی مٹی سے سیٹھے جس پہ آبِ شہید ہو گئے وہاں کے سر پہ لائی لائی  
 اور وہ میدان گر پڑا تھا اور آبِ وہیں شہید ہوئے۔ <sup>مقتولین</sup> <sup>مقتولین</sup>  
 عَنْ ابْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِي تَقْيِيفِ كَذَّابٍ وَمَيِّتٍ رَفَعْنَا عَنَّا عَيْنَ اللَّهِ  
 ابْنُ تَضَمُّنَةِ الْكَذَّابِ هُوَ الْمُخْتَارُ وَالْمُبَيَّرُ  
 هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَنٍ  
 أَحْصَا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ قَبْلَ مِائَةِ أَلْفٍ وَعَشْرِينَ  
 أَلْفًا وَآلَ التَّرْمِذِيِّ وَرَوَاهُ سُلَيْمٌ فِي الصَّحِيحِ  
 حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ  
 قَالَتْ أَسْمَاءُ ابْنَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 حَدَّثَنَا ابْنُ فِي تَقْيِيفِ كَذَّابٍ وَمَيِّتٍ رَفَعْنَا  
 الْعَيْنَ عَنْ كَذَّابٍ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمَيِّتُ فَلَا إِخْلَافَ إِلَّا إِلَيْنَا  
 رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ عَسَاكِرَ  
 وسلم نے قبیلہ قصف میں ایک بڑا جو تھا ہے اور ایک معشہ اور ملا کو کیا  
 عبد اللہ بن خصمہ تابعی بنی بڑا جو تھا وہ مختار ہوا حسنی دعویٰ نبوت کیا اور  
 آخر کار موافق وعدہ الہی مار لیا اور ملا کو اور معشہ جلیج بن یوسف ہی  
 اور شام بن حسان نے کہا ہے لوگوں نے ان مقتولوں کو مظلوموں حجاج بن  
 یوسف کو انتہا کر لیا جو اپنے قید سے مار دیتے تو ایک لاکھ بیس ہزار روپے

اور سلم زبانی صحیح میں روایت کی ہے کہ جو وقت حجاج نے عبد اللہ ابن الزبیر کو  
 شہید کیا کہا اس پر اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے دشمن کوئی  
 کی ہے کہ قسین میں ایک کذاب اور ایک بلا کو ہوگا پس کذاب تو عم دیکھہ حکم  
 لینے وہ مختار تھا اور بلا کو میری خیال میں تو حجاج بن یوسف وہی بلا کو بھیجی  
 ابنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی تو یوں پیشین گوئی عن ابنی عثم  
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الذَّنْبَ  
 يَسُوقُكُمْ أَصْحَابِي فَكُونُوا الْعَدَّةَ اللَّهُ عَلَى شَرِّكُمْ رَوَاهُ الْقُرْمِذِيُّ  
 عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو وقت دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہوں میرے صحابہ کو پس کہو تم اللہ  
 کی لعنت ہو تمہاری شہ پر اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور مصداق  
 ابن شہین گوئی کہ خوارج و روافض بن مہد اہم اللہ و سون پیشین گوئی  
 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ دَعَى إِلَى أَبَا بَكْرٍ  
 وَخَالٍ حَتَّى أَكُتِبَ كِتَابًا فَإِنْ أَخَافُ أَنْ يَمُوتَ  
 مَيِّتٌ وَيَقُولَ قَائِلٌ أَنَا وَكَأَيَّابِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ  
 إِلَّا أَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْمُعَيَّدِي  
 أَنَا أُولَى بَدَلٍ أَنَا وَكَأَيَّابِي رَوَاهُ عَائِشَةُ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پاس اپنے باب اور بہائی کو بلا دی  
 تاکہ لکھہ دول میں سند خلافت کی پس تحقیق محکیو خوف ہوتا ہے کہ تمنا کرے  
 کوئی تمنا کرے والا اور کہے کوئی کہنے والا کہ میں مستحق خلافت ہوں اور میرے  
 ہوا کوئی مستحق خلافت نہیں ہے انکار کرے گا اللہ اور مومن مگر ابو بکر کو

یعنی خلیفہ با فضل میری پیر ابو بکر سی ہوگا اللہ بھی ابو بکر کو ہی خلافت کے  
 لیے پسند فرمائے گا اور مسلمان بھی ابو بکر کو ہی پسند کریں گے اور ایسا پھر پھر میں آیا  
 نے یہ حدیث نقل کی ہے اور حمیدی کے کتاب میں انہوں نے لاکھ جگہ لفظ انا اولیٰ ہے  
 ابو بکر ہی کہ میں بہترین خلافت کرنے والا ہوں میں نے اسے خود گفت انا موصی  
 الانبیاء قال کنت تم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حالہ  
 من حیطاب النبیۃ فجاء رجل فاستقم فقال النبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم اقم له وبشره بالجنة ففحمت له  
 فاذا ابی بکر فبشرته بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستقم فقال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم اقم له وبشره بالجنة فاذا اصر  
 فابشرته بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ  
 ثم جاء رجل فاستقم فقال لی اقم له وبشره بالجنة  
 علی بلی کا تعیب ہے فابشرته بما قال النبی صلی اللہ  
 علیہ وسلم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستجاب  
 متفق علیہ روایت ابو موسیٰ اشعر سے ہے کہ اوستہ تھا  
 میں ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں مدینہ کا باغون سے اور اس باغ کا دروازہ  
 بند تھا پس ایا ایک شخص اور اوستہ دروازہ کھولا اور چلا اور پہنچے اوستہ نے نہ بھانپا پس  
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوستہ کے لئے دروازہ کھول دی اور خود شخص ہی جنت کی اسی  
 سنادی پس نبی دروازہ حاکم کو لایا پس ناگاہ ابو بکر نبی کے اشارت دی میں ساتھ  
 اوستہ کو فرمایا تباہی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس چھوٹا لایا اللہ کو ابو بکر میرا ایک صحابہ  
 آیا اور اوستہ دروازہ کھولا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوستہ کو

دروازہ کو لے کر آئے اور بیت کی خوشخبری اسی اسی پس کہ لوہا پین نے دروازہ  
 اویں شخص کے لئے پس ناگاہ وہ شخص عمر بنی پس خبر دی گئے ساتھ اویں  
 امر کے کہ فرمایا تھا بلی اللہ علیہ وسلم نے پس تو نصیب آیا اللہ کی عمر عمر بنی  
 نکالی عکثہ کہ اسر شاہ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوا یا پس فرمایا حضرت  
 نے اسکی اسی دروازہ کو لے کر اور بہشت کی خوشخبری سنادی ساتھ بلای عظم  
 کہ کہ پھر چکی اویں کو لے کر آئے دروازہ پس ناگاہ وہ شخص عثمان بن  
 پس خبر دی گئے ساتھ اویں کہ فرمایا تھا حضرت نے پس شک کیا اللہ کا  
 عثمان نے پھر کہا اللہ سے یہ دروازہ کھلیا ہے یہ حدیث بخاری اور مسلم  
 نے نقل کی ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی بیٹیہ بلوی اور بلا کے ساتھ شہادت  
 ابوہی طاسر و باہر سے باہر بنی شہن گوئی عمن عبد الرحمن بن سلیمان قال  
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبائی تلک من ملوک الیم فیطعم علی اللدائت  
 کلوا لادیشق ردا ابی داؤد حنفی و ترمذی و ابی داؤد حنفی و ترمذی و ابی داؤد حنفی و ترمذی  
 سلیمان سے کہا اور انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
 یہ کہ اوسے گا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہوں سے پس غالب ہو گا تمام  
 شہروں پر سوا ہی دمشق کے نقل کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اور یہ  
 امیر تھوڑی خبر اور یہ بادشاہ سوا ہے و دمشق کے اور تمام شہروں  
 پر ابی داؤد حنفی کے غالب کیا تھا اور علم و علمہ تم و حکم۔

## دوسرا باب کلام محمد کی بیان میں

اسی فصل اس بیان میں کہ محمد عربی رسول اللہ علیہ وسلم نے کیا کلام الہی نازل ہوگا اور وہ قرآن شریف ہی دلیل اولیٰ بشارت معطوفہ الیکہ فی دسویں اور ستر گیارہویں درس میں ہی خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤا ہی تم جو سمندر پر کھڑے ہوئے کی سبھو والی ایک گیت گانے کے گیت کہ جس کا نام الہی ہے اور زبور کا ترجمہ گیت کے ساتھ بیسبل میں کرتی ہیں اور نیا گیت قرآن شریف جو صاحب بشارت پر نازل ہوا دوسری دلیل بشارت بیت الدین کے تیرہویں درس میں ہے اور تیسری سبب فہرست میں خداوند سے تعلیم پانچویں خط کچھ شریف کو بھی اور فہرستان کتب شریف الہامیہ میں درج الہام اور ان کی تعلیم قرآن سے ہی ہوتی ہے دوسری فصل اس بیان میں کہ قرآن شریف مثل تورات کے الواح پر لکھا ہوا نازل ہوگا بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر آدلا نازل ہوگا اور بواسطہ زبان نبوی پر نازل ہوگا۔ دسواں اور نوےواں اور ایک سو پہلے سے تہجد سے ایک نبی پر پا کروں گا اور اپنا کلام اور سکے موہنے میں دالوں گا اور اپنا کلام قرآن مجید کلام اللہ ہے اور موہنے میں ڈالنے سے یہی مطلب ہے کہ اولاً قلب رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپ کو انہیں کلمات اور نظم سے محفوظ رہے اور آپ اپنی زبان مبارک و راست کو ہونچا سنیں دوسری فصل اس بیان میں کہ قرآن شریف ایک امر ہے ہی پر نازل ہو جائیگا بلکہ تھوڑا تھوڑا نازل ہوگا اور وہ بھی ایک جگہ نہیں بلکہ ازمنہ متعددہ اور مقامات مختلف میں نازل ہوگا بشارت شریفہ درس ۹ و ۱۰ کو دانش سکھاویگا اور کسکو وعظ کر کے سمجھاویگا اور کسکو دودھ چڑھاویگا جو چاہتوں سے جدا ہو گئے۔ اکیونکہ حکم بر حکم حکم بر حکم قانون پر قانون فقہ قانون پر قانون جو تاحات تھوڑا ایمان تھوڑا ایمان ایمان وہ وحشی کی تھوڑی تھوڑی اور

ابو ہریرہؓ سے اس گروہ کی ساتہ باتیں گریگا۔ ۱۲۔ اور اوں سے اوستی کماہرہ  
 دو آرمہ دتی تم اوکو جو تنیکہ جو زمین آرام دیو اور میدان کی حالت پر مرد و ستون  
 نہوی ۱۲۔ سوٹ اوند کا کلام اوستی یہ ہوگا حکم بر حکم حکم بر حکم قانون بر قانون قانون  
 بر قانون تپو را سچاں تپو را وہاں تاکہ وی جاوین اور نہا رکی گریں اور شکست  
 کہا وین اور دامین پسین اور گرفتار ہو وین یہ بشارت قرآن شریف کی نفل کی ہو  
 اور خیر اس بات کی ہی کہ قرآن شریف سورہ سورہ اور آیت آیت ہو کر نازل ہوگا اور دفعہ  
 واحدہ من نازل ہوگا اور ایز کر میہ قل اٰمِنُوْا بِمَا دَاخَلُوْا فِیْ اٰیَاتِ الدِّیْنِ اَوْ نُوْا اِلَیْهِمْ  
 اِذْ اٰیٰی اٰیٰتِہُمْ یَخْرُجْنَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَزَّ وَجَلَّ اَلَّذِیْ یُخْرِجُ الْمَوْتِ اِلَیْہِمْ  
 وَیَعْدِبُ اِلَیْہِمْ اَلَّذِیْ یُخْرِجُ الْمَوْتِ اِلَیْہِمْ اَلَّذِیْ یُخْرِجُ الْمَوْتِ اِلَیْہِمْ اَلَّذِیْ یُخْرِجُ الْمَوْتِ  
 جاتی تھی کہ قرآن شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعہ واحدہ من نازل ہوگا  
 بلکہ لکھی لکھی ہو کر نازل ہوگا اور پیدائش کی سولہویں باتیں نسبت ہما علی  
 علیہ السلام کی مذکور سے وہ وحشی آدمی ہوگا اور زبان اسماعیل فریخ اللہ عربی  
 تھی پس قرآن شریف کی عربی زبان میں نازل ہوگی اس بشارت میں خبر جو تو فصل میں بیان کی تھی  
 کہ انورہ قسم اللہ کہ ساتہ ہوگا بشارت بیت العتیق اس پیار تو جاتی ہیں ان کو پہلی میں یہ ہرانی جو  
 شہر سے کہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنش نہ کرے گا خداوند جو تیرا ہم  
 کرنا والا ہے یوں فرما ہے درس ۱۲۔ اور تیری سب فرزند ہی خداوند سے  
 تسلیم ہوں گے یہ خطاب کہیہ منظمہ کو ہی اور خبر ہے کہ اللہ تجھے رحم کری گا  
 اور کلام محمد تیری فرزندوں کی تعلیم کو وسطے نازل ہوگا پس شروع میں اوستی  
 اسم اللہ الرحمن الرحیم ہو تو مناسک ہے یا تجوین فضل اس بیان میں کہ  
 قرآن شریف میں نسخ احکام ہی ہوگا بشارت تیرا یہ درس ۱۳۔ خداوند  
 کا کلام اوں سے یہ ہوگا حکم بر حکم حکم بر حکم قانون بر قانون قانون



تہو را یہاں تہو را وہاں تاکہ وہی جلی جاوین اور سہاڑی کریں اور شکست نہاویں  
 اور دامن میں بہن اور گرفتار ہووین اس میں سے صاف ظاہر ہے کہ کلام حق  
 کو کسی مرتبہ نازل فرما کر پور کریں گئے اور سکا فائدہ یہ ہو گا کہ کفار گرفتار ہووین  
 اور اسکی صورت یہ ہے کہ صنف اسلام میں آئے کہ تم دینکم ولی دین  
 نازل ہوا اور یہ قوت اسلام میں **وَأَقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ** کافر نہ ماکا ایفا کیا گئے  
**كَأَنَّهُ تَارِلٌ** ہو اور اسکا نام نسخ ہے جسکی فصل اس بیان میں کہ قرآن پیر  
 آیت کہ **مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ فَهُوَ عَدُوٌّ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيُّ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ** اور  
**الْمُؤْتِمِرِينَ كُنْتُمْ صَادِقِينَ** دکن میں **وَإِنَّمَا قَدْ مَاتَ آيُودُ** اور اللہ علیکم بالظاہرین  
 ہوگی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ تبارت تشریف لے کر ورسوں مذکورہ کے بعد یہ ورس  
 میں ورس ۱۲ ایسے کر تھے **بِأَنَّهُمْ يَنْفَرُونَ** جو اس گروہ پر کہ پیر و مسلم میں ہی حکم  
 کہ فرمود خداوند کا کلام سنو اگر کہ تم کہا کرتے ہو کہ ہمنی موت سے کھنڈ باندھا  
 اور عالم غیب سے یہاں کیا جت وہ جہلک تازیانہ حج سے ہوگی جلد کا وہ  
 ہم سہرہ بڑا کہ ہم نے جھوٹ کو اپنی پناہ کیا ہے اور دروغ کوئی کی آتشیں  
 اپنی میں چھاپا ہوا **وَالْحَقُّ خَلَقَ خَدَّوْذَهُ يَوْمَ الْفَرَاتِ** فرماتا ہے دیکھو میں صیہون  
 میں بنیادی کے ایک تیر کہوں گا ایک منہک مولا ایک مضبوط قیو والا پتھر  
 کہ اوپر جو آسمان لاؤے اٹا علی کر لگا ورس ۱۷ اور تمہارا عہد جو موت  
 ہو اٹوینکا ان ورسوں میں ذکر الہی کا ہے کہ ای ہو جو تم دعویٰ اس  
 امر کا کرتے ہو کہ دار آخرتہ تمہارے واسطے ہے اور عالم غیب سے تم نے  
 عہد باندھا ہے یہ عہد اور دعویٰ تمہارا زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم میں ٹوٹ گیا اور تم سے کہا جا گیا کہ تم ایک فقیہ ہی تنہا ہی موت کہو اور  
 تم نہ کہو گے مگر تمہاری کلام مجید کے ساتھ ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے

کہ بواسطہ قرآن شریف اس عرصے میں جو انقض ہو گا اور اس میں یہ کہہ کر مہر فی الکائنات  
 لَمْ يَكُنْ لَكَ خَوْفٌ اَنْ يَنْزِلَ مِنْكَ رَحْمَةٌ يَوْمَ تَكُونُ اَرْضُ يَهُودِيٍّ اَوْ كَنْزِيٍّ يَوْمَ تَكُونُ  
 مَوْتُ نَكِيٍّ اَوْ اَرَاكَ كَرْتَنَ تَوْبَاكَ مَوْتِي اَسْلُوْا فَرَايُوْكَ لَنْ يَمْنُقَ اَبْدَانُ اَهْلِيَّةِ  
 تَبْرِ اِيَابِ كَعْبَةِ شَرَفِ كَيْسِيَانِ مِيْنِ

اور اس باب میں کمی و فضل بن پہلی فصل اس بیان میں کہ سیدنا محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام القبلین ہوں گے اور کعبہ رب کی طرف کو تو آپ نماز  
 قائم کیا ہی کیسے اور وہ ایک اور آپ کی است کا ہمیشہ کے لئے قبلہ ہو گیا  
 مگر کچھ زمانہ تک آپ صبر اقصیٰ قبلہ بنی اسرائیل کی طرف کو نماز قائم فرمایا اور  
 اتنی مدت تک وہ ایک قبلہ رہے اور ذیل اس دعویٰ کی یہ ہے کہ غزل  
 انہ لات کر با بنون باب میں ہے اسی پر وسلم کہ بیٹوں میں تمہیں قسم دیتی ہوں  
 کہ اگر تمہیں محبوب مل جائے تم اسے کہو کہ میں عشق کی بجائے ہوں مسیح الحرام  
 کی زبان سے یہ عبارت حضرت سلیمان علی نبیہ و علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے  
 اور مخاطب صبر اقصیٰ ہے اور محبوب کعبہ شریف محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم ہیں اور ماننا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر وہ بیٹوں  
 سے یعنی اہل عباد و شجائون سے جو اس کی طرف کو ہتھیار ہوئی تھی اس کی  
 طرف کو نماز پڑھتے ہی اور سوا کہ جسے تک بدینہ منورہ میں ہوں گا حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر اقصیٰ کی طرف نماز پڑھی تھی اور اس مدت تک  
 وہی قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور بعد اوسے یہ حکم منسوخ  
 ہوا اور آپ اپنی عاشر کی طرف متوجہ کر کے اور عشق کعبہ منظرہ نے قلب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم براثر کیا اور کہا اِنَّا جِئْنَا مِنْ بِلَادِ اَیْمَةٍ کَرِهَةٍ  
 قَدْ نَزَّیْ نَفْسًا وَ جَبْنًا فِی السَّمَاءِ اس امر کو مان فرمائیے

دوسری فصل اس بیان میں کہ کعبہ شریف ہی قبلہ دائمی آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کا تہو کا صحیفہ سیماء علیہ السلام قنارت رقبہ  
 باب ۵ اسی بانجھ توجو نہیں جتنی خوشی سے لنگارتو جو عالمہ نہیں ہوتی  
 سہوہد کعبہ کا اور خوشی سے جلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ نبی کسی شخص پر  
 ہوگی اولاد ختم والی کی اولاد سی زیادہ ہیں اپنی جنمی کی مقام کو بڑا ہادی  
 ہاں اپنی مسکنوں کی پیردی پہلا دیع منت گرائتی دوریان یعنی اور اپنی پھیر  
 منسوب کرے۔ اسکو کہ تو دامنہ اور مائیں طرٹ میریگی اور تیری نسل تو ہوں  
 کی وارث ہوگی اور اوچار شہرون کو بسا دیگی متاڈر کہ تو پریشان نہو گے کہ اپنی جوانی گنگا  
 پانڈ اپنی بیوہ کی کا عار پر یاد نہ کیگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہی ایک نام  
 رب الفواج ہی اور تیرا سجات دینی والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری  
 زمین کا خدا کہلائیگا ۱۱ کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند فی تجھے طلاق کی  
 ہوئی عورت اور دل آزرہ عورت سے ہی اور جوانی میں ایک جور و کرماند  
 جور و کی گئی ہو پھر ظاہر میں نے ایک دم کر لئے تجھے جو تیرا لیکس اپن  
 بہت سی مہر مینوں کے ساتھ تجھی سمیٹ لو لگا قمر کی شرت کے حال میں میں نے  
 اپنا مونہہ تجھ پر ایک لختہ چپا یا پر اب میں اندھی عنایت سے تجھے میرے رحم کے لو لگا  
 خداوند تیرا بھائی والا ہوں فرماتا ہے ۹ کہ میری اگر نوح کی پانی کا سا عالمہ  
 ہی کہ جطرع میں نے قسم کہانی ہے کہ میرے زمین پر نوح کا سا طوفان  
 کہی نہ آو لگا اسطرع اب میں نے قسم کہانی کہ میں تجھے ہی بہر کسی آزرہ نہ ہونگا  
 اور تجھ کو نہ گھر کو لگا ۱۰۔ پہاڑ تو جاتی رہیں اور کوہ مل جائیں تجھے میری مہر مانی  
 جو تجھے میری وہ کسی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کر لگا خداوند  
 جو تیرا رحم کر والا ہوں فرماتا ہے ۱۱۔ اسی تو جو آزرہ خاطر ہی اور آندھی

کی دنیا جانی پہونی ہی اور نسل سے نسل و مہر و می دیکھ۔ میں تیری تہ و نگو سہری  
 سی نگار اور تیری بنیاد و بلوں سے دالوں لگا ۱۲۰ این تیری نفسی و ذن کو  
 بلوں سے اور تیری بنا گون کو ہکتی ہوئی جو اہری اور تیری ساری احاطی  
 بیش نسبت بہرین ہی بنا و لگا ۱۲۰ اور تیری سب قرینہ و خداوندی تعلیم  
 یا و نگی اور تیری فرزند بن کی سلاسل ہوگی ۱۴ اور تو را استبشاری ہی پایدار  
 ہو رہا سنگی اور تو ظلم سے دور رہی اور گہرینہ ہی کہ وہ تیری قریب نہ آو گی ۱۵  
 حکم سے کہ وی کہی آوین بر میری حکم سے ۱۶ این جو تیری خلاف جمع ہوں وہی  
 اپنوں کو جوڑ کی تیری طرف آو نکلی ۱۷ دیکھ میں نے لو ہار کو میدا کیا ہی جو کو ملی  
 آگ میں ڈالکی دھونکھائی اور انہی کام کی لپی ہتیار لگا لٹائی اور غارتگر کو خراب  
 کیونکہ لپی میدا کر تا کوئی ہتیار جو تیری بر خلاف بنا گیا کام نہ آو لگا اور جو زبان ہو  
 میں تجھ پر چلے گی تو او سی مجرم کر کی اسٹے درس اقولہ اری با تجھ حد طہاری  
 کعبہ شریف کے کوئی رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہلی ال ابھم  
 علیہ السلام ہی کہ مختلفہ موت بنیں ہو اس سبب ہی کعبہ شریف کو با تجھ فرمایا اور  
 سبب اقصی کی لانی کی آل سی موسیٰ و عیسیٰ علی بنیاد علیہ السلام طہر رسول موسیٰ  
 بن اور نہارون یا بر موسیٰ قولہ خوشی سی چلا اور وحید کر کی کا الہم حقیقت پیدا  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موسیٰ کعبہ شریف خوشی سی چلا اور نہا اور چاروں گوشوں  
 کعبہ شریف سی آواز آئی قل جاء کلمہ رسول میں اذ فی سبب معرفت تم تحقیق آیا  
 نہا ہی طہر ایک رسول تم میں اور قریش اس آواز سی بہت گہرا لگی تھی قولہ کہ  
 خداوند فرماتا ہی کہ بی کس جوڑی ہوئی اولاد و خیم و الکی اولاد سے زیادہ ہی  
 کعبہ شریف کی اولاد و امت محمدیہ اور امت محمدیہ کی زیادتی امت موسوی اور  
 عیسوی سی ظاہری اسلئے کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی امت

نبی امیرؐ کی اور رسالہ قوسوی اور عسوی خاص نبی اسرائیلؑ کی لکھی تھی اور رسالہ  
 شہری تفکین کی واسطی اور پردوں شرفین مشوخ ہو گئیں ہیں اور شریعت  
 احمدی باقی ہے اور مشوخ ہوئی ہے پہلی کتب ایتہ مجہدہ سے انہیں تھی ہیں اور  
 بی کس کعبہ شریف کو فرمایا اور حتم والی مسجد اتنی کہ اس وقت قبلہ انبیاء علیہ السلام  
 دہی تھا درس ۱۳۔ اپنی نبی کی مقام کو ثبوتی الہام تازانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 مسجد الحرام فقط اتنی ہی تھی جس کا اب طواف کرتی ہیں اور اسی مقام بولتی ہیں  
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرش کے مکانات خرید ہو سجدین شامل ہو کر اور  
 مسجد نبیؐ کی بھیگی کی مقام کو ثبوتی الحرام اتنی ہو گئی کہ اب موجود ہی اصل مسجد  
 بیسویں ہو گئی ہے اور اس درس میں اس سے زیادہ ہوئی مسجد الحرام کا بیان ہے اور اشارہ  
 اس طرف ہے کہ سفید مسجد الحرام زیادہ موجودی مگر وہ اصل مسجد کی حکم میں ہے اور نیز  
 میل جوج خانہ کعبہ کہتی ہی وہ فقط عرب تھی اور تمام عالم حاجی ہو گیا ہے اور کعبہ  
 قبلہ عالم نگیا ورس ۳ تو دسے اور بائیں طرف بڑی اور تیسری نسل قوموں کی  
 ولایت ہو گئی مسجد الحرام ہی دائیں اور بائیں طرف تیسری اللہ محمدیہ ہی دائیں اور بائیں  
 زیادہ پہلی انتہا مشرق اور انتہا مغرب تک پونہ بجائی اور نسل کعبہ شریف اللہ محمدی  
 آل اسماعیل فریج اللہ قوموں کی وارث ہوئی نو شیرانیوں سی ایران اور قطر انوں  
 سوشام وراثت میں بی اور اور بہت سی ملکوں کو وارث ہوئی قولہ اور اد جا شہر شوق  
 کو بادلی ہزاروں شہر مشرق سے مغرب تک امت محمدیہ سے آباد ہیں والحمد للہ علی  
 ذالک درس ۴ مت در کہ توہر شہان ہنگام کہتے کہ توہر سوانہ ہوگی کہ لڑائی  
 چوالی کی ننگ بھول جائی اور اپنی ہوگی کا عار پر یاد نہ کی وہ کیونکر تیرا خالق تیرا  
 شوہر ہے اسکا نام اب الافواج ہی توہر نجات دہنی والا اسرا مل کا قدوس ہے  
 وہ ساری زمین کا خدا کہلائے گا کہ خداوندی نبی طلاق کی موئی عورت اور دل پردہ

عورت سی تو اور دانی میں ایک جو روکی بانڈہ جو روکی گئی، جو میری بیابانی سے جس حد  
 ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی کہہ شریف کو تمہارے گناہ اور خیرات ابراہیم  
 حضرت اسماعیل اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو تمہارے گناہ اور خیرات  
 سمیت تھی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو تمہارے گناہ اور خیرات کی کہہ شریف کو  
 علیہ السلام کی اور کو پورا کیا، اسلیٰ بنی یعقوب علیہ السلام کا یہ قبیلہ قرار پایا اور زمانہ  
 بنی اسرائیل کی رعایت سے ہی ہوا کہ بنی نعلیم مسیحی اقصیٰ قبلہ امتہ اشرف صلی اللہ  
 علیہ وسلم کا قرار پایا کہ وہ حکم پر مشورہ ہو اور حکم ہو گیا کہ قیام قیامت تک قبلہ جمع  
 عالم کا کہہ شریف ہی رہے گا اور اول درسون کی یہی معنی تھی اور خالق العز و جل جلالہ  
 شوق قرار دیا اور محاورات بیل اسی قسم کہ بنی اور کہہ شریف کو جو رد قرار دیا ہی اور  
 وہ روکی ہوئی تھی، بانڈہ تھی ہی کہ انیا اور سی بنی اور پیدا کیا اور بنی مول انہی پر کسی طرف  
 پہنچی شروع کر دی اور انہی شدہ مول کو اسکی دامن پر کیا حکم دیا اور اسکی طرف نہ  
 کوئی رسول پہنچا کہ نہ سی بنی اسیر اور اب ہلائی ہوئی ہوگی کہ انہی رسول محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی طرف پہنچا اور حکم شدہ مول کو اسکی دامن پر کیا حکم دیا اور  
 پریشان ہوئی اس بات کی خبر دی ہی کہ کسی وقت بنی اور کوئی اپنا قبیلہ پہنچا کہ بلکہ خبر  
 پہنچا کہ قبیلہ اور محدث ہو و عالم اسکی اور میں رسول بنی اسرائیل ہی تھی ہی طرف کو نماز میر  
 پر میں کہ اور جلد وہ ساری زمین کا خدا کا ایک گناہ سی کہہ شریف کی ہی اور تکلیف  
 سی جو اوی تو بنی عبادت سی تو بنی ہی ورس، میں نے ایک دم کی اور پہنچی پہنچا لیکن  
 اس میں بہت سی ہر بنیوں کو ساتھ تھی سب سے لگا کہ قہر کی شدت کی حال میں میں نے  
 کو انیا میں پہنچی ہی ایک خط لکھا یا ابراہیم بن ابی عنایت سی پہنچا کہ کہہ شریف کو  
 ترانچا انوار لاریں فرماتا ہے کہ میری الکی میری فوج کیانی کا سامنا نہیں ہے جس طرح میری  
 قسم کہانی ہے کہ میری زمین پر فوج کا سا طوفان کہی نہ اور کیا اگر میری طرح اب میں فی

قسم کہانی کہ میں تجھی پہر کسی از روہ ہونیکا اور تھکونہ کمر کو لگا بہار تو جانی رہن اور  
 کوہل جانیں پر میری اور تانی جو تجھی کی کبھی غائب نہ ہوگی اور میری تلخ کا عہد خوشتر  
 نیکو لگا خداوند جو تیرا رحم کرنا والا ہے یوں فرماتا ہے کہ ذکر غزوات میں بیان ہوا  
 ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خواص مہتبہ صحف الہی میں  
 ایک یہ میری تھا کہ حرم مجسم میں ایک مرتبہ ایک کی لمی قتال جلال ہوا اور حرم میں  
 قتال واقع ہوا اور برادر کی بی بی کی پہلی حرمت تھی و لسی ہی پہر یہ ثابت ہو چکی  
 اسی امر کا ان درسون میں بیان ہے اور یہ بیان دفعہ گد کعبہ شریف کا ہی جو ملائکہ  
 وقت شاید کہی کہ یہ عجب ملاوا اور تیار ہوا کہ پہلی ہی بی غزنی اور بی حریتی کی اور  
 دفعہ اسکا اس طور پر فرمایا کہ جسکے زمانہ فوج ولید السلام میں بسبب شامت کفار کے  
 ظہور ہجرت نہایت ہوا اور قلعہ عالم کو ڈوبو دیا تھا اور تیری جگہ بی یانی بہر گاہ تھا ہی  
 ہی اس وقت میں بسبب سزای تکلیف تیری رسول کی اور شامت کفار فجار کی  
 بی حریتی ایک دم کی لمی ہوئی اور یہ اس بی حریتی کی ساتھ تجھی پنجاس اہنام سے  
 پاک کر دیا کہ جسکے قسم کہانی گئی ہی کہ فوج کا سا طوفان پہر کبھی زمین پر نہ او لگا اسی  
 ہی قسم کہانی گئی کہ تیری حرمت پہر کبھی زلزل ہوگی اور تجھے میں پہر سیکو قتال جلال  
 بہن ہوگا اور تیری رسول فی یہ جگہ جلاوولع میں سنا دیا ورس ۱۱۔ اے ای تو جو از روہ  
 خاطر ہی اور علی ہی حرم ہی دیکھ کہ میں تیری پتروں کو سرمے لگاؤنگا اور  
 تیری بیٹا و ملیون ہی دالو لگا ۱۲ میں تیری قحطیوں کو لعلوں ہی اور تیری ہاتھوں کو  
 حکمتی ہو جو ابرسی اور تیری ساری احاطی بیش قیمت پتروں ہی بناؤنگا شش زمانہ کتاب  
 سی تا زمانہ سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ شریف کی گروہ کائنات  
 حرم مجسم اور چار دیواری مسی الرحیم ہی نہ تھی بلکہ کعبہ شریف کو قرب اوہر اور دوسر  
 قریب مکانات تھی مگر بعد زمانہ انکسرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطی لویا موئی

دینی الیٰ بنی قریظہ حضرت اسی ہونی کہ خوبی اوسکی بیان میں نہیں آسکتی مگر  
 تباریکہ کہ حضرت بنی حبیب کہتے ہوں مسلمانوں کی زمانہ خلافت عمر ابن الخطاب  
 رضی اللہ عنہ میں اور مسلمان سب کے احوال میں نہ سما سکی اور سب کے ہر ہونی بھی نہیں  
 کر سکا ان میں سے اور اوسکی کہ وہ کیا حال وغیرہ نہ تھا پس عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز کی کہ  
 جو بزرگ ہوں یا جاوید اور قریظہ کے مکانات خرید کر اور ڈاکر مسجد میں داخل کریں اور  
 بعضی قریظہوں کے مکانات کی جینے سے انکار کیا تو ان سے زبردستی لے کر مسجد میں  
 داخل کریں اور ان کی قبرت پر چار آدمیوں کی نظر کی وہی کہتے تھے کہ مسجد میں لے کر گئے اور  
 گھر والوں نے عتاب پر کر تھیت لی لی پس اسی دیوار کی بنانی کا حکم دیا جو قدوم  
 کم ہوں اور پھر حضرت یہ دیوار تیار ہوئی اور ان پر چراغ بکھڑے ہوئے تھے  
 اور اس دیوار میں دروازے پہلی دروازہ کی سامنے بنائی گئی تھی اور یہ تعمیر ہوئی  
 سن پنجویں میں ہونی پہر چپ از حد زیادتی ہونی مسلمانوں کے زمانہ میں حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاش کی پھر زیادہ کیا مسجد کو حضرت عثمان نے اور پیش  
 کیا کہ خرید کر مسجد میں لیں اور جسے انکار کیا اوسے قید کا حکم دیا اور یہ زیادتی سینہ  
 چھاپس چھری ہوئی علی اللہ علیہ وسلم میں ہونی اور دالان مسجد میں پہلی مرتبہ حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ اس دفعہ کی زیادتی میں بنانی پھر زیادہ کیا مسجد اکبر کو عبداللہ  
 بن الزبیر رضی اللہ عنہما نے اور قریظہ کی گھر خرید کر اوس میں داخل کر کے یہ تعمیر صحابہ  
 ہوں علی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور ثانی اول ان میں سے وہ ہیں جنکی نشان میں  
 زبان وحی ترجمان ہی وارد ہوئی کہ کان نبیا بعدی لکان قبل اور یہ تجویز  
 زیادتی مسجد بنی انہیں امیر محمد بنی تھی جو امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ  
 کو قلاب پر عالم عقیب سے زبان تھی اور اب اور سلطان اہل اسلام کی تعمیر کا ذکر  
 پھر تعمیر کیا ابو بکر عبدالملک بن مروان نے اور مابذ کیا اوسکی دیواروں کو اور



[illegible]

میں داخل ہو گا جس ۳۴ اتوار استبدادی کی باریک جادہ کی تہ تیغی دور رس  
 کہ نہ ڈر نہ ڈر اور گہرے سہی کہ دوسری قریب زاد کی آہ املن ہے کہ دی گئی الگ ہی چون  
 بر سر ہی حکم ہی نہیں جو کوئی تیری رخصت جمع غولن دی اتنے کو تیر کی تیری طرف  
 اذیت کش استبدادی کہ بد شریف کی بیہوشی کہ فرزند ان کہ بد شریف راست گاہن اور  
 الحی بعد کہ سب فرزند ان کہ بد شریف راست گوین اور اور در و غلو فرزند ان کہ غلبہ  
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتی ہیں ایسے نہیں اور اور اسکی خلاف کہتی ہیں اور  
 یہ ہیں اور کہ بد شریف کہ گہرے سہی کہ نہ ہو گی یعنی بعد فقہ اصحاب قبل اور وہ ہیں تو  
 ملاک ہی ہوئی اور بند رہوں درس میں حضرت عبداللہ ابن ابی ربیع رضی اللہ عنہما  
 کی شمارت کا بیان ہے اور اکی ختم بابت تک اسی امر کا بیان ہے کہ قبل قیامت کوئی  
 کہ بد شریف کہ ہندم نہ کہ سیکھا اور جلد ہند کی ہند کی سیراٹ سے اور انکی  
 راستبازی محسوس ہی اس امر کی پیشین گوئی ہے کہ مظلومین قیامت تک مسلمانوں  
 کی ہی حکومت رہی اور اس نجات کی جملہ توہم پریشان ہو گی اور استبدال دائمی کہ  
 شریف کا نام ہے اور دوسری دلیل بشارت طلوع جلال الہی صلی اللہ علیہ وسلم  
 باب ۱۲۰ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آتی اور خداوند کی جلالت سے تجھے بر طلوع  
 کیا ہی ۲ کہ دیکھتا رہی زمین پر چلتی اور تیری قوموں پر لیکن خداوند تجھے بر طلوع ہو گا  
 اور اسکا جلال تجھ پر ہو گا سہ اور قومیں تیری بر دشمنی ہیں اور شامان تیری  
 طلوع کی شعلہ میں جلنکی ۳۴ اپنی انکھ میں اور ہا چاروں طرف لگا دے کہ وہی سب کی  
 سب اکٹھی ہوتی ہیں وہی تجھے پاس آتی ہیں تیری بیٹی دوری آونگی اور تیری  
 بیٹان گھر میں اور مٹائی جاوونگی وہب تو دیکھنکی اور تیر اول اول لگا اور کشادہ  
 ہو گا کیونکہ ہند کی فراوانی تیری طرف ہر گاہ اور قوموں کی دولت تیری  
 پاس فرہم ہو گی ۶-۷ وچھین کشتی بخشی لگی جہاں لگی میدان اور عقیقہ کی

جوان اور شیریں وی سب جوانی میں اور نیکی اور سونا اور لہارن اور نیکی اور خداوند کی تعظیم  
 کی بشارتیں سننا دیکھنا، قیدار کی ساری بہترین تیری پاس جمع ہونے کی نصیحت کی تیری  
 خدمت میں حاضر ہونے کی وی میری منظوری کی واسطے میری نصیحت بہترین تیری اور  
 میں اپنی شوکت کی گہ کو بزرگی اور نگاہ کی کون میں جو بدلی کی طرح اور تیری آتی ہیں اور  
 کہوترون کی مانند اپنی کابک کی طرح یقیناً سبھی ممالک پر تیری بادشاہی اور تیری  
 کہ جہاز پہلی اور نیکی تاکہ تیری بیٹوں کو اون کی روپی اور سونے سمیت روزی خداوند تیری خدا  
 اسرائیل کے قدوس کے نام کی لہی لاوین کیونکہ ادنیٰ تجھی بزرگی وی ہی اور اچھے  
 بیٹی ہی تیری دیوار میں اور ہادنگی اور ان کی بادشاہ تیری خدمت گذاری کرنیکی اگرچہ  
 میں نے اپنی قسمی تجھی مارا پر تیری ہر بانیوں ہی تجھ پر رحم کرے گا اور اور تیری بہانہ  
 کہلی ہونگی وی دن رات کہی نہ ہونگی تاکہ قوموں کی دولت تیری پاس لاوین  
 اور اون کی بادشاہوں کو دھوکہ دیا کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمت گذاری  
 نکرنگی بان وی قومیں ایک سخت لڑاک کی جانیگی ۱۲ کنعان کا جلال تجھ پاس اورنگ  
 سرور اور جھوٹ اور دیو دار ایک ساتھ تاکہ میں اپنی مقدس مکان کو راستہ گردن اور  
 اپنی پانوں کی کرسکیور رونق بخشوں ۱۳ اور تیری غارت گردن کی بیٹی ہی تیری اگی تیری  
 اور نیکی بان وی سب جنوں فی تیری تحقیر کی تیری باؤ تیرے نیکی اور وی خداوند کا  
 شہر اسرائیل کی قدوس کا چھوٹا تیرا نام رکھنیگا اور اسکی بدلی کہ تو برک کی گئی  
 اور تجھ ہی نصرت ہوئی ایسا کہ سیامی نے تیری طرف گہ زبہ نکینا تجھی شہر افت رہی  
 اور پشت در پشت کی لوگوں کا سرور بناؤنگ ۱۶ تو قومیں کا دورہ بنی چوس لگی  
 بان بادشاہوں کی حیاتی چوس لگی اور تو جانیگی کہ میں خداوند تیرا بچا ہوا اور میں بچو  
 کا تھا اور تیرا چھوٹا لایوں میں تیرے کی بدلی سونا لاؤنگ اور لوسی کے بدلے  
 روپا اور لکڑی کے بدلے اور تیرے کی بدلی لوہا اور میں تیری جاکھوں کو سلامتی اور

اور تیری جانوں کو صداقت عبادت گزارا الکی کو تیری سرزمین میں ظلم کی یاد دہانی  
 نہ سنی جائیگی اور بہتری مسجدوں میں خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیواروں کا نام  
 نجات اور اپنی دیواروں کا نام ستودگی کہہ سکی ۱۹۔ الکی کو تیری روشنی دن کو  
 سورج سے اور رات کو تیری جاذبہ جاذبہ سیڑھی کی ملکہ خداوند شیرا بدی نور اور تیرا خدا  
 تیرا جلال ہوگا تیرا سورج بہرہ بخشی نہ دیکھگا اور تیری جاذبہ کار زوال نہوگا کیونکہ خداوند  
 شیرا بدی نور ہوگا اور تیری ماتم کی دن آئے ہو جائیں گے اہل اور تیری سب لوگ  
 راست باز ہوگی موی میری ابد تک سرزمین کی وارث اور میری لگائی ہوئی مہنی اور  
 میری ہاتھ کی کاریگری تیرنگی تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو ۲۲۔ ایک چھوٹی سی ایک ہزار  
 ہوگی اور ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہوگی میں خداوند اسکی عین وقت میں ہمہ سب  
 کو یہ یاد کر دے گا میں دین شہر تیرا ہو کہ تیری روشنی اتنی شگبہ معظمہ کو خطاب ہی اور  
 سید الشہداء حضرت علی علیہ السلام کی وقت ایک نور ظاہر ہوا جس سے نصیری شام  
 کی محل کی والدہ ماحدہ فی دیکھی تھی اور پسی روشنی باطنی کہیہ شریف کو مثل قلبہ ہوئی  
 تمام عالم کے اور مثل پاک ہوئی دامن کہیہ شریف کی تبون کی نیاست سی الی غیر ذلک  
 موجود باوجود سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی ایسی ہی روشنی  
 ظاہری ہی حاصل ہوئی اب کئی ہزار قندیل حرم مجسم میں ہر شب کو روشن ہوتی ہیں  
 اور ایسی روشنی کی رونق ہوئی ہے کہ بیان میں نہیں آسکتی ورس ۲ دیکھ تار کی زبر  
 پر چاگئی اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تیرے طالع ہوگا اس ورس میں زمانہ نصبت  
 نہ دے گی کو کہیہ شریف ہی فرمایا یہی حق ہے وقت میں تمام عالم عرض شرک و کفر میں گرفتار  
 تھا اور میں حق پر بعض اس کتاب میں تھی اور یہ مہمون حدیث شریف میں وارد  
 ہوا ہی ورس ۳۴ اور قوین تیری روشنی میں اور شاہان تیری طلوع کی نیاست  
 دینگی اس ورس کی پہلی جہلی میں اس امر کا بیان ہے کہ جب قوین لڑائی سے

اس وقت اور پھر تیسری مرتبہ سوچا کہ جو باتیں گناہ اور قیام تیری روشنی میں جانیں گی تو  
تیری نورانی اور حاصل کرانگی اور دوسرا جملہ اس کی بیان فرماوی ہی کہ اس وقت تیری نورانی  
نقطہ غمخوارم نہ ہوگی بلکہ اس روشنی الہی سے شاہان زمین ہی بہرہ ور ہوگی اور تیری نورانی  
بادشاہ تیری خادم ہوگی اور اپنا لقب خادم الحسن البشیر فیض تیری نورانی حقائق میں شراکت  
الیوم المقادیر میں ۲۱۔ اپنی انگریز اور ہندو اور چاروں طرف لگا کر دینی سب کی سب اکوٹی  
مہوتی ہیں وہی تجھ یا میں آتی ہیں تیری بیٹی دوری آؤنگی اور تیری بیٹیاں گود میں  
اور ہوائی جاؤنگی یہ بیان حج ہی اور چاروں طرف سی حجاج مثل جانوران پرندہ  
شیر لکڑی چلی جاتی ہیں اور نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اتنی کثرت  
کہاں ہوئی تھی وہیں وہ شب تو دیکھیں گے اور روشن ہوگی ان تیرا دل اور چہلیگا اور  
کشادہ ہوگا کیونکہ سنت کی فراوانی تیری طرف پہرگی اور تو مومن کی دولت تیری  
پاس فخر ہم ہوگی جس سے اس دور میں نہ بیان ہی کہ حسب وقت سیہ حجاج تیری نورانی  
کی ہی چاروں طرف سی آؤنگی اس وقت میں خلافت تیری آل کی ہوگی اور اور فرما  
تیری اولاد کی پاس اس وقت میں کہیں ہوگی اور اسی ہی سحر المظہور میں آیا کہ تیری  
حجاج کی خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی شروع مہوتی اور پھر  
بروز ترقی پے مہوتی رہی درس ۶۔ اوٹھیں کثرت سی تھی اگر چہ لانگی دریاں  
اور غنہ کی جوان اوٹھیں ہی سب جو سب باکی ہیں آؤنگی اور خداوند کی تو فرعون  
کی رشاہتیں سناؤنگی کثرت اوٹھان کی موسم حج میں حرم حرم میں مہوتی ہو دیکھو  
سی غنہ رکھتی ہی اور طرف سی اوٹھوں پر حجاج آتی ہیں اور رشاہت تو رعب اللہ  
یاک شاہ تلبہ کو فرمایا سی والدہ علیہ درس کے قیدار کی ساری بہترین تیری پاس  
میں ہوگی بنیط کی ہندی تیری خدمت گداری میں حاضر ہوگی وہی تیری منظوری  
کی واسطی میری منہج پر چربانی جاؤنگی اور میں اپنی شوکت کی کبر کو بزرگی

میں دین میں قربانی وغیرہ کی بیج کا بیان ہی اور قیادار اور منبسطہ ہوا جہاد ہی  
 اسما عمل علیہ السلام کی تہی اور قیادار احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 یہاں اور جہاد ہی منبسطہ کی واسطے میری بیج پر چیرائی ہوا دین کے اس امر کو بیان  
 دینی ہی کہ میں نے بیج ہادی وغیرہ ہوا کہ میری کہ بیج النبی وہی ہے اس لیے کہ ابراہیم  
 اور محمد علیہ السلام سے دین امتحان ہوا اور ایک پہلی منبسطہ ہوا دین بیج  
 ہوا تو لہ اور میں انہی شوکت کی لہ کو لرزگی دون کا بش رب البیت فی حقیقت میں کہ تہ سزا  
 کو سزا نزل ایہ کہ قول و جماعت شغل المسجد الحرام فی حقیقت ما لکم من قول و جماعت

منقول بیج کی غلط فہمی ہی اظہار میں شمس ابن من الامس ہے کہ درون  
 دین میں ایک طرف موندہ کر کے سببہ و حارہ لاشربک بجالاتی ہیں اور نہ درون او سکے  
 قربان ہوتی ہیں سیکر دین انکاد اس بگڑے رب البیت سی عرض و معروض و سنا جا  
 کہ میں نہ درون جانور نام خدا ہر سال و بان بیج ہوتی ہیں لاکھوں خلق خدا امیر و  
 غریب و شاہ و فقیر ایک وردی سی حاضر ہیں سر کلمی ہیں یال کبریٰ ہوی ہیں چہرہ پر  
 اخبار عاشقانہ پرا ہوا ہی قربان ہوتی ہیں ہوتی ہیں ہوید الاسلام کو گیارہویں صفحہ کے  
 حاشیہ پر پندہ کر کے لکھا ہی کہ یہ کی عمارت میں حکو اہل السلام سب سی زیادہ مقدس  
 سمجھتی ہیں ایلو لکھی کے ستون لگی ہوئی ہیں اور اون ستونوں کے بیج میں چاندی کی  
 چیلغ اور ان میں اور سونی کا پیر بالائی جس سے تمام حقیقت کا پانی کرتا ہی تمام دیوار  
 باہر کی طرف سیاہ شجرہ کی ہوئی ہیں اور او سکے پردی میں ظلامی و ڈیران  
 راستہ میں یہ پردہ ہر سال شاہ روم کی طرف سی بدلا جایا کرتا ہی برخت حصا  
 جنوں کی حال میں کہ منظرہ کی بیان میں ایک کتاب لکھی ہے یہ فقرہ لکھتی ہیں رنگاہ  
 کا اثر او سکی عجیب طرز کی پردی چاندی اور سونی کی اخرا طرچہ انون کی روشنی  
 اور لاکھوں آدمیوں کا مسجد و ہونا گمان اور خیال کی طاقت سے باہر ہی

ورس ۸ کی کون ہن جو بدلی کی طرح اور قی آتی ہن اور نیز کینو نروں کی مانند اپنی  
 کا باب کی طرح فٹ لاکھون حاشقان الہی ہر سال مثل کینو نروں کی اور کہ جو حرم حرم  
 جو اتنی لکھو مثل کا باب کی امن اور حرم زمین ہی پوختی ہن اور وہاں جا کر قمر لون کے  
 مانند اپنی اوقات یاد خدا میں گذارتی ہن اور حرم حرم حرم میں کینو نروں کی بھی کثرت  
 ہی مدراج النبوت میں ہی بعض سیر کی کتابوں میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما  
 سی روایت ہے کہ خانہ کعبہ کی گردنیں سو ساڑھے میت رکھی تھی اور قبائل عرب اور ہن  
 کی لمبی قربانی وغیرہ کرتی تھی اور تلبیہ میں بھی اور ہنیں شریک کرتی تھی پس خانہ کعبہ  
 کی جناب بارہی میں عرض کیا کہ الہی سیری گردان تو نکی کب تک پوجا ہو کر گئی اور  
 کب تک تیری عبادت میری گردنوں کی پس اللہ عزوجل نے خانہ کعبہ کی طرف تھی  
 بھیجی کہ قریب ہی کپہا کروں میں تیری لمبی ایک صاحب نور کو اور بھیجوں میں  
 تیری طرف ایک قوم کو اونگی وہ تیری طرف کر گسوں کی مانند اور میل کر نگی تیری  
 طرف جیسا کہ میل کرتا ہی پرند اپنی بیٹوں کی طرف اور آواز کرینگے تیری گرد  
 تلبیہ کی ساتھ ورس، یقیناً سحری ممالک میری راہ نکینگی اور نہ سینس کے جہاز  
 پہلی اونگی کہ تیری بیٹوں کو اونگی روپی اور سونی سمیت دور ہی خداوند تیرے  
 خدا اور اسرائیل کے قدوس کی نام کی لمی لاوین کیونکہ اوسنی سچی بزرگی دی ہے  
 ش سحری ممالک راہ نکیتی ہن اور تیرے کسی شہر فارس کا نام ہی اور وہاں سی  
 ہی بوسیلہ دریا ہی حج کو آتی ہن اور چاندی سونا اور کا جہازوں میں ہی لدا ہوا  
 رہتا ہی ورس ۹ اور حبشیوں کی بیٹی تھی تیری دیوارین اور شاؤنگی اور اونگی  
 بادشاہ تیرے خدمت گذاری کو نگی سلطنت عثمانیہ کے زمانہ میں  
 دیوارین کعبہ شریف روکی حد مدہ سی سمیت ہو کشتن تہذیب پہر طہین  
 عثمانیہ کی وقت میں تعمیر ہوئی اور سلاطین عثمانیہ اداہم السدا قبلہم اجنبی محض

کہ شریفیت ہی میں نہ اسماعیل نے خود کلام کی اولاد میں نہ ابو جعفر علیہ السلام کی الہیت  
 میں اور انہیں کا لقب خادۃ الحرمین الشریفین ہے ورنہ اگر قبہ میں فی انبی تہرستے  
 تھے بار پر اپنی میریابیوں سے تجھ پر رحم کرو گناہوں پرانہ جلیب قتال حرم محترم کا ہے  
 جو آپ کے لئے ہوئی اور پر حرمت ابدی ہے اہمیت ہدی درس اور  
 تیری پہا نگین نبت کبلی رنگی دسی دن رات کبھی جہنہ نہ ہوں گی اس میں پیش کوئی  
 الہی کی موافق دن رات حرم شریفیت کی پہا نگین کبلی رہتی ہیں وی دن رات کسی  
 بندہ نہیں ہوتی ہیں وہن اصدون میں اشد قیلا اور سجدہ پڑھتی کے دروازے کے  
 رات کو بند ہو جاتی ہیں درس ۱۲ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خد شگداری نہ کری  
 سرباد ہو جاوی گی ان وی تو میں ایک لوت ہلاک کی خاشاکی شش ہو د خد شگدار  
 کو یہ مغلطہ نہ تھی ہلاک ہوئی ایسی ہی کہ شیر والی پہی خد شگدار کہ یہ مغلطہ نہ تھی وہ بھی  
 ہلاک ہوئی اصحاب فیل عدا کو یہ مغلطہ نہ تھی وہ بھی ہلاک ہوئی قرا مطی جو خد شگدار  
 کہ یہ مغلطہ نہ تھی وہ بھی ہلاک ہوئی ایسی وہ کہ کوئی خد شگدار کہ یہ مغلطہ نہ تھی ہلاک ہی وہ  
 تھی اور سلطان محمود خان صر جو م و غفور کی وقت میں جرمین پر ب لٹ ہو گئی تھی ہلاک  
 ہوئی درس ۱۳۔ لبنان کا جلال تجہ یاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیو دار ایک ساتھ  
 تاکہ میں اپنی مقدس مکان کو آراستہ کروں اور اپنی بانوں کی کہ سیکور و فون ٹختوں  
 ش لبنان ایک چار شام کا نام ہے اور وہاں کی لکڑی شاید اپنی ہوتی ہو اور ہل حرم  
 شریفیت کی تعمیر لکڑی بہت صرف ہوئی تھی ہر جب آگ لگ گئی اور بہت تھنہ  
 ستون بھی اس میں خاک ہو گئی تھی جہت لداو کی ہو گئی ہے اور قبیلہ عالم عودا کہہ  
 مغلطہ کا یا تو ان کی کہتے ہوئی پر صاف وال ہے اور در حقیقت یہ لفظ از قبیل  
 متشابہات ہی درس ۱۴۔ اور تیری خار تگروں کی بیٹی یہ کہ تیری ہل  
 او شکی بان وی سب جہنوں سے تیری تختیر کی تیری بازو بہر شریف اور وی خد



اسلیم کی قدوس کا بیہوش تیر نام رکھنے کی شکر تیری ہی کی غارتگر اصحاب فیل تھی  
 ورنہ لشکر میں سے آیا تھا اور تمام اہل بین سلمان ہوئی اور کعبہ شریف کو بانوں پر  
 اُٹھائی اور الا ایمان ایمان والہ حکمت ایمان زبان وحی تیر جان سے اونکو بشارت ملی  
 اور شاہد بخش تھی مسلمان ہوا اور اسکی انتقال کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی صدر ہا کوں کے فاصلہ سے اسکی نماز جنازہ تیری اور مدارج النبوت میں لکھا  
 ہے کہ مکہ منظمہ کرنا ہون سے صدیوں ہی ہی اور اگر نہ تھا تو اب ہو گیا ہا اسکی  
 بدلی کہ تو شرک کی گئی اور تجھ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی فی تیری طرف گداز  
 ہوئی نہ کیا میں تجھی شرافت والی اور ریشہ در ریشہ کی لوگوں کا سرور بننا و لوگ  
 کہ منظمہ میں قبل نوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اکمل افراد انسان سینے انبیاء  
 علیہ السلام کے پیدا نہیں ہوا اسلامی فرمایا کہ کسی آدمی فی تیری طرف گداز نہ کیا  
 اور شرافت دینی ہی ہی کہ قبلہ دائمی تھیں اور اس تو قوموں کا وہ بھی  
 جو میں بیگی ہاں بادشاہوں کی چاتی چوسکی اور تو جانیں گے کہ میں خداوند تیر  
 سبحانوالا اور میں یعقوب کا قادر تیرا حیرانہ الامون میں قوموں کی دود چوسنے  
 کی تہمتی ہیں کہ اور سب شرائع اس وقت میں منسوخ ہو جاتیں اور بادشاہوں  
 کا چہانی چوسنے کی تہمتیں کہ ایسی خدمت کریں جو حق ہوا اور وہاں کی رہنما والوں  
 کو مثل اپنی شیر خواہ چوکی پرورش کریں اور خادم الحرمین الشریفین اور ام المومنین  
 ایسا ہی کرتی ہیں ورس، اسین بتیل کی بدلی ہونا لا و لگا اور تو ہی کی بدلی ہو  
 اور لکھئی کی بدلی بتیل اور بہتروں کی بدلی ہونا اور میں تیری حاملوں کو سلامتی  
 اور تیری حاملوں کو صداقت بناؤں گا اس ورس کی پہلی جہا میں بیان ہے  
 کہ حرم محترم میں میں بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوئی بہت بکثرت  
 ہو گئی اور بتیل کے بدلی ہونا صرف ہوگا اور ایسا ہی ظہور میں آیا خلاصہ تو اسخ  
 مستقیم میں تھا اور اول جہنم ہونا لکھا گیا کہ یہ وہ عبد الملک بن خردان ہی اور

اور او شہنشاہ راجہ برہمنا لکھا یا تھا اور یہ ولیمہ بنی خدا اللہ سے  
پتیس ہزار دینار پتہری خانہ کعبہ کو دروازی اور شہنشاہ راجہ اور گویہ شریف سے  
اندک ستونوں پر لگائی اور امین ابن ہارون رشتہ فی مسلم کی یاس انہار دہلی  
دینا پہنچی اور یہ مسلم اس کی طرف سے کہ مسئلہ کا عامل تھا اور حکم دیا کہ ان کی سوتی کی  
پتہری بنو ان کی خانہ کعبہ کی دروازی پر لگوا دو پس مسلم نے پہلی پتہری اوکھڑا کر ان کی  
ساتھ ملا کر اور پتہری بنو انی اور دروازی خانہ کعبہ پر لگائی اور مین اور دروازی جلجلی  
اور شہکین ہی سوتی ہی کی لگائی اور جلجلیہ متوکل عباسی بنی اسحاق سفار کو حکم  
دیا کہ تمام گوشہائی خانہ کعبہ کو سوتی سی بنادی اور او سکوسونا بہت سا اس کام کو  
واسطے دیا اور مصمتہ دار او سکلی اہارہ ہزار عثمانی پتیس اس کام کو پورا کیا  
اور جو بہت کعبہ شریف کی پورانی سال کی ہو گئی تھی او سکوبھی بدل دیا او سک  
جانب کی پتہری لگوائی اور سترہ ہزار درہم سے مقام ابراہیم کو بجلی کیا اور  
الہ مقتدر نے حکم دیا تھا کہ خانہ کعبہ کی اندر کی ستونوں پر سونا پسٹ دین پس  
ایسا ہی کیا گیا ستہ تین سو دس ہجری بنوی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور پتہری  
دینار در رحال بن علی الجوانی ۹۶۲ھ ہجری بنوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی  
واسطے لگائی سوتی کے پتہرون کی خانہ کعبہ کی اندر کی ستونوں پر اور پتہری او سک  
جنون نے بجلی کیا خانہ کعبہ کو غسانی ملک منظر صاحب میں ہے اور  
او سک پوتا ہی او بن میں ہی ہے اور نام اس کا ملک محالہ ہے اور بجلی کیا ملک  
ناصر صاحب مصر نے خانہ کعبہ کو ساتھ پتیس ہزار درہم کی اور او سک پوتی نے ہی  
بجلی کیا خانہ کعبہ کو اور ۹۶۱ھ ہجری بنوی میں سلیمان خان کے حکم سے  
جانب کی پتہری جبرائی گئے اور نیز خلاصہ تواریخ مکہ متظہ میں ہے روایت کی  
گئی ہے کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی وقت میں مدائن کسری

فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہلال کعبہ شریف کو بھیجی اور وہی خانہ کعبہ کے اندر  
 لٹکانی گئی اور شام جب اس نے ایک رکعت کی سب سے پہلی ہی دو ہی خانہ کعبہ شریف میں  
 لٹکانی گئی اور یامون رشیدی نے ایک یا قوت سب سے پہلی ہی اس کے ساتھ بھیجا اور موسم  
 حج میں خانہ کعبہ کی درہ ازہی پر وہی لٹکانی گئی اور یہ سب کچھ جاسی نے ایک کاس طمانی  
 مرصع بھیجا پس لٹکایا گیا وہ وہی کعبہ شریف پر اور اس میں موتی عمدہ اور یا قوت اور  
 زمرہ دی بہا لگی ہوئی تھی اور محکم باللہ نے ایک قفل خانہ کعبہ کے واسطے بھیجا تھا اور  
 انرا انتقال سونا تھا اور جب شاہ سلیمان ہوا اس کے بھائی میں تو اس نے خانہ کے  
 واسطے ایک طوق سونیا اور بھیجا اور اس میں جو بہرہ بھی لگی ہوئی تھی اور ایک یا قوت  
 بھی اس نے خانہ کعبہ شریف کے واسطے بھیجا تھا پس لٹکایا گیا وہ کعبہ شریف پر متحدہ  
 ظلیفہ کی حکمت سے اس کے نقاشی میں شاد رہیں اور بادشاہ بھیجتے تھے قندیلین  
 سونیکے واسطے لٹکانی کی کعبہ شریف میں اور یہ جب واقع ہوئی فتی ملی میں اور محتاج  
 ہوئی خادم حرم شریف کے لیکے بعض اہل نقاشی سے اور کہا گئی اور یہی عادی  
 انکی کہ جب ان باس مال ہوتا تو صرف کہ فی اس کو جو اسے خانہ کعبہ میں اور محتاج  
 ہوئی تو صرف کہ فی ان کو اپنی حاجات اور اخراجات اہل جہاد اور دفع فساد میں ملکہ  
 خرچ کرتی تمام اوقاف و اعیان اور مدرسوں اور رباطوں میں اور مدرسوں کی کتابوں  
 میں یہی ان کا معمول تھا پتا تک کہ کہا ایک شیخ نے جب کہ لکھا گیا وہ اور اسکی  
 استین میں سونی کا انکار تھا خانہ کعبہ کی قندیل کا کہ نہیں نفع دیتا زنا نہ کعبہ کو  
 لٹکانا اسکا اور نہیں ضرر دیتا یہی اس کو نہ لٹکانا اسکا نہ تو پہلی مضمون اس میں کہ  
 شرح موعی رہا و سہرا مضمون اور وہ یہی کہ تیری جا کلمہ سلامتی حلق کی  
 باعث ہوگی اور چیرا ہوگی اس کا بیان یہی کہ حاکم خانہ کعبہ کی اہل ایمان میں جو  
 باعث امن خلق میں اور پہلی حاکم بن نور خدا علیہ وسلم صدیق اکبر میں

دس ۱۸ اگلی کو تیری سرزمین میں ظلم کی آواز سنی نہ جائیگی اور نہ کھتری سرحدوں  
 میں خزان باہر بادی تو ابھی دیواروں کا نام نجات اور اپنی دروازوں کا نام سود کی  
 رکھیں گے شرک ظلم عظیم ہے اور وہ دیوار سے سے سد و دم ہوا اور دیوار میں مسیحی الحاح  
 کی نجات ملی دیوار میں ہیں اور نہیں اگر اگر قاتل ہی تیار لے لی تو ہمارے نزدیک و  
 دیوار سے پھر نا جائز نہیں ہے دس ۱۸ اگلی کو تیری روشنی دن کو سورج سے  
 اور رات کو تیری چاندنی چاند سے نہ ہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور  
 تیری ماتم کے دن آخر ہو جائیں گے تصدیق کامل اس دس کی اوسکو نصیب  
 ہو جو مشرف بربارت خانہ کعبہ ہوا ہو اور قول برخت صاحب کا پہلی منقول ہو چکا  
 سی اور بت پرستی کو شریف کی گھر کی موقوف ہونا ماتم خانہ کعبہ کا اختتام ہونا ہی  
 دس ۱۸ تیری سب لوگ راست باز ہوئی دیوار تک سرزمین کی وارث اور میری  
 لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتھ کی کار لگی تیری تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو رہے  
 محمد سیکی شریف ہو اور ہاتھ محمدیہ کی راست باز ہو نیکی سند کی لہی مؤید الاسلام سے  
 قول ان خون کا نقل کرتا ہوں وہ صدق مقال و دیانت معلانہ گویا میں ہیں  
 حال سلطنت اروم کی سلطانوں صدق دیانت داری کا لکھ کر لکھائی واقعی یہ بات  
 تمام قوم کی دیانت کر سب سے ہو اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب اللش  
 ہے اور امانت محمدیہ ہی لگائی ہوئی ٹہنی برکت کی ہے اور تیشول میں مسیح  
 علیہ السلام نے بھی اس قسم کے معنوں امانت محمدیہ کی نسبت بیان فرمایا میں اور  
 اس اشارت کی پند رہوں دس کے جملہ میں بھی شرافت دہلی اور شرف در  
 شرف کی لوگوں کا سرور بناو لگا سی ثابت ہے کہ کعبہ شریف ہر دامن قلم  
 رنگا اور یہ شرافت اوسکی کسی موقوف نہ ہوگی اور یہ بھی کعبہ شریف کی اشارت  
 ہی تحفہ سعید علیہ السلام باب ۱۲۹ ای بحری سرزمین تیری استوا سی

تم لوگو جو دور ہو کان دہر و خداوندی بھی رحمت سے بلایا میں جب سے انجو  
 مال کے بیٹ سے نکلتا ہے اسے اوسنی میرا نام مذکور کیا ۲ اور اوسنی میری  
 ہونہ کو تیرا توار کے نامذکور کیا اور مجھ اپنی ماہیہ کے سالیہ تلے چھپا رکھا اوسنی میری  
 تیرا بار کیا اور اپنے ترکش میں مجھے چھپا رکھا ۳ اور اوس سے مجھے سے کہا  
 تو میرا بندہ ہے تجھ میں اسی اسرائیل میں اپنا جلال ظاہر کیا لگا در میں ۶ وہ فرماتا ہے  
 کہ یہ تو کم ہے کہ تو یسویب کی فرعون کی بر بار کرنے اور اسرائیل کے بھی ہوونگی  
 ہر انگلی کے میرا بندہ ہو بلکہ میں سے تجھ کو جو قوموں کے لئے نور بخشا کہ تجھ سے  
 میری نجات زمین کی کناردن شک پہونگی خداوند اسرائیل کا قدوس  
 اور اوسے سپانے والا اوسے جسی انسان چھپ چکا ہے اور اوسے  
 است کو نفرت ہے اور اوسے جو حاکمون کا چاکر ہے خداوند یوں فرماتا ہے کہ شاہان  
 نظر کریں گے اور اہمہ کہی ہونگی شاہزادی ہے اور سجدہ کریں گے خداوند سے لئے  
 جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جس نے تجھی برگزیدہ کیا ہے  
 کہ میں سے قبولیت کے وقت میں تیری سستی اور نجات کردن میں نے تیرے  
 مرد کی اور میں نے تیری حفاظت کی اور است کی لئے تجھے ایک عہد بخشا تاکہ  
 او برقرار رکھی اور ویران میرٹ وارثون کو دیوی ۹ تاکہ توفیق یوں کو کہے کہ کل  
 چلو اور افکین خزانہ ہرنی من سے ہیں کو اب کو دکھلا دوسے راسون میں خبریں گے  
 اور ساری اونچی حکمہ اونگی چراگاہیں ہونگی نہ سوکی ہونگی نہ پیاسی اور نہ گرمی کا جوش  
 اور نہ سردی کا کھوپ اور بار ایک کھوپہ فرہ جس کی رحمت ادن میرے اہنچ لے طلیکا  
 اور پاتے لے ہو تو ان کی طرف اونگی رہبری کریگا ۱۱ اور میں انی ساری  
 کوستان کو ایک راہ گذر والوں گا اور میری شاہ راہ میں اونچی کی جائیگا  
 ۱۲ دیکھو سے دور سے افسیگے اور دیکھ لے ان سے اور رحمت سے اور پیسے سے اور پیسے سے

کہ ملک سے ہوا اسی اسماعیل کا و خوش ہوا ہی زمین اور ازانہ اور ہوا و ای ہمار و  
 کہ خداوند اپنی لگو کو نکالتا تھا اور اور نور نور و ہر رحم فرماتا ہے ہر انگلیں  
 صہون کہتے ہی ہوا وہ نے مجھے ترک کیا اور اور خداوند مجھے پہل گیا ہے  
 دیا۔ کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اپنی دودھ پیتے بچے کو پہل جاوے اور اور  
 رحم کے فرزند پر مرنے نہ کہاؤں سے ہاں دی شاہ پہل ہوا و ہر مین سے تجھے  
 نہ ہو لونا کا دیکھ میں نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیوں پر کو دی ہے اور تیری  
 شہرناہ ہمیشہ تک میری مانتے ہی، اتیری بیٹے آنے میں جلدی کرتی اور  
 وی جو تجھی برباد اور اور جار کرتے تھی تیری بیچ سے نکل جاتی ہے اور اپنی انگلیں ہر  
 کہ اور چاروں طرف نگاہ کند سب کی سب تلک اکٹھے ہوتی ہیں اور تجھے پائسن  
 آتی ہیں خداوند کہتا ہے اپنے جات کی قسم تو انی مسجد نکو زنی کی مانند ہیں کہ  
 اور او تہنیں اپنی پردہن کے مانند باندھ گئی ہیں کہ تیری خراب اور اور جادو کا ٹون  
 اور برباد کئے ہوئے ملک میں اب بستی والوں کی کثرت سے گنجائش نہ رہی  
 اور وی جو تجھے کو خارت کرتی تھی دور دفع ہو گئی ہے بلکہ تیری وی لڑکے جو  
 تجھے سے لڑ گئے تھے تیری کالوں میں پہر کینگر کہ حکم دینے کے لئے تنگ ہو  
 ہیں جگہ دی کہ ہم پسین ام تب تو اپنے دلہن کھنگے کون سیرے لڑا نکالیا ہے  
 ہوا کہ میں تو لا دل ہو گئی اور اکیلی تھی میں تو خراج کی ہوئی اور پردیس میں رہی  
 سو کس نے انکو پالا دیکھ میں تو اکیلی ہو رہی گئی یہ ہر یہ کہاں تھی ۲۲ خداوند  
 ہوا وہ یوں فرماتا ہے دیکھ میں غیر قول میرا یا نا تہ اور ہوا و نکا اور امتون پر  
 اپنا چند اگر کر وں گا اور وی تیری بیٹیوں کو اپنے گود میں لے کر آؤں  
 تیری بیٹیوں کو اپنی کاندھوں پر چڑھاؤں گی اور اپنے گود میں لے کر آؤں  
 باب ہونکر اور ان کی بیگمات تیری بالینوالی مانتے وی تیری اس کے اور

ہونہ میں رہ گئیں کی اور تیری باتوں کی خاک چائے اور تو جانے کیے کہ میں  
 ہی خداوند غوث الہیوں تھو کہ وہی جو میری راہ نکلتی ہیں نشان نہ ہوں گے ہمارے  
 نزدیک یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور کعبہ شریف کی شہادت  
 و عظمت کا جو یہ جدید ایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوکو حاصل ہوئی اس  
 بیان پر اسلئے کہ بگزیدہ ترجمہ مصطفیٰ ہی اور مصطفیٰ لقب خاص بھی رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور تیرا اسلئے کہ ترکش میں چھپا رکھتا اسطرح مشہور کی وہ  
 رسول الہی جنکی یہ بشارت ہی خاتم النبیین ہوا اور تمام امتیاء و رسل کے بعد پیدا ہوا  
 اور وہ بشارت امتیاء کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور تیرے  
 اسلئے کہ تیسری درس میں پیشہ بشارت ہذا عبد اللہ فرما کر لگا رہا ہے  
 اور عبد اللہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاب سی ہی اور آپ کی والدہ  
 ماجدہ کا بھی نام ہے اور تیرا اسلئے کہ انہوں میں درین میں ہی میں تیری حفاظت  
 کرونگا اور ہماری نزدیک گو سیدنا مسیح علیہ السلام مصلوب ہنیں ہونے  
 بلکہ آگلی آجدار کو یہ بات نصیب ہوئی مگر یہ لفظ اس طرف مشہور ہی کہ امت  
 میں رہ کر حفاظت کیجائی اور اس قسم کی حفاظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ہوئی کہ اب اعدائین رہ کر حص حصین والہ فہمک من الناس میں محفوظ رہا  
 اور تیرا اسلئے کہ تو میں بادشاہوں کی نظر کر نکا ذکر ہے اور یہ حاجہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ بادشاہوں نے نظریں اور بدئی اور تحقی خدمت  
 نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجی اور تیرا اسلئے کہ اسی انہوں میں درس میں ہے  
 اور امت کی لئے تجھے ایک عبد نبی اور یہ مقام محمود کا جو مخصوص آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ہی بیان ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام  
 بھی آگلی امتی ہونگے اور کتاب اعمال کی تیسری باب سے یہ دعویٰ ثابت

اور نیز اس کے کوئین اور دسویں ورس میں ہی تاکہ توقیر یوں کو کہی کہ نکل چلا اور یہ  
 صحابہ کرام کی ہجرت کا بیان ہے اور پانی کے سوت مدینہ منورہ میں تب بھی  
 جاری تھی اور اب بھی جاری ہیں اور نیز اس کے کہ بابیسویں ورس میں ہاں الفاظ  
 و کتبہ خاوندیہ وہ یوں فرمایا ہے کہ میں غیر قوموں پر ایسا ہاتھ اٹھاؤں گا شاہ  
 حبش اور اور مسلمانوں حبش کا بیان ہی ہر ایک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ  
 بابرکت میں مشرف باسلام ہوئی اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مدینہ  
 منورہ میں حاضر ہوئی اور ایتہ کہ یہ کہ اگر السمعو ما نزل الی الارسل انہیں کے  
 شان میں نازل ہوئی ہی اور شاہ حبش نے مسلمانوں کو بہت سی راحت سے  
 رکھا اور خود مسلمان ہوا اور یہ صحابہ کرام کو مدینہ منورہ میں خدمت نبوی صلی  
 اللہ علیہ وسلم میں بارگاہ تمام کو بھیجا اور اللہ علی ذلک تیسری و فضل کتبہ  
 شریف کی لباس کے بیان میں غزل و غزلات کی پہلی باب میں ہی میں سیاہ  
 فام پر حملہ یوں اسی برس و اسلام کے بیوقوفان کی خیموں کے بازو سیاہان کے  
 پردوں کے مانند یہ کلام کتبہ شریف کا ہے حکیم سلیمان علیہ السلام فی  
 گویا کہ نقل فرمایا ہے اور کتبہ شریف کی تمیر ہی گو سیاہ پتھر سے ہو مگر قیدار کی  
 خیموں اور سلیمان کی پردوں کی تشبیہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انہی  
 لباس کے سیاہی کا بیان فرماتی ہی آخر کار اس میں گویا کے موافق خانہ  
 کتبہ کا لباس سیاہ ہے قرار پایا اور بیان اسکا یہ ہی کہ خلاصہ تواریخ  
 مکہ منظمہ میں ہے اسد تیج حمیری نے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے ہزار میں پہلی خانہ کتبہ کو خلاف پیرایا اور اس میں دروازہ بھی رکھا اور  
 یہ خلاف اونٹن سے خواب و کتبہ کہ کہ وہ خانہ کتبہ کو خلاف پیرایا ہی رکھا  
 کیا تھا اور یہ بھی روایت آتی ہی فی اس خلاف پیرائی کے وجہ میں کہ اسد



بیج حمیری قریب مکہ کی دروہوا اور کوئی اہل مکہ سے اس کے ملنے کو نہ آیا اس  
 پر غضب ہوا اور کہا کہ بیشہ شریف کو من ضرور منہ صم کرونگا اس لئے کہ یہی ان کی  
 تکبر کا باعث ہے پس وہ بیمار ہو گیا اور ایسا بیمار ہوا کہ سب طبیب اس کے  
 علاج سے عاجز ہوئے اور کوئی خود اس کی نفقہ نہ منجھتی تھی پس کہا الکن بیری  
 نے میری راسی من یہ بیماری اس ارادہ بد کی وجہ سے ہے پس توبہ کی اسد  
 نے اپنی اس ارادہ بد سے اور تندرست ہو گیا اور حاضر ہوا کہ معطلہ میں زیارت  
 خانہ کعبہ کو اور تنظیم کی مکہ کی رہنما ہوں کی اور کعبہ شریف کو براقتی خلافت  
 پہرایا اور مورخوں نے لکھا ہے کہ اصل کعبہ شریف کے واسطے عمدہ محمد  
 خلافت ہدیہ پہنچتی تھی وہ خلافت امین کی چادروں کی اور غلط کے پیروی ہوئی  
 تھی اور غلط ایک عمدہ کبریا ہوتا ہے اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے یہی کعبہ شریف کو من کی چادروں کا یہ خلافت پہرایا یہی اور یہ حضرت عمر اور  
 حضرت عثمان بن عفان قباطی خلافت پہرایا اور یہ معاویہ بن ابی سفیان بنی النخضامی قباطی  
 خلافت پہرایا اور یہ بنی چادروں کا اور یہ مال کعبہ شریف کو دینا کا خلافت پہرایا جاتا تھا اور بنو  
 کی خلافت بن ایک برس بن تین مرتبہ خلافت پہرایا جاتا تھا انھوں نے کچھ  
 کو دینا ہی صریح اور پہلی رجب کو قباطی اور عید کو دیامی امض اور یہ بعد  
 صحت خلافت عباسیہ کے ہوتا تھا لباس کعبہ شریف کا کبھی مصر سے اور  
 کسی بن سے اور یہ خیر اس سلطان ملک مصر نے ایک گائون کی اور وقف کیا اور  
 علاء بن کعبہ شریف تیرا اور یہ عرب محالک عرب کے سلاطین ال عثمان مالک ہوی  
 پس انھوں نے کعبہ شریف کا غلاف دیامی رکھا جیسا پہلی ہوتا تھا  
 لیکن سلطان خان عثمانی نے حکم کیا کہ کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ  
 سیاہ رہے جیسا کہ آج تک رہا کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ رہی

ہوا یا در ابستین کوئی عبادت جو گئی اور باعتبار ذات اگر کسی کو پیشہ کو مبادرت  
 سے پہلے ہی اوقیانوس کی بھی اکثر غریبی سیاحتی پہنچی ہیں امیر سلیمان علیہ السلام  
 نے بی بی میری سیاحتی بنوائی ہوئے جو تھی فصل لکھنے مغلہ کے خوارق کے بیان  
 میں وہاں کو یہ مغلہ کے خرق عادات سے ہی ہلاک ہوئے انھیں اب فیل کا مبادرت  
 سر سے کہ وہ جانور اوپر سے اذکی کنگری مارتی تھی جسکی گتھی تھی گوئی زیادہ کاظم دی تھی  
 عرض یہ کہ ان جانوروں نے انہیں لکھ لکھ سنے ان سب کو ہلاک کر دیا اور  
 ذکر اسکا مکاشفہ یوحنا کی سولہویں باب کی اکیسویں ورس میں ہے اور اسکا  
 نام آدمیوں پرین میں ہے کہ اولی گری اور اوہوں کے آفت سے آدمیوں نے  
 خدا پر نیکو اور یہ کنگری وہ کام دیوین کہ میں میں ہر کاموں انہا ہی کا کام دی  
 اور تمام بیان اولی ہلاکی کا پہلی باب میں مذکور ہو چکا (۲) اور کہ مغلہ کی بھی  
 سے تھا وہ کہ عنودہ بندہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ مبارک  
 جسکا نام قصواتا تھا یہ گز اور نہ اوٹھو اور لوگوں نے کھا اٹھی کی عادت یہ تھی جو اب سے  
 نہیں ہلاک ہوا اسکو اس نے جس نے روکے یا اصحاب فیل کو یعنی اللہ  
 عزوجل نے بس اب نی قسم رب البیب یاد کی اور فرمایا کہ جو کفار قریش  
 ایسے بات کہیں گے جس میں حرم محترم کا احترام ہوگا میں وہ سب قبول  
 کریگا اس ناقہ مبارک اوپر کہ ہر گز ہوسا (۳) اور کہ مغلہ کی تھی خوارق  
 سے تھا وہ کہ قرامطیوں کے عباد کی زمانہ میں ایک فرامطی میراب حمت  
 تھانہ کو یہ فرامطی سے اوکھا تھی چرتا فہ گری مراہر دوسرا چرتا فہ بھی  
 کہ کی مرا اور پی تیل مقصود دولوں ووزخ میں پو بھی (۴) انہیں خوارق  
 کہ شریف سے ہی نکلتا برق کا بنیاد قدم کہ شریف تو اور بنیاد قدم کہ  
 شریف جسے سنگ سبر سے ہر تیس چٹا قریش کی فیل بشت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی عالم شباب میں پھر از سر نو خانہ کعبہ کی تعمیر کی وہ  
 بنانا تھا سرکاری لیس اس کے کسی نے برا اور از غیرہ مبارکین اس قسم  
 کی تباہی کی کہ قریب ہزار کہ اونکو کہا جانی اور اونہوں نے پھر اسے پھر  
 اور اس پر خانہ کعبہ کی دیوار قائم کی اور اوہین جوارق سے پیار ہوئے  
 کہ سوتیلے جیری نا اوس ارادہ کی وجہ سے اور اسے ارادہ کیا تھا کہ کعبہ  
 شریف کو مہینہ کم روں اور نہ صحت پائی کسی دوسرے اور صحت پائی کعبہ کو بہ  
 کر دی اس ارادہ باسکے لایم اور اوہین جوارق سے ہی یہ ایک عالم کہ  
 نے اس زمانہ میں خانہ کعبہ کی داخلی چابی خدام کعبہ شریف نے اس وقت  
 کسی وجہ سے انکار کیا اوسے خانہ کعبہ کی بروز حکومت کبھی منگو اکی کہ  
 جرم خود قبول لینا پس دروازہ کعبہ شریف کا قفل ہرگز نہ کھلا عاجز ہو کر اوہین  
 کے خدمت میں آویس کیا کہ قفل کبھی خانہ کعبہ کی ایند لایا دے کے لئے رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے لیں وہنوں نے اپنے بیٹے شہوار  
 کو بھیجا کہ اسکا ہاتھ کبھی پر کہد جو قفل کھل جائیگا پس وہنوں نے ایسا ہی کیا اور قفل دروازہ  
 شریف کا کھل گیا اور اوہین جوارق سے ہر وہ کہ زمانہ سابق میں خانہ کو اندر ایک مرد عورت فی  
 ہر کام کیا تھا وہ دونوں تیرنگہ تو ایک کا نام اساف تھا دوسرے کا نالہ نام تھا اور انکو عبت  
 کیا نظر رکھ چورا تھا اور پھر رفتہ رفتہ اونکی پوجا ہونی لگی تھی اور اوہین جوارق  
 ہی یہ کہ سلطان میں کعبہ شریف کی باس مقام ابہم ہر ایک مقدمہ خون میں اڑا لیں  
 اور سبوں نے جہنمی شہین کیا میں ہر ایک پیرس برور گاندہ کر کے اور اوہین جوارق سے ہر ایک  
 طواف کر لیا اور خالی نہیں رہا کوئی نہ کوئی بروقت طواف کرتا رہتا کسی ہی کو  
 نہوا کر کسی ہی اندہ پیری اور باتش کیون نہر بلکہ کوئی نہ کوئی قرآن پڑھتا اور ارادہ میں  
 جوارق سے قریم کہ اب ہر مضر کو اسطہ شفا دیا اور اوہین جوارق سے ہی قفل خانہ کعبہ میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ خاتمۃ الملکات خاتمۃ النبیین صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی بیان میں مکاشفات پر حجاب (۱۹) ورس (۱۱۰) اور سکی لباس اور  
 ج  
 او سکی زبان پر یہ نام لکھا ہی تھا اور وہ نکاح اور زنا اور بادشاہوں کا بادشاہ۔  
 پہلی باب میں شرح اس بشارت کی مذکور ہو چکی اور وہاں معلوم ہو گیا ہے کہ اس  
 جہاں میں حضرت نبوت کا بیان ہے اور جزا و جزا اس ورس میں خاتمہ اول تمام ہے  
 خاتمۃ خلافت مدیقہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی مگر خلافت کا ذکر ہی اور وہ  
 اہل تھا جو ان یار فار پر تھا اور سکی ایک راہب فی ملک میں دیکھ لیا بشارت  
 خلافت خاتمۃ النبیین وی نہی اور روضۃ الاحباب سی ذیل میں شرح بشارت ہذا کی یہ کل  
 قلمہ منقول ہو چکا ہے۔ صفحہ اینال باب (۴) ورس (۱۲۵) اور وہ حضرت علی کی بشارت  
 میں باتیں کریگا اور حضرت علی کی مکتوبہ کہ وہ نبی و رجا اور چاہیگا کہ وہ قوت اور شریعت کو بدل دے  
 اور وہ سکتے ہیں یہاں تک کہ ایک دن اور تین اور آٹھ مدتہ کی رہے گا۔ ۲۶ پر خدا کی بشارت  
 اور وہ او سکی سلطنت اس کے لیے کہ اور نبی نہ کرے نہایت فہم و کرم بد اس بشارت کی  
 شرح میں معلوم ہو چکا کہ ان ورسوں میں خلافت ثلاثہ یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی حضرت  
 عادل عمر رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث حضرت فی انورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خاتما کا بیان ہے  
 اور مدت خلافت کا بیان اس بشارت سے نشان معلوم ہوتا ہے کہ نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ  
 پر ہو کر وہ بادشاہ اس سلطنت کا مالک ہوا اور مدت اول قرآن سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی  
 اور تین راہ خلافت شخصیں ہی اور کو ہی مدت نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہوتی ہے  
 پس اس انداز کی بیان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدت خلافت خلافت ثلاثہ  
 معلوم ہو گئی شخصیں کی تمام مدت خلافت تو خدا تعالیٰ معلوم ہو گئی اور کمال خلافت حضرت عثمان رضی  
 نصف معلوم ہونے سے واضح ہو گئی اور اسی واقعہ کے لیے کہ یہاں فرمایا ہے میں حضرت عثمان  
 رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تھی واللہ اعلم وعلیہ السلام واکرم۔ زبور (۲۶) مدکاروں کی سبب

قسمت کرہ بری کام کر نیوالو سرتو جس نہ کر (۲) کہ وی جادی گناس کر مانند کات ڈالو  
 جائینگے اور بری سبزی کی طرح چھاؤنگو (۳) خداوند بر تو کل رکھو اور نیکی کر تو سر زمین میں  
 زندگی بسر کر اور دیانتداری پر چر کر (۴) خداوند کی یاد میں سرور دہ کہ وہ تیری دل  
 کو مطالب پوری کریگا (۵) اپنی راہ خداوند پر چوڑی اور سیر تو کل کر وہ خود نیالیکا (۶)  
 وہ تیری مثال کو نور کی طرح ظاہر کریگا اور تیری عدالت کو وہ بہر کسی اور کی بیشکا (۷) خداوند  
 چپکے پر جو ہو اور آؤ انتظار میں ہزارہ اوکس شخص کے سبب جو اپنی راہ میں کامیاب ہوگا موت کرہ  
 (۸) غصہ کر نہیں باز آؤ غصہ کو ترک کر اپنی تین مرتبہ اوسکا الیسا نہ کہ تو شرارت میں لری  
 (۹) کہ بدکار کات ڈالی جائینگے لیکن جو خداوند کر منتظر ہیں زمین کو میراث میں لینگے (۱۰) کہ آہ  
 تھوڑی سی شہ کو کہ شہر نہ گانو خور کر اوسکا مکان ڈھونڈ لگا اور وہ نہ گالا (۱۱) لیکن وی  
 جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہوئو اور بہت سی راہا کر خوشی ہوگی (۱۲) شہر بر صادق کی خوش  
 بند میں باندھا اور اوپر دانت چکی تاج (۱۳) خداوند اوپر ہشتابی کیونکہ وہ گنہگار کی کہ اوپر  
 دن آگاہ (۱۴) شہر بر اپنی تلوار نکالتو اور اپنی کمان کھینچو تاکہ مسکین اور محتاج کو کراوین اور وہ  
 جنگی راہیں میں ہیں جانے مارین (۱۵) ادنیٰ تیار او میں کہ او میں پیشی کی ادنی  
 گنا میں لوٹ جائینگے (۱۶) تھوڑا سا جو صادق کما ہی بہت سی شہر بر مال و اسباب و اثاثہ  
 (۱۷) کہ شہر بر و نوکریاؤں کو لری جائینگے پر خداوند صادق تو نیکیا شہر بر و اللہ (۱۸) خداوند وہیدار  
 کر تو کو پچھتاہی اور انکی شہر ابدی ہوگی (۱۹) وی تیری وقت میں شہر شدہ نہوونگے  
 بلکہ کال کر تو نہیں سیر لینگے (۲۰) لیکن وی جو شہر میں ہلاک ہوئو گے اور خداوند ذکر دین  
 بروں کے چرل کی مانند فنا ہوئو وی دھوون کی مانند حالی لینگے (۲۱) شہر بر اوپار الیسا  
 ادانہ میں کرتا ہی پر صادق رحم کرتا ہی اور انعام دیتا (۲۲) کہ جن پر ادنیٰ کتہ بر زمین  
 وارث ہونگی اور خیر اوسکی لعنت ہو کہ جائینگے (۲۳) انسان کے قدم خداوند نہایت رکنتا  
 اور اوسکی راہ کو وہ نہ کنتا ہی اگر جہ وہ گریاؤ پر شہر بر انہ لینگے کہ وہ خداوند سکارتا نہو والا

(۲۵) میں جو ان تمام بوبرہا پر مبنی صادق کو ترک کئی ہوئی اور اسکی نسل میں سے  
 کسی کو مٹ کر یا مانگی نہ دیکھا (۲۶) وہ سدا رحم کرتا ہی اور قرض دیا کرتا ہی اور اسکی نسل مبارک ہی  
 (۲۷) برسی ہی ہالک اور شکی کر اور اب تک آباد رہا (۲۸) کہ خداوند عدالت کا دوستدار اور اپنے  
 مقدس لوگوں کو ترک نہیں کرتا اور وہ ابد تک محفوظ رہینگے پھر بیرون کی نسل کا ٹی جائیگی (۲۹)  
 صادق کو زمین کو دانت ہو گا اور ابد تک سب سے بڑی (۳۰) صادق کا ہونہ و انانی کی بات  
 کہتا ہی اور اسکی زبان عدالت کا کلمہ نکلتا ہی (۳۱) اسکی خدا کی شریفیت اور اسکی ولین ہی اور اسکا پانچواں  
 کہی نہ بیسے گا (۳۲) شریعہ صادق کی گمات میں لگتا ہی اور اسکو قتل کر دینی رہتا رہا (۳۳) خداوند  
 اسکو اور اسکو قتل ہو گیا اور عدالت کی وقت اسے مجرم نہ ٹھہرایگا (۳۴) خداوند کا منتظر  
 رہا اور اسکی راہ کو یاد رکھتا کہ وہ چھکونریں کی دانت کر کے مفرانہ بخشید گا اور جب شریعہ کا شے  
 جائیگی تو تو دیکھی گا (۳۵) مٹی شریعہ پر نظر اور عبداللہ جو ایکو اس کے درخت کی مانند جو خود  
 رہا ہو پیدا تا تا بر وہ گذر گیا گو یا تہا ہی نہیں مٹی اسکی دھونڈنا وہ کہیں نہ ملتا رہا (۳۶) کمال  
 کو ناک اور سیدی کو دیکھ کر ایسے آدمی کا انجام سلاستی ہی (۳۷) یہ خطا کار اسکی سب ہلاک  
 جائیگی شریعہ کا انجام نیستی ہی (۳۸) دماز قون کی نجات خداوند ہی دیکھ کر وقت وہ اونکا  
 حکم قلعت ہو رہا (۳۹) خداوند انکی مدد کر گیا اور ان میں رہائی دیکھا اور انکو شریعہ و شریعہ پر او گیا  
 اور بجا و بگا اسنے کہ او نکاہر و سا او سپر ہی اس بشارت کی شرح کا پہلو ہی وعدہ کیا تا  
 پناچہ اپنا وعدہ ایفا کر دین اور اس بشارت کی شرح کے قرین پس معلوم کہ پہلی دہ میں  
 پانچویں دہ میں تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت ہی اور وعدہ نصرت و فتح ہی اور پنا  
 شہر کے ان دہویں دہ میں وہ فتح مذکور ہی آستہی مسمی کلام اللہ شریف میں ہی آیات الہی میں فتح اور شہر  
 کو عدوی صرح اور شہر میں اور نالیبیا بلکہ تھیں جو کہ شروع بشارت بنائیں ہی شری  
 بشارت حسین کے یا محمد جو کمال شریعہ تحریف بشارت زبور (۴۰) کی اس زبور میں ہی تحریف  
 اور نام سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت سے مراد کر کے اپنا نام فقر صالحین سے غلط رہا اور

حکام کرایا اور دلیل میری اس عوی کہ یہی کہہ رہی ہے کہ یہی حاکم تیرا ہی ہے وہ  
تیرے قتل کو تو کہیں شرح ظاہر کر گیا ہے اور اس جملہ میں بظاہر کچھ نصیحت اور وعظہ فوری مگر وہ  
حقیقت اس میں خلافت حدیق رومی اللہ عنہ کی بغیر اور شب سوارچ میں نور کی طرح دیکھتے  
تسلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت حدیق ظاہر کی گئی اور ہمد و سحر میں خمد میں فرما کر  
ہیں اور تیری عدالت کو وہ بہر کسی روشنی کشید گا اور اس میں موافق جملہ اول کر بظاہر عدت  
ہی مگر حقیقت خلیفہ عادل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فتحا کا ذکر ہی اور ان کی خلافت کی فتوت  
میں ترقی اسلام ہوئی کہ ان کا بیعت نام عین سمار عروج پر تھا اور بعد انتقال خلیفہ ثانی حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہو چکا اور اسی وقت زوال آیا اور تیسرا پہل شروع ہو گیا اور حدیث میں  
وارد و حوالہ کہہ کر زبانی ہی دروازہ ہفتہ بند ہی پہنچا اور دروازہ گریا گیا پھر دروازہ  
کھل جائیگا چاہئے یہاں ہی ہو کہ زمانہ خلیفہ ثانی کے مسلمانوں میں کسی قسم کا فتنہ نہ ہو چکا  
اور بعد انتقال کی دروازہ فتنہ کی کھلی گئی اور نیز صحابہ کرام نے فی بیان کیا ہی کہ تیسرا پہل  
ہوئی برابر ترقی اسلام ہوئی ہی اور ظاہر ہی کہ ان کی انتقال کی بعد فتنہ شروع ہو گیا  
اور ورس (۹) میں کہ بدکار کا مٹ ڈالی جائیگا لیکن ہی جو خداوند کی نظر میں زمین کو مٹا  
میں لینگے مہلما تو مٹی فرج اور کفار کی تباہی اور ہلاکی اور حیرانی کا بیان ہی اور ایسی ہی تر  
(۱۱) لیکن ہی جو خلیفہ میں زمین کی وارث ہوگا اسے حق یہی کہ خلافت کا بیان ہی اور صحابہ  
کی خلافت کا اصل اللہ اس میں کر ہی اور قرآن شریف میں بارشاد فرمایا ولفی کیتانی الزلیزل  
میں بعد الذکر ان الزلزلہ میں یہ تھا عیادت ہی انہ لولون ہر زبالتحتیت لکھا ہی مہی زلزلہ میں  
ہو کر کی بعد تحقیق زمین کو وارث ہو دیں گی اور مٹی یہی ہے مٹی ہوا ہے صلح اور خلیفہ  
فرمیں ہیں اور ذکر ہی مراد یا تو یہ ہی اویا ہی لیجئے ہوان ورسون بشارت میں ہی  
ورس (۱۲) شریعہ صادق کی برخلاف بندہ نہیں پانہ پتا ہی اور اوپر دانت کچا پتا ہی  
(۱۳) خداوند اوپر نہت ہی کیونکہ دیکھتا ہی کہ اوسکا دن آتا ہی پس ورس میں

شہزادہ جلیل فرعون اس امت کا ہی اور صادق یا القیام حضرت علیؑ علیہ السلام ہی اور  
 صادق صدیق ہیں اور روز بدر ایو جیل کا دن تھا اور او رسیدن وہ ہلاک ہوا اور کھام  
 بین یوم شیش البطلانہ الکبریٰ انا منتقمون قریبا اور بیان غزوہ بدر میں لفظ لوم  
 لای تاکر ملایق صحف شہین ہو مانی درس (۱۲) سی (۱۸) تک مسلمانوں کی فتح اور کفار کی  
 خواری کا پیر بیان ہی اور اون کی گمانیں غزوہ بدر میں ٹوٹ گئیں اور وہ ہلاک ہوئی اور  
 جل جلالہ فی آنحضرت علیؑ علیہ السلام کو اون کی شرعی محفوظ رکھا اور درس (۱۳) میں  
 غزوہ احد کا ذکر ہی درس (۱۶) میں خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ہی اور درس (۱۷)  
 میں فتح مکہ منظمہ اوسی واقعہ قبل کا بیان ہی حسین شہر کا فرار یگی درس (۱۸) میں  
 کا ذکر ہی اس زبور سی خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 کا بیان اور یہی معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اول صدیق ہوئی اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 ہوئی اور یہی معلوم ہو گیا کہ زمانہ ترقی اسلام ہی ہو گا حسین خلافت حضرت عمر العادل  
 کی ہوگی اور اگرچہ اور رضا میں عذہ اس شہادت میں ہی مگر وہ باخلافت سی فعلی نہیں رہے  
 زبور (۲۲) درس (۱۹) پر آخرا دند و دست رہے اسی کیر توانائی جلد میری مدد کئی آن (۲۰) میری  
 جان کو تلو اس میر و جدہ کو کئی ہانتہ ہی بچاہ درس (۲۵) پر جماعت میں مجھ سے تیری  
 نشانی ہوگی میں آؤ اگر جو اوس کے درتی میں اپنی نذرین ادا کرونگا (۲۱) وی جو جلد میں  
 کہا دیکھ اور سیر ہو وی جو خداوند کی طالب ہیں اوسکی ستائش کرنیگی پرتما اول انک  
 جیتا ہی (۲۲) سار جہان کو سرسراؤ آویگا اور خداوند کی طرف رجوع لاؤ یہ نسب تو ہو  
 اگرانی تیری آگے سجدہ کرنیگی (۲۳) کہ سلطنت خداوند کی ہی قوموں کے درمیان تھی عام  
 (۱۹) دنیا کی سار دولت مند یا تو گما دیکھ اور سجدہ کو کئی وی سب ہی جو خاک میں باؤں  
 حضور ہمیکس کے اور وی تنگی جبال نہیں کہ اپنی جان بچاؤں (۲۴) ایک شہی ہوگی جو  
 اوسکی نبد کی کینگر وہ خداوند کی ایک پشت گنی جائیگی نہ ناموں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



کی بیان میں پہلی باب میں معلوم ہو چکا ہے کہ میرے اشارت حضرت علیؓ کے ساتھ علیہ وسلم کی ہی اور حضرت  
 نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اب شرح و سون بالعبور کی ضرورت ہی نہیں اور ہم جو قرآن  
 شریف میں سورہ حج میں فرمایا: وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہ فی الارض  
 کما استخلف الذین من قبلہم و لیکن ہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم و لیسید لہم من بعدہم من انہم یشیون  
 لا یشکون فی شئنا و من کفر بعد ذلک فاو لئلا ہم الذین یستقون ترجمہ و عدہ دیا اللہ فی جہنم  
 تم میں ایمان لائی ہیں اور کئی ہیں نیک کام اللہ تمہیں جو خاک کرے گا اذکر یا کہ میں جیسا حکم کیا تھا  
 اونی اکلون کو اور جہاد یگا اذکر و دین اذکر جو پسند کرے دیا اذکر اور یگا اذکر و اذکر کی در کی بدل  
 اس میں نئی کی کہ نیکو شکر کرے کہ کوئی اور جو کوئی نیکو شکر کرے یا اس میں سو کہ کوئی میں حکم اور نیکو شکر کرے کہ یہ وعدہ ہی  
 جو اس زبور میں منقول ہے اور میرے عینہ گو یا کہ ترجمہ زبور مذکور ہے لیکن سبب تفسیر اکثر  
 کی استقریٰ فرق ہو گیا ہے درس (۲۱) ہی شرح ہی اور فرمایا وی جو حلیم ہیں کہ سبب  
 اور میرے ہو گئے وی جو خداوند کی طالب ہیں اس کی شالیہ کر تکی اس درس میں خلافت  
 کا ذکر کیا اور مقصود اس سے یہ کہ خلافت مہاجر مہاجرین میں ہی ہوگی اور قرآن مجید میں  
 ارشاد فرمایا و من یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مہاجرین کثیرا و سعة اور ما اللہ یجد  
 مہاجرین للہ و مہاجرین ہی فتوحات انہی او نعمانی الی برحمہ و فیما الی بجا الایہ و در  
 (۲۲) ساری جہان کو سرسرا دیا اور یگانہ چین رسالہ عامہ خیر الرسل کا بیان اور مقصود بیان  
 خلافت عام ہی درس (۲۳) کہ سلطنت خداوند کی ہی قوموں و زمینان و ہی خاک  
 ہی گو یا کہ ترجمہ لیستخلفنہ فی الارض کا ہی اور خلافت نبوت سلطنت خداوند کی ہی  
 پورے پورے شریعت کی موافق جب عمل ہو گا گو یا کہ وہی حاکم ہی درس (۲۴) دنیا کی ساری زمین  
 کما ویکون اور وعدہ کرے کہ گو یا کہ لیکن ہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم کا ہی اور سبب ہی جو خاک میں میرے  
 حضور جب کہیں اور جو خاک میں کہ اپنی جان بچا دین گو یا کہ لیسید لہم من بعدہم من انہم یشیون  
 کہ ترجمہ ہی اور یہ جزو میں ہم کا بیان اور درس (۲۵) ایک سال ہوگی جو اس کی نیکو شکر کرے

[illegible]



کتاب	مضامین کتاب	صفحہ
ریسپاچہ	۳۵ سوال و جواب لطیف -	۵۹
شہداء الکتاب	۳۶ سوال و جواب لطیف در بارہ	۱۱
تفسیر القرآن	۳۷ ماجرہ علیہا السلام	۱۲
تفسیر قرآن کریم	۳۸ تفسیری دلیل بشارت شریف	۱۳
تفسیر قرآن کریم	۳۹ بشارت پطر سب	۱۴
تفسیر قرآن کریم	۴۰ سوال و جواب لطیف -	۱۵
سوال و جواب لطیف	۴۱ بیان مباحثہ سنی محمدی -	۱۶
سوال و جواب لطیف	۴۲ سوال و جواب لطیف -	۱۷
سوال و جواب لطیف	۴۳ سوال و جواب لطیف در بارہ	۱۸
سوال و جواب لطیف	۴۴ حفظہ رسول الہی علیہ السلام	۱۹
سوال و جواب لطیف	۴۵ بشارت بیان لطیف ثبوت حفاظت	۲۰
سوال و جواب لطیف	۴۶ رسول الہی کے بیان میں	۲۱
سوال و جواب لطیف	۴۷ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۲۲
سوال و جواب لطیف	۴۸ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۲۳
سوال و جواب لطیف	۴۹ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۲۴
سوال و جواب لطیف	۵۰ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۲۵
سوال و جواب لطیف	۵۱ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۲۶
سوال و جواب لطیف	۵۲ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۲۷
سوال و جواب لطیف	۵۳ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۲۸
سوال و جواب لطیف	۵۴ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۲۹
سوال و جواب لطیف	۵۵ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۰
سوال و جواب لطیف	۵۶ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۱
سوال و جواب لطیف	۵۷ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۲
سوال و جواب لطیف	۵۸ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۳
سوال و جواب لطیف	۵۹ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۴
سوال و جواب لطیف	۶۰ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۵
سوال و جواب لطیف	۶۱ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۶
سوال و جواب لطیف	۶۲ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۷
سوال و جواب لطیف	۶۳ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۸
سوال و جواب لطیف	۶۴ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۳۹
سوال و جواب لطیف	۶۵ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۰
سوال و جواب لطیف	۶۶ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۱
سوال و جواب لطیف	۶۷ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۲
سوال و جواب لطیف	۶۸ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۳
سوال و جواب لطیف	۶۹ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۴
سوال و جواب لطیف	۷۰ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۵
سوال و جواب لطیف	۷۱ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۶
سوال و جواب لطیف	۷۲ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۷
سوال و جواب لطیف	۷۳ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۸
سوال و جواب لطیف	۷۴ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۴۹
سوال و جواب لطیف	۷۵ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۰
سوال و جواب لطیف	۷۶ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۱
سوال و جواب لطیف	۷۷ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۲
سوال و جواب لطیف	۷۸ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۳
سوال و جواب لطیف	۷۹ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۴
سوال و جواب لطیف	۸۰ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۵
سوال و جواب لطیف	۸۱ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۶
سوال و جواب لطیف	۸۲ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۷
سوال و جواب لطیف	۸۳ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۸
سوال و جواب لطیف	۸۴ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۵۹
سوال و جواب لطیف	۸۵ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۰
سوال و جواب لطیف	۸۶ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۱
سوال و جواب لطیف	۸۷ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۲
سوال و جواب لطیف	۸۸ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۳
سوال و جواب لطیف	۸۹ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۴
سوال و جواب لطیف	۹۰ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۵
سوال و جواب لطیف	۹۱ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۶
سوال و جواب لطیف	۹۲ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۷
سوال و جواب لطیف	۹۳ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۸
سوال و جواب لطیف	۹۴ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۶۹
سوال و جواب لطیف	۹۵ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۷۰
سوال و جواب لطیف	۹۶ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۷۱
سوال و جواب لطیف	۹۷ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۷۲
سوال و جواب لطیف	۹۸ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۷۳
سوال و جواب لطیف	۹۹ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۷۴
سوال و جواب لطیف	۱۰۰ جوئی دلیل بشارت جوئیہ	۷۵

ردیف	مضامین کتاب	مضامین کتاب	مضامین کتاب	مضامین کتاب	
۱۱۹	بیان حسن احمدی -	۱۲۳	بیان باتون مبارک کا -	۱۵۱	بشارت باب ۵۲ و ۵۹ و ۶۰
۱۲۰	بیان قامت مبارک -	۱۲۴	بیان شکم مبارک کا -	۱۵۲	باب ۵۵ صحیفہ مذکور -
۱۲۱	بیان عظیم جسم مبارک -	۱۲۵	بیان نری شکم مبارک کا -	۱۵۳	بیان نام مبارک احمد
۱۲۲	بیان راستی قامت مبارک -	۱۲۶	بیان سفیدی شکم مبارک کا -	۱۵۴	بشارت فاطمیہ
۱۲۳	بیان سر مبارک -	۱۲۷	بیان ناف مبارک کا -	۱۵۵	ذکر لقب شریف مصطفیٰ -
۱۲۴	بیان موی سر مبارک -	۱۲۸	بیان لطیف سر و کفایت کا -	۱۵۶	باب ۳۲ صحیفہ یسعیاہ -
۱۲۵	بیان کبیت موی شریف -	۱۲۹	بیان سببی شکم مبارک کا -	۱۵۷	باب ۳۲ صحیفہ یسعیاہ -
۱۲۶	بیان کیفیت راستی و تزکیہ -	۱۳۰	بیان شق صدر کا -	۱۵۸	ذکر اسم شریف و جید -
۱۲۷	موی شریف -	۱۳۱	بیان موی مبارک اعلیٰ صدر -	۱۵۹	بشارت و حیدر زبور ۳۲ -
۱۲۸	بیان رقت رسول اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم -	۱۳۲	بیان ساق مبارک کا -	۱۶۰	دوسوین فضل اس بیان میں کرکچی
۱۲۹	بیان رنگت موی شریف عالم صلی اللہ علیہ وسلم -	۱۳۳	بیان ٹخنوں محمدی صلی اللہ علیہ وسلم -	۱۶۱	رسالت عام ہوگی -
۱۳۰	بیان سفونیت سر کربان کبریا کا -	۱۳۴	بیان نام مبارک محمد کا -	۱۶۲	بشارت طالعوی -
۱۳۱	بیان کوشش شریف عالم پیری -	۱۳۵	شفا و ولادت و زمان ولادت کا بیان -	۱۶۳	اگیار ہون فضل اس بیان میں کہ
۱۳۲	بیان انکھون مبارک کا -	۱۳۶	تنبیہ	۱۶۴	آپ خاتم النبیین پہن گے -
۱۳۳	بیان بینی مبارک کا -	۱۳۷	بیان چہرہ نبوت -	۱۶۵	بشارت و حجر زاہدہ قصہ نبوت -
۱۳۴	بیان خیر و اعلیٰ محبوب الہی کا -	۱۳۸	بیان خوشبوی جسم مبارک -	۱۶۶	بارہون فضل اس بیان میں کہ
۱۳۵	بیان لبون مبارک آنحضرت کا -	۱۳۹	فون فضل نامون مبارک و بشارت -	۱۶۷	نارایب عالم کا حکم ہوگا -
۱۳۶	بیان دندان مبارک محبوب الہی کا بیان -	۱۴۰	بیان نام پاک محمد -	۱۶۸	بشارت حسینہ زبور ۲۵ -
۱۳۷	بیان گردن شریف -	۱۴۱	بشارت بزناہ -	۱۶۹	بشارت صحیحہ -

۱۲۸۱ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۱  
 ۱۲۸۲ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۲  
 ۱۲۸۳ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۳  
 ۱۲۸۴ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۴  
 ۱۲۸۵ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۵  
 ۱۲۸۶ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۶  
 ۱۲۸۷ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۷  
 ۱۲۸۸ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۸  
 ۱۲۸۹ بیان غزوہ فی کربلا ۲۰۹  
 ۱۲۹۰ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۰  
 ۱۲۹۱ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۱  
 ۱۲۹۲ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۲  
 ۱۲۹۳ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۳  
 ۱۲۹۴ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۴  
 ۱۲۹۵ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۵  
 ۱۲۹۶ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۶  
 ۱۲۹۷ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۷  
 ۱۲۹۸ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۸  
 ۱۲۹۹ بیان غزوہ فی کربلا ۲۱۹  
 ۱۳۰۰ بیان غزوہ فی کربلا ۲۲۰